سلسلہ جدید

خوفناک جزیرہ

اسرار عظیم کا لرزہ خیز ناول

مصنف

اگاتھا کرسٹی

مترجم

تیرتھ رام فیروزپوری

پرنٹرز

ہند سماچار پرنٹنگ پریس جالندھر شہر میں چھپا

قیمت فی جلد ———— ساڑھے تین روپے

پبلشرز

نرائن دت سہگل اینڈ سنز

215 - محلہ کھاریاں جالندھر شہر

دہلی میں سٹاکسٹ

نرائن دت سہگل اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب چوک فتحپوری دہلی

بار اول	تعداد ایک ہزار

پیش لفظ

انگریزی کی ایک نامور مصنفہ کا لکھا ہوا یہ ناول پہلی بار اس سلسلہ میں پیش
کیا جاتا ہے ۔ اور مجھ کو یقین ہے کہ وہ خاص مقبولیت حاصل کرے گا اپنے
ملک انگلستان میں اگاتھا کرسٹی کے جاسوسی ناول اس درجہ شرف قبول حاصل
کر چکے ہیں کہ ایک تنقید نگار نے مذاقاً لکھا تھا کہ زہروں کے گونا گوں استعمال
سے جو نفع قرون وسطیٰ میں لوکریزیا بورجیا نے کمایا تھا ۔ اس سے کئی گنا زیادہ
اس نامور مصنفہ نے اپنے افسانوں میں ان کے استعمال کی ترکیبوں پر بحث کر
کے کمایا ہے ۔ اس کے لکھے ہوئے ناول سوسائٹی کے ہر شعبہ میں گہری دلچسپی
سے پڑھے جاتے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر مجھ کو اپنے قدردانوں کا
مذاق سمجھنے میں غلط فہمی نہیں ہوئی تو وہ اس ایک چیز کو پڑھنے کے بعد یقیناً اس
سلسلہ کے چند اور ناول دیکھنے کی بھی ضرور خواہش کریں گے ۔

۲۲ - اسلام آباد
متصل اڈہ بستیاں جالندھر شہر

تیرتھ رام

اس سلسلہ کا اگلا شاہکار

سرائے والی

منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری کا ترجمہ کردہ

ای۔ فلپس۔ آپنہیم کا زبردست ناول ہوگا

شہر لندن کے ایک غیر آباد حصہ میں مسز ڈیور کا سستے کرایہ کا بورڈنگ ہوس واقع تھا جس میں حالات کی مجبوری سے راجہ فیرلیس کو سکونت پذیر ہونا پڑا۔ لیکن اس کو جلدی ہی معلوم ہوگیا کہ نہ صرف اس سرائے کی مہتمم مسز ڈیور کا عہد ماضی پردہ راز میں پوشیدہ ہے بلکہ اس کے بیشتر کرایہ دار کچھ اس طرح کی دو گونہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جس سے حیرت ہوتی ہے۔ اس گھر میں رہتے ہوئے دو عورتیں اپنے اپنے طریق پر فیرلیس سے عشق کرنے لگتی ہیں۔ اور چونکہ بلاد یورپ میں ایک مرد ایک ہی عورت سے شادی کر سکتا ہے اس لئے اس غریب کو اپنا حال دل جتانے میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ لیکن داستان کا سب سے زیادہ پراسرار حصہ وہ ہے جو قتل اور چوری کی وارداتوں سے تعلق رکھتا ہے ان کے متعلق سکاٹ لینڈ یارڈ کا نامور جاسوس رڈلٹ جو تحقیقات کرتا ہے اس کے سلسلہ میں اسکی نظر اس بورڈنگ ہوس کے رہنے والوں پر بھی جاتی ہے۔ اسرار و سراغرسانی کی اس داستان میں مصنف نے حسن و عشق کی حکایت جس خوبی سے آمیز کی ہے وہ لائق دید ہے۔

ہم سے طلب فرمائیے۔

ابتدائیہ

گنہگار ؟

فرشتوں سا بھی گر دنیا میں کوئی ہو گیا ہوگا
زبان خلق سے لیکن نہیں پھر بھی بچا ہوگا
خون عاشق (ناٹک)

سیر ایں غمکدہ کردم زمہ تا ماہی
ہیچ کس نیست کہ بے داغ بود در عالم
غنی

۱

ساحل انگلستان سے ایک تیر پرتاب کے فاصلہ پر چھوٹا سا ویران جزیرہ تھا۔ بنجر، غیر آباد، ہر قسم کی غیر فطری دلچسپیوں سے خالی۔ لیکن ایک مالدار امریکن نے شوق ملکیت میں اس کو سستے داموں خرید کر اس پر طرز جدید کی ایک عمارت بنوائی جس میں آج کے زمانہ کی ساری آسائشیں موجود تھیں۔ بجلی۔ ٹھنڈا گرم پانی وغیرہ۔ اچھا آرام دہ مکان تھا جس میں تنہائی پسند طبیعتیں وہ راحت اور سکون حاصل کر سکتیں جس کی ازل سے اہل عالم کو تلاش رہی ہے۔ لیکن اس امریکن کی تیسری شادی کی نئی دلہن نے جب اس جزیرہ کی وحشت خیز ویرانی کو دیکھا تو کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولی کہ میں کسی حال میں اس صحرائے پرہول میں رہنا قبول نہ کروں گی۔ عورت دوسری شادی کی ہو تو بھی شاہی مزاج رکھتی ہے۔ تیسری کا حال کیا کہنا۔ امریکن لکھ پتی نے عمارت سمیت جزیرہ فروخت کر دیا۔ صحیح حال تو معلوم نہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے بعد یہ جگہ دو تین ہاتھوں سے گذری تھی کہ آخر کار ایک آدمی یو۔ این۔ اوون کے قبضہ میں آگئی

یہ نیا خریدار اوون کون تھا؟ اس کا حال آپ کو شاید آسانی سے معلوم نہ ہو کیونکہ گو اس کا ذکر اس قصہ کے دوران میں شروع سے آخر تک آتا ہے تاہم وہ کسی ایک موقعہ پر بھی واقعات کے سٹیج پر نمودار نہیں ہوتا۔ بہرحال وہ کوئی ہو۔ یا تو تھا مسخرہ۔ یا نیم پاگل کیونکہ جو تجویز اس جزیرہ اور اس پر بنی ہوئی عمارت کے سلسلہ میں اس نے سوچی وہ کسی ایسے ہی آدمی کے ذہن میں آ سکتی تھی جن

کا دماغ اپنا صحیح توازن کھو چکا ہو۔

وہ تجویز تھی دس ایسے آدمی چن کر اس جزیرہ پر جمع کرنے کی جنہوں نے اپنی زندگی میں کسی نہ کسی موقعہ پہ کوئی جرم ... یا کم از کم کوئی ایسا فعل مذموم کیا ہو۔ جس کے لئے اخلاق معافی نہیں دیتا۔ لیکن قانون کسی طرح کے مواخذہ سے بے بس ہے۔ جیسا کہ ناموں کی اس فہرست سے ظاہر ہوگا جو آگے چل کر درج کی جاتی ہے۔ یہ دس آدمی جن کو پر اسرار اوون نے یکجا کرنے کی کوشش کی زندگی کے ہر شعبہ۔ سوسائٹی کے ہر طبقہ حتیٰ کہ ہر دو اصناف انسانی سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ان میں عورتیں بھی شامل تھیں اور مرد بھی۔ اور جتنی متنوع ان کی شخصیتیں تھیں اتنے ہی عجیب ان کے جرم تھے۔ مگر اس کا حال آپ کو اس ناول کے مطالعہ سے بہتر معلوم ہوگا۔ اس جگہ تو صرف چند اشارات دیئے گئے ہیں تاکہ آپ کو داستان کا اسلوب سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

۲

اور اب سنیئے ان لوگوں کے نام جنہیں حالات کے زیر اثر اس غیر آباد جزیرہ میں جمع ہونا تھا

نمبر ایک۔ ایڈورڈ جارج آرم سٹرانگ۔ ہارلے سٹریٹ کا نامی گرامی ڈاکٹر

نمبر دو۔ ایملی کیرولائن برینٹ۔ ایک مسن کنواری عورت

نمبر تین۔ ولیم ہنری بلور۔ جاسوس۔ کسی زمانہ کا انسپکٹر پولیس

نمبر چار۔ ویرا الزبتھ کلے تھارن۔ جوان عورت۔ سکول کی استانی

نمبر پانچ۔ فلپ لومبرڈ۔ افریقی سیاح

نمبر چھ۔ جان گارڈن میک آرتھر۔ ریٹائرڈ شدہ فوجی افسر

نمبر سات۔ اینتھنی جیمز مارسٹن۔ آسودہ حال نوجوان۔ موٹر بازی کا

شوقین -

نمبر آٹھ - مس راجرز - گھر کا داروغہ اور ایک کار آزمودہ ملازم

نمبر نو - ایتھل راجرز - اس کی بیوی - گھر کی باورچن

نمبر دس - لارنس جان وارگریو - عدالت عالیہ کا جج - فی الحال ریٹائر شدہ

ہم نے اس جگہ صرف ان لوگوں کے نام اور مختصر حالات لکھنے پر کفایت کی ہے ان کی سابقہ زندگیاں کن حالات میں بسر ہوئیں اور وہ کونسے جرم تھے جن کے پاداش میں پراسرار اوون نے ان سب کو قابل تعزیر سمجھا - اس کا حال آپکو رفتہ رفتہ معلوم ہوتا ہے گا بہر حال یہ وہ لوگ تھے جنہیں نہایت عجیب اور گونا گوں طریقوں پر کسی کو دوستانہ دعوت دیکر - کسی کو اس کے جانے ہوئے احباب کا حوالہ دینے کے بعد - کسی کو نوکری کے لالچ سے اور بعض کو جنکی طبیعت میں قدرت نے حرص و ہوا کا مادہ غالب پیدا کیا تھا زر نقد کا لالچ دیکر جزیرہ جبشہ پر (کیونکہ یہی اس ٹاپو کا نام تھا) یکجا کیا گیا جہاں ان کو بے حد عجیب ہیبت ناک اور بعید از فہم واقعات پیش آنے تھے

۲

انگریزی میں ایک چھوٹی سی نظم زبان زد خاص و عام ہے جس کی بجنسہٖ سی نقل بعض دوسری زبانوں میں بھی کی گئی ہے چونکہ واقعات کی رفتار پر اس نظم کے مضمون کا گہرا اثر پڑتا ہے اس لئے ہم اس کا لفظی ترجمہ درج کرنے پر کفایت کرتے ہیں مضمون کی اہمیت آپ کو داستان کی رفتار سے خود بخود معلوم ہو جائیگی وہ نظم کچھ اس طرح پر ہے :-

دس چھوٹے حبشی دعوت کھانے گئے
ایک کا دم گھٹ گیا - باقی رہ گئے نو

نو چھوٹے حبشی رات کو دیر تک جاگتے رہے
ایک ایسا سویا کہ پھر نہ اٹھا باقی رہ گئے آٹھ
آٹھ چھوٹے حبشی ڈیون کے دیہات میں سیر کرنے گئے
ایک وہیں رہا باقی رہ گئے سات
سات چھوٹے حبشی لکڑیاں پھاڑنے لگے
ایک کے اپنے دو ٹکڑے ہو گئے۔ باقی رہ گئے چھ
چھ چھوٹے حبشی ایک چھتے کو چھیڑنے لگے
شہد کی مکھی نے ایک کو ڈنک مارا۔ باقی رہ گئے پانچ
پانچ چھوٹے حبشی قانون پڑھنے لگے
ایک چانسری میں جا پہنچا۔ باقی رہ گئے چار
چار چھوٹے حبشی سمندر کی سیر کرنے گئے
ایک کو مچھلی نگل گئی۔ باقی رہ گئے تین
تین چھوٹے حبشی چڑیا گھر کی سیر کو نکلے
ایک کو ریچھ نے پکڑ لیا۔ باقی رہ گئے دو
دو چھوٹے حبشی دھوپ تاپنے لگے تھے
ایک جھلس کر مر گیا۔ باقی رہ گیا ایک
ایک چھوٹا حبشی بالکل اکیلا رہ گیا
اس نے جا کر پھانسی لے لی اور باقی رہا کچھ نہیں!

آپ لوگوں کو جو اس داستان عجیب و پراسرار کا مطالعہ کرنے لگے ہیں واقعات آئندہ کا یہ ہلکا سا نقشہ محض اس لئے دکھایا گیا ہے کہ آپکو واقعات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

ان چند اوراق کو پڑھنے کے بعد اب آپ مہربانی سے اصل حکایت کی طرف رجوع کریں۔

ابتدائیہ ختم ہوا

جلد ۱

دولت

دولت اس دنیا میں وہ زنجیر ہے
جس کا وابستہ جوان و پیر ہے — مہر (دہلوی)

کہہ دو کہ آئیں نہ اس کے فریب میں عاقل
کہ باغ سبز دکھاتا ہے چرخ مینائی — امیر (مینائی)

مزے سے کرلیں کلیم اب بن پڑی ہے۔ بڑی اونچی جگہ قسمت لڑی ہے
دل اپنا بیچتے پھرتے ہیں لاکھوں۔ محبت آجکل پیسے دھڑی ہے — داغ

باب ۱

جج صاحب

ایکسپریس ٹرین کے درجہ اول کے ڈبہ میں مسٹر جسٹس وارگریو سابق جج عدالت العالیہ انگلستان جنہیں اپنے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا سگار پیتے ہوئے اخبار ٹائمز کا پرچہ دیکھ رہے تھے۔

دفعتاً انہوں نے اخبار ایک طرف رکھ دیا اور خود گاڑی کی کھڑکی سے باہر نظر ڈالی۔ ٹرین ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سمرسٹ کے میدانوں میں اڑتی چلی جاتی تھی گھڑی میں وقت دیکھنے سے معلوم ہوا قریباً دو گھنٹے کا سفر باقی ہے۔

بیٹھے بیٹھے ان کا خیال ان خبروں کی طرف گیا جو انہوں نے حال میں جزیرہ حبشہ کے متعلق اخباروں میں پڑھی تھیں شروع میں کسی امریکن لکھ پتی نے اس کو خرید کر اس پر ایک خوشنما عمارت بنوائی تھی لیکن جب اس کی نئی بیاہی تیسری دلہن نے اس ویران جزیرہ میں رہنے سے انکار کر دیا تو اسے اس کی فروخت کی فکر دامنگیر ہوئی لہذا ان اخبارات میں کئی طرح کی متضاد خبریں شائع ہوئیں حتےٰ کہ آخر کار معلوم ہوا ایک شخص مسٹر اوون نے اسے مول لے لیا ہے لیکن فی زمانہ اخباروں کو صرف ان کے نامہ نگار یا عملہ ادارت کے کارکن ہی خبریں مہیا نہیں کرتے بہتوں میں گپ شپ یا اس سے ملتے جلتے عنوانات کے ماتحت کچھ لوگ فرضی ناموں سے واقعاتی خبروں پر حاشیہ آرائی بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ ایک اخبار میں یہی خبر اس طرح شائع ہوئی کہ درحقیقت اس جزیرہ کو ہالی وڈ کی ایک فلم سٹار ایکٹرس مس گیبریل ٹرل نے خریدا ہے جو اس کی خاموش فضا میں چند ماہ سکون و تنہائی کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔ ایک اور نے رائے ظاہر کی کہ خاندان شاہی کے بعض افراد کسی مصلحت خاص سے اس میں سکونت کریں گے۔ تیسرے نے یہ ٹرہانکی کہ نوجوان لارڈ ڈیونارڈ جو عمر بھر کنوارا رہنے کی قسم کھا چکے تھے آخر کار کسی کی چشم مست ناز کا نشانہ بن گئے اور اب نئی بیاہی دلہن کو لے کر ماہ عسل کا زمانہ اس میں بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اور صاحب جو "گھر کا بھیدی" کے فرضی نام سے ایک اخبار کے کالم پر کیا کرتے تھے یہ دعوےٰ لے کر نکلے کہ درحقیقت دفتر امارت بحری نے اوون کے فرضی نام سے جزیرہ خریدا ہے مقصد یہ ہے کہ محکمہ کے زیر نگرانی چند ماہر فن سائنس دان نئی طرح کے بم بنانے کے تجربات اس میں کریں۔

یہ خیالات جو مسٹر وارگریو کے خانہ دماغ میں جمع تھے ایک ایک کرکے ان کی چشم تخیل کے سامنے گذرے اور چونکہ وہ خود فی الحال اسی جزیرہ کو جا رہے تھے اسی لئے بے اختیار ان کا ہاتھ کوٹ کی جیب کی طرف گیا جس میں سے انہوں نے ایک چاک شدہ لفافہ میں پڑی چٹھی نکالی کہ شاید دسویں بار اس کو پڑھا جا بجا چند الفاظ مدھم اور پڑھے جانے کے ناقابل تھے لیکن بحیثیت مجموعی مضمون کچھ اس قسم کا تھا:-

مائی ڈیر لارنس

برسوں گذر گئیں کبھی آپ کا خط نہیں ملا.... آپ جزیرہ چیتھہ میں آئیں.... بہت ہی پر فضا جگہ ہے.... ہم بہت کچھ کی اور تنہائی میں قدرت کی دلچسپیوں کا لطف حاصل کرتے ہوئے دھوپ میں بیٹھیں گے اور عہد گذشتہ کی باتیں کیا کریں گے.... بارہ

چالیس کی فاسٹ ٹرین پیڈنگٹن سے چلتی ہے... میں اوک برج کے آخری سٹیشن

پر آپ کا انتظار کروں گی۔

اور اس کے نیچے لمبے اور لہریہ دار خط میں کانسٹن کلمنگٹن نام کی کسی خاتون

کے دستخط تھے

مسٹر وارگریو نے خط پڑھ کر دوبارہ جیب میں رکھ لیا پھر سوچنے لگے "یاد

نہیں آتا کب اس خاتون کا شرف نیاز حاصل ہوا تھا... شاید سات یا آٹھ برس

پہلے کی بات ہے..." انہیں کچھ دھندلی سی یاد اس زمانہ کی باقی تھی ان کے شناساؤں

میں ایک خاتون کو قدرت کی دلچسپیاں بے حد عزیز تھیں۔ پہلے وہ ان کی تلاش میں اٹلی

روانہ ہوئی پھر رفتہ رفتہ ملک شام جا پہنچی آخری خبر یہ سننے میں آئی تھی کہ وہ ایک

بدو ملک کے ساتھ اندرونی ملک میں کسی طرف کو روانہ ہو گئی...

مسٹر وارگریو نے سوچا ایسی ہی عورت ایک ایسے پر اسرار جزیرہ کو آباد کر سکتی

ہے یقیناً اسی نے اس کو خریدا ہو گا۔

سوچتے سوچتے کچھ ایسی محویت ان پر طاری ہوئی کہ سر آگے کو جھکنا شروع

ہو گیا...

وہ بیٹھے بیٹھے سو گئے

باب ۲

دو مسافر

اسی ٹرین کے تھرڈ کلاس ڈبہ میں باقی مسافروں کے علاوہ دو شخص آمنے سامنے

بیٹھے تھے جن کا اس داستان سے گہرا تعلق ہے۔ ایک تھی ویرا کلے تھارن جو پیچھے کو

گردن جھکائے آنکھیں بند کیے خیالات کی دنیا میں کھوئی ہوئی معلوم ہوتی تھی
دل حالیں اور گرم تھا اور وہ جلد از جلد ساحل بحر پر پہنچنے کی خواہشمند تھی چونکہ اس
کو خلاف توقع ایک اچھی نفع بخش ملازمت مل گئی تھی اور وہ بھی ایک ایسے موقعہ پر
جب وہ کئی درخواستیں بھیجنے کے بعد قریباً مایوس ہونے لگی تھی۔ اس نے اس کا دل
مسرور تھا

چٹھی حسب ذیل تھی :-

مجھ کو عورتوں کو ملازمت دلانے والی ایجنسی کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے
کہ آپ فی الحال خالی ہیں ایجنسی نے آپکی سفارش جن لفظوں میں کی ہے ان سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپ سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں اور میرے خیال میں
اسی قدر کافی ہے تنخواہ جو آپ نے عرضی میں لکھی تھی دے دی جائے گی تاہم ضروری
ہے کہ آپ ۸ اگست کو کام پر پہنچ جائیں ۴۰ - ۱۲ پر ایک ایکسپریس گاڑی پیڈنگٹن
سٹیشن سے روانہ ہوتی ہے۔ ساحل کے قریب اوک برج سٹیشن پر میرا کوئی آدمی
ضرور آپ سے ملے گا۔ رستہ کے اخراجات کے لیے میں نے ایک ایک پونڈ کے پانچ
نوٹ اس خط کے ہمراہ روانہ کیے ہیں امید ہے اب آپ تاخیر بالکل نہ کریں گی

آپ کی صادق

اونا نینسی اودن

مضمون کے اوپر روانگی کا پتہ جزیرہ جشہ شکل ہیون ڈیون شائر چھپا تھا
ویرا کو یاد تھا اس جزیرہ کے متعلق پچھلے دنوں اخبارات میں کئی طرح کی عجیب و
غریب خبریں اور افواہیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ نہ جانے ان میں سے کتنی صحیح تھیں
اور کتنی غلط۔ تاہم اتنا ضرور تھا کہ اس جزیرہ کے اندر کسی امریکن نے اپنے
استعمال کے لیے ایک شاندار محل بنوایا تھا جو یقیناً ہر لحاظ سے آرام دہ ہوگا۔ کئی

ایک چھوٹے مدرسوں میں استانی کا فرض سرانجام دیتے رہنے کے بعد ویرا کے خاندان بے پناہ سکون محسوس کرنے لگی تھی پس اب دل میں سوچ رہی تھی کہ اگر یہ ملازمت مستقل اور آرام دہ ہو تو اس کی خوش نصیبی ہے۔

لیکن ان دل خوش کن خیالات کے ساتھ ہی ساتھ اس کی یاد ایک تلخ اور نا خوشگوار واقعہ کی طرف بھی گئی جس کے سلسلہ میں گو پہلے اس کے برخلاف کچھ بد گمانیاں کی جانے لگی تھیں تاہم آخر کار جب لاش پر کارروائی کی تحقیقات عمل میں آئی تو اسے بالکل بے خطا قرار دے دیا گیا تھا

یہ واقعہ اس زمانہ سے تعلق رکھتا تھا جب وہ مسٹر ہیملٹن کے مکان پر رہتی اور اس کے خورد سال بچہ سرل کو تعلیم دیا کرتی تھی مسز ہیملٹن ایک مالدار بیوہ تھی جس کا دیور ہیوگو اس کے پاس رہتا تھا۔ رفتہ رفتہ ویرا اور ہیوگو میں گہری محبت ہوگئی لیکن ان کی شادی میں یہ امر خاص مانع تھا کہ ہیوگو اپنے گذارہ کے لئے بھابی کا دست نگر تھا جائداد میں اس کا کوئی حصہ نہ تھا از روئے قانون مسٹر ہیملٹن کا بیٹا سرل جوان ہونے پر ہر چیز کا مالک قرار پاتا

مگر اس کے بعد واقعات نے اچانک ایک نہایت عجیب صورت اختیار کی سرل کو سمندر میں تیرنے کا شوق تھا ایک دن ویرا اس کو اپنے ساتھ لے گئی لڑکا پانی میں اترا لیکن جلدی ہی معلوم ہو گیا کہ وہ اس قدر گہرے پانی میں پہنچ چکا ہے جس میں لہروں پر قابو پانا اس کی محدود طاقت سے باہر تھا ویرا نے دیکھا کبھی اس کا سر پانی کے نیچے ڈوب جاتا۔ کبھی پھر اوپر نکل آتا تھا وہ خود بھی اچھی تیراک تھی پس اس کی مدد کے لئے پانی میں اتری لیکن خدا کو بہتر معلوم ہے اس نے قصداً عجلت نہ کی یا حالات ہی کچھ ایسے پیش آئے ... بہر صورت ایک ماہر فن تیراک ہونے کے باوجود وہ وقت پر سرل کی مدد نہ کر سکی اور وہ ڈوب گیا اب گویا ہیوگو اس

کا دلدادہ سماری دولت کا وارث تھا بھی وہ بات تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو اس کے
بر خلاف چہ مے گوئیاں کرنے کا موقع ملا ... مگر اس کے بعد نہ معلوم کیوں جیو تو دیہ
کو اس کے حال پر چھوڑ کر کس طرف غائب ہو گیا۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ...

جس وقت اس کے تھارن آنکھیں بند کئے ان واقعات گذشتہ پر غور کر رہی
تھی تو نہ جانے کیوں۔ ہیوگو کی بے وفائی کو یاد کر کے یا معاً کی بے وقت امداد سے
قاصر رہنے کے خیال کے زیر اثر اس کے بدن میں سردی کی ہلکی لہر پھر گئی ...

اس نے آنکھیں کھول دیں ہیوگو ... وہ مرد جفا کیش جس سے اس کی ساری
امیدیں وابستہ تھیں خدا معلوم اب کہاں تھا ؟ اس نے ایک آہ بھر کر دل ہی دل میں
سوچا جانے دو بے رحم کو۔ آئندہ کبھی اس کا خیال نہ کرنا چاہیئے ...

ابھی تک وہ یہی سوچ رہی تھی کہ ناگاہ اس کی نظر سامنے والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے
ایک دراز قد سرخ چہرہ آدمی پر گئی جس کی آنکھیں ایک دوسرے سے بالکل قریب
انداز نخوت آمیز اور دہانہ بے رحمی کے آثار لئے تھا

ایک سرسری نظر اس پر ڈالتے ہوئے وہ دل ہی دل میں کہنے لگی "کوئی سیاح
معلوم ہوتا ہے جو شاید اپنی زندگی میں کئی مقامات کی سیر کر چکا ہے ..."

اور واقعہ میں اس کا یہ اندازہ غلط نہ تھا۔

ہمارا خیال ہے کہ لیپالڈ میبرڈ کا نام ایک افریقی سیاح کی حیثیت میں اس داستان
کے پڑھنے والوں میں سے بہتوں نے سنا ہوگا۔

ادھر عورت کی طرف دیکھتے ہوئے لیو میبرڈ نے دل میں اندازہ کیا۔

"جوان اور قبول صورت ... کسی سکول کی استانی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن طرحدار
اور ثابت قدم ضرور ہے جو محبت اور جنگ کے میدان میں طاقت ور مد مقابل ثابت
ہو سکتی ہے ..."

لیکن یہ ایک گذرتی خیال تھا۔ واقعہ میں اس کی توجہ ان حالات پر اسرار کی طرف لگی ہوئی تھی جن میں آئیزک مبردس سود خوار یہودی نے اس کو جزیرہ جشہ جانے کے لئے آمادہ کیا۔

وہ ان دنوں تنگ دستی کا شکار تھا۔ نہ جانے کس طرح مسٹر آئزک مبردس کو اس کا حال معلوم ہو گیا۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ اس نے ایک خط کپتان لومبرڈ کے نام لکھ کر اسے بلوایا پھر اس سے کہا "جزیرہ جشہ میں ایک پارٹی منعقد ہونی ہے آپ کے بارہ میں میرے موکل کا خیال ہے کہ نہایت مشکل حالات میں بڑی عزم و استقلال سے کام لے کر ہر طرح کی دشواریوں پر غالب آنا جانتے ہیں اور یوں بھی آپ نے دنیا دیکھی ہے لہٰذا اس موکل کی طرف سے میں آپ کو ایک سو پونڈ حق الخدمت پیش کرتا ہوں کام صرف اتنا ہے کہ ایک ہفتہ کے لئے اس جزیرہ میں جا رہیں۔ آنکھیں کھلی رکھیں۔ اور اگر کسی طرح کا خطرہ پیش آئے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔۔۔"

فلپ لومبرڈ کے پیش آمدہ حالات میں ایک سو پونڈ کی رقم دولت خداداد سے کم نہ تھی کیونکہ اس کے پاس ایک وقت کے کھانے کے لئے بھی پیسے نہ تھے بہر حال اس نے اپنے فرض کی نسبت تفصیلی حالات جاننے کی کوشش کی لیکن یہودی قوم کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ صرف اپنے مطلب کی بات کہتے اور اسی حد کے اندر جواب دیتے ہیں مسٹر مورس نے اپنا گنجا سر ہلاتے ہوئے صاف لفظوں میں کہا

"نہیں۔ کپتان لومبرڈ میں اس سے زیادہ اور کسی طرح کے حالات آپ سے بیان نہیں کر سکتا میرے موکل کو معلوم ہے کہ آپ خطرناک حالات پر غالب آنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ اس کا معاوضہ میں ان کے حساب میں ایک سو پونڈ زر نقد آپ کو پیش کرتا ہوں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ آپ سٹکل ہیون (ڈیون شائر) جائیں۔ قریبی ریلوے سٹیشن اوکبرج ہے اس کے آگے سٹکل ہیون کی بندرگاہ

تک موٹر جاتی ہے اور بعد ازاں آپ کو موٹر کشتی پر سوار کر کے جزیرہ حبشہ پہنچا دیا جائے گا اس جگہ رہتے ہوئے جو کام میرا موکل آپ کے ذمہ ڈالے کرتے رہیئے ... بس!

"تاہم اتنا تو معلوم ہونا چاہئے مجھے کے دن اس جزیرہ میں رہنا پڑے گا؟"

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ ... اور شاید اس سے بھی کم"

اپنی چھوٹی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کپتان لومبرڈ نے مکار یہودی سے ایک آخری سوال اور پوچھا

"سنو۔ اس جزیرہ میں رہ کر مجھے کوئی کام خلاف قانون تو نہ کرنا پڑے گا؟"

مسٹر موریس کے ہونٹوں پر ہلکا تبسم پیدا ہوا پھر وہ متیں نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

"اگر کوئی کام آپ کو ناجائز معلوم ہو تو آپ بے شک واپس آجائیں"

اس کے بعد وہ مجبور ہو گیا ایک سو پونڈ کی رقم ایسی نہ تھی جو کام کی پر اسرار نوعیت کی وجہ سے چھوڑ دی جا سکتی اس کے علاوہ اپنی عمر میں اس نے صدہا خطرات کا مقابلہ کیا تھا اگر ایک ہفتہ جزیرہ حبشہ میں رہ کر شیر مارنے کا فرض بھی ادا کرنا پڑا تو کیا مضائقہ؟

باب ۔ ۳

ایملی برنٹ

اکسپریس ٹرین کے مسافروں میں اب صرف ایک کا حال ذکر طلب باقی ہے۔ اس کا نام تھا مس ایملی برنٹ اور وہ ادھیڑ عمر کی بڑی پابند اخلاق کنواری عورت تھی۔ عمر ۶۵ سال کے قریب لیکن کاٹھی مضبوط اور وہ عادتاً ہمیشہ سیدھی اکڑ کر بیٹھا کرتی تھی۔

بھی کیا جب طرزِ قدیم کی فوج میں کرنیل کا عہدہ رکھتا اور آداب نشست و برخاست کا سختی سے پابند تھا۔ گردن اٹھا کر سیدھا بیٹھنے کی عادت مس ایمی کو اسی سے ورثے میں ملی تھی۔ موجودہ نسل کی جوان عورتوں کو وہ اسی لیے سختی سے ناپسند کرتی تھی کہ وہ عام آداب زندگی کے ساتھ ساتھ پوشش اور گفتگو تک کے معاملوں میں بے تمیزی کی حد تک کمزوریاں ظاہر کرنے لگی ہیں۔

تھرڈ کلاس کے ایک ادر ڈبے میں بیٹھی مس برنٹ نہ صرف تہذیب اخلاق اور خودداری کی زندہ تصویر نظر آتی تھی۔ بلکہ اپنی بے نفسی اور آہستہ روی کے باعث جو اس کی طبیعت کے خاص جوہر تھے کثرت ہجوم کی پیدا کی ہوئی تکلیفوں کو ذرا بھی خاطر میں نہ لاتی تھی۔ بارہا اس کو خیال آتا کہ آج کل کے زمانہ میں لوگ کتنے آرام طلب اور طاقت برداشت سے کس قدر محروم ہوتے جاتے ہیں۔ بیٹھنے کو آرام کرسی ہو۔ بیٹھنے کو کوچ۔ سواری کے لیے نئے نمونہ کی کار۔ اور سونے کے لیے نیند لانے کی ٹکیاں۔ ایک دانت تک نکلوانا ہو تو انجکشن کے بغیر نہیں نکلوا سکتے۔ پھر کس بے حیائی سے نوجوان مرد اور لڑکیاں نیم برہنہ حالت میں ساحل بحر پر پھرا کرتی ہیں...

ایسے موقعوں پر مس برنٹ اپنے باریک ہونٹ بڑے زور سے بھینچ لیتی۔ سچ سچ اگر اس کا بس چلتا تو اس بے تمیزی کے دور کو روکنے کے لیے مارشل لا نافذ کرنے سے دریغ نہ کرتی...

اس کو پچھلی گرمیاں یاد تھیں۔ جو شرمناک نظارے اس نے لمبا آب دیکھے وہ اب بھی اس کے خون میں حدت پیدا کرتے تھے۔ شکر ہے اب کی مرتبہ اس کو سیر و تفریح کے لیے ایک اچھا مقام مل گیا۔ یعنی جزیرہ جرسی۔ جو ان بدعتوں سے پاک تھا چنانچہ اس خط میں جو اس کی سہیلی نے اس کے نام لکھا کچھ ایسا ہی مضمون درج تھا:-

ڈیئر مس برنٹ

امید ہے آپ مجھ کو بھولی نہ ہونگی چند سال گذرے ماہ اگست میں ہم پرائیرین
گیسٹ ہوس میں اکٹھی رہی تھیں۔ ہمارے عادات چونکہ ایک دوسرے سے بڑی حد
تک ملتے ہیں اس لئے مجھے آپ کی وہ صحبت اب تک یاد ہے امید ہے آپ نے بھی مجھ
کو فراموش نہ کر دیا ہوگا۔

اب میرا ارادہ ساحل ڈیون کے قریب جزیرہ چشمہ میں ایک ذاتی گیسٹ ہاؤس
کھولنے کا ہے میرے خیال میں ایک اس طرح کے چھوٹے سے ہوٹل کی ضرورت ہر
جگہ محسوس کی جاتی ہے جس میں سادہ اور غذائیت بخش کھانے کے علاوہ سارے
انتظامات آداب زندگی اور اصول اخلاق کے پابند ہوں میری نسبت آپ کو یاد ہوگا۔
آجکل کی تہذیب ننگے تن پر نہ پھرنے اور آدھی آدھی رات تک گراموفون ریکارڈ سننے
کے سخت سے برخلاف ہوں۔ اب میری دلی آرزو یہ ہے کہ اس دفعہ گرمیوں میں آپ
اس جزیرہ پر مہمان بننا قبول کریں تعلقات قدیم کی بنا پر آپ سے کسی طرح کے اخراجات
نہ لئے جائیں گے اوائل ماہ اگست کے دن خوب ہیں اور اگر آپ ۸ تاریخ کو تشریف
لا سکیں تو اور بھی زیادہ بہتر ہوگا۔

آپکی صادق

یو۔این۔او۔۔۔

ایملی برنٹ کو یہ خط کئی بار پڑھنے کی وجہ سے مضمون قریباً از بر ہو چکا تھا
تاہم نام کے متعلق کچھ تشویش اس کے دل میں باقی تھی یو۔ان۔او کے آگے کچھ اس
طرح کے گھسٹے ہوئے خط میں نام درج تھا کہ انتہائی کوشش کے باوجود وہ اس کو
نہ پڑھ سکی مل ہیون کے بارہ میں اس کو یاد تھا کہ پچھلے دو سال کے عرصہ میں وہ متواتر
گرمیوں کے دن اس جگہ بسر کرتی رہی تھی پھر یہ بھی اس کو یاد تھا کہ ایک شریف صورت

متوسط العمر عورت سے اس کی ملاقات ہوئی تھی خدا معلوم اس کا نام کیا تھا مس ....؟ مس ....؟ اتنا یاد تھا کہ اس کا باپ کسی گرجا میں پادری ہے ... یا اس کے علاوہ ایک عورت اور اس سے ملی تھی، شاید مسز اوٹن یا اوٹس ... کچھ ایسا ہی بھلا سا نام تھا ... نہیں نہیں اب یاد آ گیا مسز آلور نام تھا اور غالباً یہ اسی کا لکھا ہوا خط ہے۔

پھر اس کے خیالات کی رو جزیرہ حبشہ کی طرف گئی اس کے متعلق مسٹن نے اخباروں میں کئی متفرق خبریں پڑھی تھیں اور کچھ دھندلی سی یاد اس کے دل میں باقی تھی کہ کسی فلم سٹار ایکٹرس ... یا کسی امریکن کمپنی نے اس کو خرید لیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے جگہ ان لوگوں کے حسب منشا ثابت نہ ہوئی اس لئے جس نے بھی خریدا تھا وہ اسے ارزاں فروخت کر کے چلا گیا جزیروں کی سکونت میں یہی بھاری قباحت ہے لوگ پہلے اس خیال سے ان میں بستے ہیں کہ تنہائی میں سکون و اطمینان کے ساتھ پُر رومان زندگی بسر کریں گے لیکن خشکی سے دور ہونے میں کئی تکلیفات بھی ہیں مثلاً کسی چیز کا وقت پر میسر نہ ہونا ... فوراً کسی طرح کی مدد حاصل نہ کر سکنا وغیرہ ... پس انہیں جلد ہی بیچنے کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ غالباً اسی قسم کے حالات میں مسز آلور نے یہ جگہ خرید لی ... لیکن ہمیں کیا؟ یہ اطمینان کچھ کم ہے کہ گرمیوں کے پندرہ دن سکون و اطمینان کے ساتھ ساحل پر رہ کر نکل جائیں گے اور کسی طرح کے اخراجات کا بوجھ بھی نہ پڑے گا

چونکہ حال میں مس برنٹ کی آمدنی بہت گھٹ گئی تھی اور اسے کئی ایک کمپنیوں میں حصہ داری کی رقمیں ادا کرنی تھیں اس لئے وہ ہر ممکن کفایت سے کام لینا چاہتی تھی

لیکن خط بھیجنے والی کون ہے؟ ... کاش مجھے اس مسنر ... یا مس آلور ... یا جو کچھ بھی اس کا نام ہو ... کے بارہ میں زیادہ مفصل حالات

معلوم

معلوم ہو سکتے...!"

باب ۴

لوکل گاڑی

ابھی اس حد تک ہم نے صرف ڈاک گاڑی کے مسافروں کا حال بیان کیا ہے اس کے پیچھے پیچھے ایک سست رفتار لوکل ٹرین اور بھی اس طرف کو آتی تھی اور ڈاک کے چند منٹ بعد اوک برج کے سٹیشن پر پہنچا کرتی تھی اس میں ہماری داستان کے دو کردار سوار تھے

سب سے پہلے جنرل میکارتھر...

اپنے ڈبہ میں بیٹھے وہ تھوڑی دیر ایک رسالہ کی ورق گردانی کرتے رہے اس کے بعد کھڑکی سے باہر نظر ڈالی معلوم ہوا ٹرین اکسیٹر جنکشن کے قریب پہنچنے والی ہے جہاں ان کو گاڑی تبدیل کرنی پڑے گی ٹرین کی سست رفتار سے ان کا جی جھنجھلانے لگا تھا کاش کوئی ذریعہ ان کے مقام روانگی سے جزیرہ جلشہ تک براہ راست پہنچنے کا ہوتا۔ اس طرح فاصلہ بہت کم تھا لیکن برانچ لائن کی ٹرینوں پر سفر کرتے ہوئے طبیعت سخت بیزار ہوتی تھی۔

ان کے نام بھی مسٹر اوون کی بھیجی ہوئی ایک چٹھی موصول ہوئی تھی جس میں انہیں جزیرہ جلشہ آنے کی دعوت دی گئی تھی لیکن ان کو بھی یاد نہ آتا تھا کہ یہ شخص اوون کون ہے؟ شاید وہ ان کے کسی دوست کا دوست ہوگا جس سے کسی موقعہ پر مجمع احباب میں ملاقات ہوئی ہو... اس نے انہیں یاد رکھا اور اب بلا بھیجا خط کے آخر میں تحریر تھا:-

... آپ کے دو پرانے دوست اور بھی وہاں آ بسے گئے اس سے مزے کی صحبت رہے گی...

چونکہ ادھر کچھ عرصہ سے بعض افواہوں کی بنا پر جنرل میکارتھر کے شناسا ان سے دور دور رہنے لگے تھے اس لئے ایسا چند دوستوں سے ملنے کی امید بڑی حوصلہ افزا تھی

ان کو وہ زمانہ یاد آیا جب ان کے ایک دشمن نے بھتیجے نے چند خبریں ان کے برخلاف مشہور کی تھیں لوگ اس طرح کی باتوں پر فوراً اعتبار کر لیتے ہیں اس دن کے بعد ان کے بیشتر احباب دور دور رہتے اور انہیں مشکوک نظروں سے دیکھا کرتے تھے۔

جزیرہ جبشہ کے متعلق ان کو اتنا یاد تھا کہ شروع میں امریکن لکھ پتی ایلمر رابسن نے اس کو خریدا تھا ایک شاندار کوٹھی اس میں بنوائی تھی اور زمانہ حال کی ساری آسائشیں اس میں جمع کی گئی تھیں پھر ہزاروں پونڈ صرف کرنے کے بعد وہ دفعتاً اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ اب افواہ سنا جاتا تھا کہ دفتر امیر البحر یا محکمہ جنگ یا ہوائی فوج کے کارکنوں نے کسی مصلحت سے اس جزیرہ کو خریدا ہے ... خیر یہ سب وہاں چل کر دیکھ لیا جائے گا

لیکن ایک گھنٹے کا لمبا سفر!... خدا کرے جلد ختم ہو بیٹھے بیٹھے طبیعت اکتانے لگی تھی ... ناک میں دم آگیا۔ کبھی یہ کھٹارا گاڑی منزل پر پہنچے گی بھی یا نہیں؟

اسی سلو ٹرین کے ایک اور ڈبہ میں جزیرہ جبشہ کی پارٹی کے ایک اور ممبر مسٹر بلور بیٹھے تھے... کسی زمانہ کے ڈیٹکٹو انسپکٹر بلور۔ وہ جو نیو سکاٹ لینڈ یارڈ میں برسوں خدمات سرانجام دینے کے بعد اب ریٹائر ہو چکے تھے۔ مسٹر بلور کے نام جو دعوتی خط بھیجا گیا اس میں تحریر تھا کہ خیال ہے ایک تجربہ کار جاسوس کی حیثیت میں آپ کی

موجودگی اس پارٹی کی حفاظت اور نگرانی کے لئے ضروری ہوگی" گویا فی الحال آپ ایک پرائیویٹ جاسوس کی حیثیت میں جنیوا جا رہے تھے۔

صرف ایک آدمی اور ان کے ڈبے میں سوار تھا۔ کوئی خانساماں ملازم جس کی عام حالت اور آنکھوں کا آبی انداز اس کے مے نوش ہونے کی دلیل تھا۔ لیکن فی الحال وہ اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے جھکا ہوا خراٹوں کی آواز پیدا کرتا۔ بے خبری کی نیند پڑا سوتا تھا۔

مسٹر بلیو نے ایک چھوٹی سی نوٹ بک نکالی اور اس میں لکھے ہوئے ناموں کو باواز پڑھنا شروع کیا۔ "ایلی برنٹ۔ ویلا کلے خان۔ ڈاکٹر آرم سٹرانگ۔ اینتھنی پارشن۔ نج وار گریو۔ فلپ لومبرڈ۔ جرنیل میکارتھر سی۔ ایم۔ جی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ ان بیانات کے علاوہ مسٹر اور مسز راجرز نوکر اور نوکرانی۔ بس یہ نو آدمی ہیں جن کی نگرانی۔ مجھے کرنی ہے"

نوٹ بک کو دوبارہ بند کر کے جیب میں رکھتے ہوئے اس نے سوتے ہوئے ملازم کی طرف دیکھا اور کہا

"معلوم ہوتا ہے ضرورت سے بہت زیادہ پی گیا"

پھر وہ دفعتاً کچھ سوچ کر اٹھا اور بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "ہاں لیکن سوال یہ ہے میں ان لوگوں میں کس حیثیت سے شامل ہوں ؟۔ کوئی اس طرح کی فرضی شخصیت اختیار کرنی چاہیے کہ کسی کو خفیف سی بدگمانی نہ ہو۔ تبھی میری جاسوسی کارآمد ہو سکتی ہے۔

اس نے گاڑی میں لگے ہوئے آئینہ میں اپنا عکس دیکھا۔ بدن فربہ چہرہ سرخ و سفید اور مونچھیں ملی ہوئی اور دونوں ان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

"کیوں نہ میں اپنے آپ کو فوجی افسر... مثال کے طور پر میجر ظاہر کر دوں؟ ... لیکن میں بھولا۔ ایک تو معاجرنیل بھی تو مہمانوں میں شامل ہے وہ سب کچھ

سامنے جواب دہی مشکل ہو جائے گی۔ پھر کیا ترکیب کی جائے؟... کیوں نہ اپنے
آپ کو جنوبی افریقہ کا سیاح بیان کروں؟ اس کے متعلق میری کتابی واقفیت بہت
ہے... لیکن خیر دیکھا جائے گا۔ وقت پر کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر ہی لی جائیگی"
لیکن جزیرہ حبشہ!... کتنا عجیب نام تھا یہ۔ اس کو یاد آیا ایک مرتبہ چھوٹی
عمر میں اس نے اسے دیکھا بھی تھا۔ چونکہ دور سے اس کی چٹانی سطح کسی آدمی
کے سر سے مشابہ نظر آتی تھی، جس کے موٹے موٹے ہونٹ ہوں۔ اس لئے یہ
نام مشہور ہو گیا تھا۔ لیکن ایک ایسے بنجر اور غیر آباد جزیرہ پر رہنے کی عمارت بنوانا
... بے شک اس طرح کا خیال کسی نیم پاگل آدمی یا نو دولت یافتہ امریکن کے
دماغ میں ہی آ سکتا تھا۔

مسٹر بلور آئینہ کے روبرو کھڑا دل ہی دل میں باتیں کر رہا تھا کہ بڈھا
ملاح جو پڑا سو رہا تھا۔ جاگ کر متوحش نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔
پھر بظاہر کسی کو مخاطب کئے بغیر خود ہی بڑبڑاتے ہوئے بولا "سمندر کا
حال کس نے جانا ہے؟... خدا معلوم گھڑی پل میں کیا ہو جائے..."

مسٹر بلور نے تسلی بخش نظروں سے بڈھے کی طرف دیکھا پھر اس کا جی
رکھنے کی خاطر کہنے لگا "سچ کہتے ہو بابا... ٹھیک کہتے ہو..."

بڈھے نے کثرت مے نوشی کی وجہ سے دو تین بار زور کی ہچکی لی پھر کہا
"یاد رکھو طوفان آنے والا ہے...!"

"نہیں بابا طوفان کا کیا کام ہے، دیکھتے نہیں کتنا سہانا سماں ہے؟"

تو بڈھا غصہ میں بھر کر بولا "میں کہتا ہوں عنقریب طوفان آئے گا...
مجھے اس کی بو آتی ہے...!"

"اچھا... ٹھیک ہو گا" بلور نے بات ٹالنے کی غرض سے کہا

اس گفتگو کی وجہ سے گاڑی ایک چھوٹے سے سٹیشن پر رکی۔ بڈھا لڑکھڑاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا

"بس میں یہیں اتروں گا" اور اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کھڑکی کھولنے کی کوشش شروع کی

مسٹر بلور نے خود آگے بڑھ کر یہ کام اس کے لئے کر دیا

بڈھا پلیٹ فارم پر اترنے سے پہلے ایک منٹ کھلی کھڑکی میں کھڑا رہا پھر یکایک اپنا ہاتھ دعائیہ انداز سے اونچا اٹھا کر نشیلی آب گوں آنکھوں کو زور زور سے جھپکاتے ہوئے بلور کی طرف منہ کر کے کہنے لگا

"دعا کرو!... خدا کے بندو دعا کرو۔ ابھی وقت ہے!... یاد رکھو قیامت کا دن اب دور نہیں... قیامت جلد آنے والی ہے...!"

اس کے بعد اترنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ پلیٹ فارم پر گر پڑا لیکن وہیں دونو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل کھڑا ہو کر اس نے گردن اونچی اٹھائی اور بلور کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"سنتے ہو کیا!... میں تم سے کہتا ہوں! عاقبت کا دن قریب ہے... یوم قیامت قریب ہے...!"

بلور مسکراتا ہوا اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا گاڑی وسل دے کر آگے کو سرکنی شروع ہو گئی۔ لیکن بڈھا ملاح وہیں پلیٹ فارم پر بدستور ہاتھوں اور گھٹنوں کا سہارا لیکر کہتا چلا گیا "یاد رکھو قیامت کا دن اب دور نہیں... قیامت جلد آنے والی ہے...!"

بلور نے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں کہا "بڈھے تیرے لئے تو سچ مچ قیامت کا دن اب دور نہیں...!"

لیکن جیسا واقعات آئندہ سے معلوم ہوگا اس کا اندازہ غلط اور رٹ سے
بلا ارادہ کا نتیجہ تھا۔ وہ کس طرح ؟ ... آپ دیکھ ہی جو لیں گے

باب - ۵

موٹر سوار

اس قصہ کے ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب آدمی جن کا حال اوپر مذکور ہوا ہے ایک دعوت کے سلسلہ میں جزیرہ حبشہ جا رہے تھے کوئی کسی دوست کی تحریک پر۔ کوئی زر کے لالچ سے کوئی ملازمت کی امید پر ... بہرحال منزل مقصود ان سب کی ایک تھی ! ... جزیرہ حبشہ

اس وقت تک ہم جج وارگریو۔ مس ویرا کلے تھارن۔ فلپ لومبرڈ سیاح مس ایملی بیرنٹ۔ جنرل میکارتھر اور جاسوس بلور کل چھ شخصوں کا حال بیان کر چکے ہیں دو نوکر مسٹر راجرز اور اس کی بیوی مہمانوں کی خدمت گذاری کے سلسلہ میں ان سے پہلے یوونی اوون کی تحریک پر جزیرہ پہنچ چکے تھے کہ جب مہمان وارد ہوں تو ان کے لئے خورد و نوش کا سامان مہیا کرنے میں آسانی ہو اس طرح کل تعداد آٹھ ہوگئی پس گنتی پوری کرنے کے لئے ایسا صرف دو شخصوں کا حال بیان طلب باقی رہا جو اب کیا جاتا ہے۔

ان میں سے ایک لندن کے ہارلے سٹریٹ کے مشہور اور نامور طبیب ڈاکٹر آرمسٹرانگ تھے جو اپنی کشادہ اور نئی موٹر پر سوار میدان سالسبری کی راہ سے اسی منزل مقصود کی طرف جا رہے تھے جہاں باقی مہمان گئے۔

فی الحال ان کے چہرہ پر اس طرح کے تھکن کے آثار پائے جاتے تھے

جیسے ہر اس آدمی کے چہرہ پر دیکھے جاتے ہیں جس کی زندگی غفلتِ عظیم میں بسر ہوئی ہو مخفی نہ رہے کہ لندن کا بازار ہارلے سٹریٹ صرف ان نامور ڈاکٹروں کا مسکن ہے جنہوں نے اپنے پیشہ میں مخصوص شہرت حاصل کی ہو اور جس کا یہ ذکر ہے ڈاکٹر آدم سٹرانگ کی طبابت خوب چلنے لگی تھی۔ نیا بیش قیمت لباس پہنے اور پیشنٹر ڈاکٹروں کی طرح دواؤں کا ایک چھوٹا سا بکس ساتھ لیے وہ اپنی مصروف زندگی سے کچھ دن بچا کر مالی نفع کے ساتھ ساتھ سیر و تفریح حاصل کرنے جزیرہ جبشہ جا رہے تھے۔

درجہ اوسط کے ہر شخص کی مانند ان کی ابتدائی زندگی نہایت سخت جد و جہد میں بسر ہوئی تھی ایک زمانہ وہ تھا جب کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ تھا اور بدنامی کا اندیشہ ہر وقت لگا رہتا تھا لیکن پھر دفعتاً قسمت یاور ہوئی اور ان کا نام ہر طرف مشہور ہو گیا۔ آدمی کا مستقبل سچ پوچھو تو اس گیند کی طرح ہے جو اگر ایک بار لڑھکنا شروع ہو جائے تو خود بخود لڑھکتا چلا جاتا ہے ایک امیرزادی کے علاج میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد شروع میں اس سفارش سے جو اس نے اپنی سہیلیوں سے کی اور بعد ازاں ان بے شمار عورتوں کے ذریعہ اشتہار بننے سے جو ان کے زیر علاج آئی تھیں انہیں منزل کامرانی تک پہنچنے میں آسانی ہو گئی۔ حتیٰ کہ اب یہ کیفیت تھی کہ رئیس طبقہ کی عورتیں ہر وقت ڈاکٹر آدم سٹرانگ کے گن گاتی سنی جاتی تھیں۔ چار سہیلیاں کسی جلسہ دعوت میں شریک ہوئیں۔ ایک نے دوسری کو زرد فام دیکھا اور جھٹ صلاح دی "بہن کیوں نہیں ڈاکٹر آدم سٹرانگ سے مشورہ کرتیں؟" وہ فوراً مریض کی نہ کو پہنچ جاتے ہیں" جیسا اس طرح کی حالتوں میں اکثر ہوا کرتا ہے کسی خاص قابلیت کی وجہ سے نہیں بلکہ محض ان سفارشوں کی بدولت ڈاکٹر صاحب کا کام اب خوب چل نکلا تھا۔ غور کر کے دیکھا جائے تو مرض کا علاج نہ جاننے

آپ نے کی ہے البتہ نام ڈاکٹر کا ہو جاتا ہے حضرت خوب ٹھوک بجا کے فیس لیتے۔ بیماری کا کوئی لمبا سا نام رکھ دیتے کوئی بے ضرر محلول پینے کو تجویز کرتے۔ عورت صحت یاب ہو جاتی اور نام ان کا چل نکلتا...

اس وقت بھی وہ ایک ہفتہ کے بدلے میں دو کاج کرنے چلے تھے سیر کی سیر ہو جائے گی اور نفع بھی معقول ملے گا چٹھی جو مسز راوڈن کی طرف سے ان کے نام موصول ہوئی اس کے ساتھ ان کی فیس کے بیعانہ میں ایک خاصی بڑی رقم کا چیک ملفوف تھا اور خط میں لکھا تھا کہ "مسز راوڈن کو اعصاب کی کوئی تکلیف ہے آپ کی بڑی نوازش ہو گی اگر آپ جزیرہ حبشہ تشریف لائیں تاکہ اس کا معائنہ کر سکیں"۔

"اعصاب!" ڈاکٹر نے دل ہی دل میں خوش ہو کر کہا "ان عورتوں کے اعصاب سے خدا بچائے۔ کون ہے جس کو یہ پراسرار روگ نہیں لگا۔ مگر اچھا ہے ڈاکٹروں کا روزگار بھی تو انہی بیماریوں کی مدد سے چلتا ہے... شکر ہے اب وہ دن خواب ہو گئے جب گھنٹوں بیٹھے کسی بیمار کی راہ دیکھا کرتے تھے پھر اس کے بعد وہ واقعہ جو دس... یا شاید پندرہ برس پہلے پیش آیا تھا اس نے تو رہی سہی لٹیا ڈبو دی تھی... بہر حال میں نے اس دن سے کان کو ہاتھ لگایا۔ اب کسی مریض کا علاج یا عمل جراحی کرتے وقت شراب کو چھونا تک نہیں اگر میں اس بیمار کی حالت میں نشہ سے سرمست نہ ہوتا تو نہ میرا ہاتھ کانپتا نہ اس کی جان ضائع ہوتی... نہ مجھے بدنامی کا کلنک سہنا پڑتا..."

ایک تیز پرشور آواز کے ساتھ جو پیچھے سے آتی ہوئی موٹر کے ہارن سے پیدا ہوئی تھی ایک بہت بڑی سفری دمنیبن کار آندھی کی تیز رفتار سے قریباً اسی ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی پاس سے نکل گئی اور یقیناً ٹکر ہو جاتی اگر ڈاکٹر آرمسٹرانگ اپنی کو بیٹھنے کے کنارے اگی ہوئی جھاڑیوں کے بالکل قریب نہ لے جاتے میں

ذرا بھی تاخیر کرتے

"اُف کتنے احمق ہیں یہ لوگ - جو دیہات کی سڑکوں کو باپ دادا کی ملکیت سمجھ کر اندھا دھند موٹر دوڑاتے ہیں ... غنیمت ہے بچاؤ ہو گیا ورنہ اس کمبخت نے کونسی کسر باقی رکھی تھی ..."

دراصل میں یہ شخص ... تیز موٹر چلانے والا - انیتھنی مارسٹن - انہی دس مہمانوں میں سے ایک تھا جنہیں مختلف طریقوں پر جزیرہ حبشہ کی دعوت دی گئی تھی - جب اس کی کار بگولہ کی طرح آگے نکل گئی تو وہ اپنے آپ سے کہتا جا رہا تھا

"خدا بچائے ان لوگوں سے جو موٹر کو چھکڑے کی رفتار سے چلاتے اور ہر وقت دوسروں کا رستہ روکے رہتے ہیں - پھر مزیداری یہ کہ اسکو چلائیں گے بیچ سڑک کے ... اس سے تو فرانس کی سڑکیں بدرجہا اچھی اور اس ملک کے چلانے والے کئی گنا زیادہ سمجھدار ہیں ..."

پھر اس کے خیالات کی رو جزیرہ کی طرف گئی - خدا معلوم یہ مسٹر اوون کون تھا جس نے ایک دوست کی وساطت سے دعوت بھیجی تھی - بیچر کی زبانی تھا کہ کھاتا پیتا مالدار آدمی ہے - لیکن وہ جو سنا تھا کہ فلمی دنیا کی مشہور ایکٹرس گیبریل ٹرل نے جگہ خریدی ہے - معلوم ہوتا ہے یار لوگوں نے یونہی گپ اڑائی تھی - اگر سچ مچ وہ اس جزیرہ کی مالک ہوتی اور اس کے ذریعہ سے فلمی دنیا کے بعض سربرآوردہ کرداروں سے ملاقات ہو جاتی تو خوب تھا"۔

بہت دور آگے جا کر ایک سرائے نظر آئی اور وہ موٹر روک کر کچھ پینے کے لئے اترا - اندر کچھ اور لوگ جمع تھے - سب نے اس کے چھ فٹ لمبے متناسب قد، گھونگھے ہوئے خوشنما بالوں سرخ چہرہ اور گہری نیلمیں آنکھوں کو تعریفی نظروں سے دیکھا ... خصوصیت کے ساتھ ان جوان عورتوں نے جو اس مجمع میں شامل

نہیں۔

چند منٹ کے اندر وہ مینہ پونچھتا باہر نکلا۔ سوئچ کلچ کو دبا کر تیز گڑگڑاہٹ پیدا کی اور آن واحد میں کار کو ہوا کی طرح اڑاتا لے گیا۔ آس پاس جو چند لڑکے یا بے کار بڈھے موٹر کی خوشنمائی دیکھنے کو جمع ہوئے تھے۔ گھبرا کر ادھر ادھر ہٹ گئے

دیکھتے دیکھتے ہاٹسن کی کار غبار کے ہلکے بادلوں میں غائب ہو گئی...

باب ۔ ۲

انتظار

اوک برج کے چھوٹے سے سٹیشن کے باہر چند آدمی۔ ایک دوسرے سے بڑی حد تک ناواقف غیر یقینی حالت میں کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے ریلوے قلیوں کی قطار تھی جنہوں نے سامان سروں پر اٹھا رکھا تھا۔ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کس سے اظہار مدعا کریں

آخر ایک قلی نے جو باقیوں سے زیادہ تیز و طرار تھا کرایہ کی موٹر کے ڈرائیور کو آواز دی "جم!"

جم آگے بڑھا لیکن حاضرین کی طرف دیکھ کر مشکوک لہجہ میں کہنے لگا "غالباً آپ لوگوں میں سے بعض جزیرہ جلشہ جائیں گے...؟"

چار شخصوں نے یک زبان ہو کر کہا "ہاں" اور اس کے بعد مبہم نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

چونکہ جج دا گریو ان سب میں سن رسیدہ اور پر وقار نظر آتا تھا اس لیے

اسی کو مخاطب کر کے ڈرائیور نے کہا

"بہر کار صرف دو ٹیکسی کھڑی ہیں۔ لیکن چونکہ لوکل ٹرین نہیں آئی اور معلوم ہے ایک صاحب اس پر بھی تشریف لا رہے ہیں اس لئے بہتر ہوگا آپ میں سے تین اصحاب ایک پر سوار ہو کر چلیں دوسری کو تھوڑی دیر انتظار کرنا پڑیگا خیال ہے پانچ منٹ کے اندر اندر وہ گاڑی بھی آجائے گی اس وقت دو صاحب دوسری موٹر پر سوار ہو کر جا سکتے ہیں ... اس میں زیادہ آسائش رہے گی"

اس موقعہ پر ویرا کلے تھارن اس خیال سے کہ وہ میزبان کی بیوی کی سیکرٹری کی معتمد خاص کی حیثیت میں وہاں آئی ہے جواب کا فرض اپنے اوپر لیکر بولی

"میں ٹھہر جاؤں گی ... باقی تین جا سکتے ہیں"

اس کا لہجہ اور چہرہ کا انداز ٹھیک اس طرح کا تھا جیسے کسی سکول کی استانی کا ہو سکتا ہے جو طالب علم لڑکیوں کو ٹینس کھیلنے کسی مقام پر بھیج رہی ہو

مس برنٹ نے اپنے سر کو ذرا سا خم کر کے رسمی لہجہ میں کہا "شکریہ" اور سب سے پہلے وہ اس موٹر پر سوار ہوئی جس کی کھڑکی ڈرائیور نے کھول رکھی تھی

پھر جج وارگریو اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے

اب دو شخص باقی رہے کپتان لومبرڈ اور ویرا کلے تھارن۔ دفعتاً لومبرڈ کسی فوری خیال کے زیر اثر بولا

"میں بھی ٹھہر جاتا ہوں اور مس ... کیا نام ... آپ کے ساتھ چلونگا"

"ویکلے یتھارن میرا نام ہے" ویرا نے جواب دیا

"اور مجھ کو فلپ لومبرڈ کہتے ہیں"

قلیوں نے ٹیکسی پر سامان لادنا شروع کر دیا تھا اندر بیٹھے مسٹر واگریو

متین نظروں سے دیکھتے ہوئے آغاز گفتگو کے خیال سے بولے۔

"موسم بے حد خوشگوار ہے"

"جی بیشک" مس برنٹ نے مختصر جواب دیا

اس کے بعد دل ہی دل میں سوچنے لگی کوئی صاحب حیثیت آدمی نظر آتا

ہے کم از کم ان لوگوں میں سے نہیں جو عموماً ساحل بحر کے مہمان خانوں میں دیکھے

جاتے ہیں ... میرے خیال میں وہ خاتون ... مسز یا مس آلور جس نے میرے

نام خط بھیجا اچھے تعلقات رکھتی ہے"

"کیا پیشتر کبھی آپ کو ان اطراف میں آنے کا موقعہ ملا ہے؟" وارگریو نے

اگلا سوال پوچھا

"جی نہیں میں اس سے پہلے کارنوال اور ٹور کے بیشک گئی ہوں لیکن ڈیون

کے ساحل پر آنے کا اتفاق نہیں ہوا"

"میری اپنی حالت کم و بیش یہی ہے"

ٹیکسی چلنے لگی ...

اس کے رخصت ہو جانے کے بعد دوسری موٹر کے ڈرائیور نے ویرا کلے

یتھارن اور کپتان لومبرڈ کی طرف دیکھتے ہوئے جو آنے والی ٹرین کے انتظار

میں پیچھے رہ گئے تھے کہا

"کھڑے کھڑے انتظار کرنے کی بجائے کیوں نہیں آپ لوگ کار میں

بیٹھ جاتے ؟"

"نہ نہیں۔ میں یہیں اچھی ہوں" ویرا نے منہ بنا کر کہا

کپتان لومبرڈ مسکرایا پھر کہنے لگا

"آپ یہیں دھوپ میں چل کر کھڑے ہوں ... یا اگر آپ چاہیں تو سٹیشن کے

ریسٹ روم میں بیٹھ جائیں"

"جی نہیں میں تو پہلے ہی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئی تھی۔ غنیمت ہے

اس جگہ پہنچ کر کھلی ہوا میں کھڑے ہونے کا موقعہ ملا"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے۔ اس طرح کے گرم موسم میں ریل کا سفر بے

شک تکلیف دہ ہوتا ہے"

"خدا کرے ایسا ہی موسم رہے۔ اگر آندھی بارش کا طوفان آگیا تو سخت

تکلیف دہ ہوگا"

تھوڑی دیر کے لیے گفتگو ختم ہوگئی اس کے بعد لومبرڈ نے کچھ کہنے کی غرض

سے پوچھا

"کبھی پیشتر آپ کو اس حصہ ملک میں آنے کا اتفاق ہوا تھا؟"

"بالکل نہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے" اور اپنی شاندار اہمیت بڑھانے کے

خیال سے وہ اس کے ساتھ ساتھ کہہ گئی "میں جزیرہ بحشد کی مالک مسز اوون

کی سیکرٹری کا فرض ادا کرنے اس جگہ آئی ہوں ... لیکن مسز اوون سے ملنے کا

اتفاق اب تک نہیں ہوا"

"آہ میں سمجھا" اور لومبرڈ کے انداز میں ہلکی سی تبدیلی پیدا ہوگئی پھر بولا "کیا

یہ غیر معمولی اور عجیب بات نہیں؟"

ویرا ہنسنے لگی

"بات بالکل معمولی ہے۔ دراصل مسز اوون کی اگلی سیکرٹری کی طبیعت دفعتاً

بیمار پڑ گئی تھی انہوں نے مسز ڈین ٹرینبی کے نام تار بھیج کر مجھ کو بلا لیا..."

"ٹھیک... اب سارا حال سمجھ میں آ گیا لیکن بالفرض اس جگہ پہنچنے کے بعد بھی ملازمت آپ کو ناپسند ہو۔ تو...؟"

"تو پھر بھی کچھ نہ بگڑے گا" ویرا ہنستے ہوئے بولی "درحقیقت میں ایک زنانہ سکول میں استانی ہوں۔ وہاں آجکل تعطیلیں تھیں میں سوچا بیکار بیٹھے رہنے سے یہ عارضی مصروفیت بہر حال بہتر ہوگی اس کے علاوہ چونکہ میں نے اخباروں میں جزیرہ حبشہ کے متعلق بہت سی خبریں پڑھی تھیں اس لیے مدت سے اس کو دیکھنے کی خواہش تھی... مگر آپ کو تو پیشتر وہاں جانے کا اتفاق ہوا ہوگا... کیسی جگہ ہے؟"

"افسوس میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں بھی پہلی مرتبہ وہاں جاتا ہوں"

"اوہو!... لیکن مسٹر اور مسز اوون سے آپ کا تعارف تو ضرور ہوگا وہ کس مزاج کے لوگ ہیں؟"

لومبرڈ سوچ میں پڑ گیا پھر کہنے لگا "سمجھ میں نہیں آتا کیا جواب دوں۔ مہمان ہمیشہ اپنے میزبان سے واقف ہوتا ہے لیکن میں نہیں ہوں... فی الواقعہ مجھے پیشتر کبھی ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا" اور اس کے بعد دفعتاً گھبرائے ہوئے لہجہ میں "دیکھیے آپ کے بازو پر ایک بھڑ بیٹھی ہے... ڈس جائے نہیں" اس نے جھپٹا مار کر بھڑ کو رومال میں پکڑا اور ایک طرف کو اڑا دیا "وہ گئی!"

"شکریہ عرض کرتی ہوں۔ اب کی گرمیوں میں بھڑوں کی بڑی کثرت ہے"

"میرے خیال میں شدت قحط کا نتیجہ ہے... لیکن آپ کو تو معلوم ہوگا کون صاحب [illegible] ہیں"

"[illegible] مجھ کو معلوم نہیں ہے"

باب ۷

روانگی

عین اس موقعہ پر دور سے آتی ہوئی ٹرین کی گڑگڑاہٹ اور اس کے لمبے وسل کی آواز سنائی دی۔ لومبرڈ کہنے لگا

"غالباً یہی ٹرین ہے جس کا انتظار تھا"

اس کے تھوڑی دیر بعد ایک دراز قد سپاہیانہ وضع کا سن رسیدہ آدمی پھاٹک کی راہ سے باہر نکلا اس کے سر کے بال خشخاشی اور سفید مونچھیں مناسب حد تک ترشی ہوئی تھیں۔

ایک قلی اس کے سامان کے بھاری بوجھ کے نیچے لڑکھڑاتا آگے بڑھا اور اس نے ویرا اور لومبرڈ کی طرف اشارہ کر کے جتلایا کہ "آپ بھی وہیں جائیں گے۔"

اس پر ویرا آگے بڑھی اور پُر اعتماد لہجہ میں کہنے لگی

"میں ہوں مسز اوون کی معتمد۔ موٹر تیار کھڑی ہے تشریف لے چلئے"

پھر اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کر کے "آپ ہیں مسٹر لومبرڈ..."

مرد سن رسیدہ کی نیلی آنکھوں نے جو اس سن و سال میں بھی اپنے اندر تیز چمک رکھتی تھیں لومبرڈ کی طرف دیکھا اور ایک پل کے لئے اس کے چہرہ کے انداز سے ایسا معلوم ہوا کہ اس نے مسٹر لومبرڈ کے بارہ میں کوئی خاص اندازہ قائم کیا ہے۔

دل ہی دل میں اس نے کہا "آدمی وضع دار اور شکیل ہے لیکن کوئی عیب ضرور اس میں چھپا ہے... خدا معلوم کیا"

اس کے بعد تینوں دوسری موٹر پر سوار ہو گئے اور وہ موٹر ہوک برج

کی ویران گلیوں اور غیر آباد بازاروں سے گذر کر قریباً ایک میل چلائی مننہ کی چرنیلی سڑک پر چلی بس کے آگے دیہات کی سرسبز گلیاں آگئیں جو تنگ اور پر پیچ تھیں

یکایک جرنیل میکار بھر نے کیونکہ نو وارد وہی اتفا کہا

"مجھے ڈیون کے اس حصہ میں پیشتر کبھی آنے کا اتفاق نہیں ہوا... مشرقی ڈیون اکثر گیا ہوں لیکن ادھر... کبھی نہیں آیا"

"لیکن منظر بڑا پر کیف ہے" وہ تعریفی لہجہ میں بولی "سرسبز پہاڑیاں۔ سبزہ سے ڈھکی ہوئی زمین اور ہریالے درخت..."

لیکن ٹلپ لومبرڈ نے اعتراض کیا

"یہ سب ٹھیک۔ لیکن کھلے میدانوں کی بات کچھ اور ہے... حدِ نگاہ تک فراخی اور کشادگی..."

جرنیل میکار تھر نے اس کو پھر ایک بار سر سے پاؤں تک دیکھا اس کے بعد کہا "معلوم ہوتا ہے آپ نے کچھ دنیا دیکھی ہے"۔

لومبرڈ نے بے پروائی سے شانوں کو حرکت دی پھر بولا "جی ہاں کچھ تھوڑی سی آوارہ گردی کی ہے"۔

اس کے بعد دل ہی دل میں سوچنے لگا "اب یہ بڈھا کوئی اس قسم کا سوال کرے گا کیا تم پچھلی جنگ میں شریک ہوئے تھے... یہ لوگ اکثر ایسا کرتے ہیں"

لیکن جرنیل نے گفتگو یہیں ختم کردی جنگ کا ذکر بالکل نہ چھیڑا

باب ۴

سرائے کے باہر

ایک اونچی پہاڑی کے گرد گھومتی ہوئی ان کی موٹر شنگل ہیون کی طرف چلی جو ساحل
بحر پر چند جھونپڑیوں کے مختصر مجموعہ کا نام تھا صرف ایک یا دو ماہی گیر کشتیاں
ساحل پر بندھی ہوئی پتلی پتلی لہروں پر رقص کر رہی تھیں

سورج افقی بادلوں اور پھیلے ہوئے دریا کو طلائی رنگت دیتا ہوا غروب ہو رہا
تھا۔ شام کے اس گہرے سکوت میں جو راحت اور امن کا پیامبر معلوم ہوتا تھا انہوں
نے پہلی مرتبہ جزیرہ حبشہ کو خونی رنگوں میں نہاتے ہوئے دیکھا

"کافی دور ہے" ویرا کسی قدر حیرت آمیز لہجہ میں بولی

اس کا خیال تھا وہ ساحل کے بالکل پاس ہوگا اور اس کی چوٹی پر ایک خوشنما
سفید عمارت چمکتی دکھائی دے گی لیکن جس جگہ سے وہ دیکھ رہے تھے مکان کہیں
نظر نہ آتا تھا۔ صرف جزیرہ کی سطح آب سے اونچی اٹھی ہوئی زمین کسی دیو ہیکل حبشی
کے بہت بڑے سر اور اس کے موٹے موٹے سیاہ ہونٹوں سے مشابہ دکھائی دیتی
تھی اور ان ہونٹوں کی قدرتی ساخت کچھ ایسی بھیانک تھی کہ ویرا ایسی مستقل مزاج
عورت کے بدن میں بھی بے اختیار تھرتھری پھر گئی

ایک چھوٹی سی سرائے کے باہر لمبی میز کے پاس تین آدمی بیٹھے تھے
مسن صورت مسٹر وارگریو۔ سیدھی اور اکڑ کر بیٹھنے کی عادی مس برنٹ اور کوئی
تیسرا آدمی اور تھا جو بھاری بھرکم وجود اور بڑھی ہوئی مونچھیں رکھتا تھا

اپنا تعارف کراتے ہوئے اس تیسرے آدمی نے کہا "ہم لوگ اس خیال سے
ٹھہر گئے تھے کہ سب مل کر جزیرہ پہنچیں گے۔ ڈیوس میرا نام ہے۔ اور میری عمر

کی حیثیت سے جنوبی افریقہ کے ساحل شمال میں بسر ہوا ہے۔ وہ بولا اور وہ قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔

قصہ کے ناظرین کی معلومات کے لئے ہم اس جگہ لکھ دینا چاہتے ہیں کہ ڈیوس اس آدمی کا صحیح نام نہ تھا اور نہ وہ جنوبی افریقہ سے ہی کوئی تعلق رکھتا تھا... وہ تھا مسٹر بلور جاسوس جو فرضی نام سے مہمانوں کی نگرانی اور حفاظت کا فرض ادا کرنے اس جگہ آیا اور اپنی اصلی شخصیت چھپائے رکھنا چاہتا تھا

جج وارگریو نے دبی ہوئی قہر آلود نظروں سے اس آدمی کی طرف دیکھا معلوم ہوتا تھا وہ اس وقت بھی عالم خیال میں عدالت کی مسند پر متمکن تھے اور یہ موقع ہنسی برداشت نہ کرتے ہوئے حکم صادر کرنا چاہتے تھے کہ کمرہ عدالت فوراً خالی کرا دیا جائے۔ رہ گئی مس ایملی برینٹ۔ تو اس کو تو آباد کاروں کے نام سے ہی نفرت تھی۔ نتیجہ یہ کہ جاسوس بلور فرضی مسٹر ڈیوس کی حیثیت میں حاضرین کے دلوں پر کوئی اچھا اثر پیدا نہ کر سکا۔

ڈاکٹر: اور یہ بھی کیا آپ جانتے ہیں؟ اس نے آخر کار مہمانوں سے پوچھا

سارے آدمی چپ تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کوئی عجیب اور بعید از فہم اثر ان کے دلوں پر طاری ہے... کوئی سایہ تاریک انہیں مستقبل کے اندھیرے میں دکھائی دینے لگا تھا... غیر واضح اور مبہم لیکن یقینی!

تمام تھا ڈیوس نے قریبی دیوار کے پاس کھڑے ایک آدمی کو انگلی سے پاس بلایا جس کی چال ظاہر کرتی تھی کوئی ملاح ہے پھر جب وہ بولا تو اس کا لہجہ ڈیون شائر کے باشندوں کی جھلک رکھتا تھا

پاس آکر کہنے لگا "حضرات کشتی تیار ہے اگر آپ لوگ جزیرہ میں تشریف لے جانا چاہتے تو میں حاضر ہوں۔ اس میں شک نہیں دو صاحب اور کاروں

پہنچنا چاہتے ہیں لیکن مسٹر اوون کا حکم ہے ان کی آمد کے انتظار میں آپ لوگوں
کو یہاں روکا جائے وہ بعد میں پہنچ جائیں گے"

سب آدمی اٹھ کر کھڑے ہو گئے جس کے بعد ملازم نوجوان ڈیوس کے آگے آگے
چلا اور باقی جماعت ان کے پیچھے چلنے لگی پتھر کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے
گھاٹ کے پاس جاکر دیکھا تو ایک موٹر کشتی تیار کھڑی تھی

"لیکن یہ تو بالکل ذراسی کشتی ہے!" مس ایملی برنٹ نے مشکوک نظروں
سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"فکر نہ کیجئے میڈم ہر طرح آرام دہ اور محفوظ ہے" ملاح نے جواب دیا
"آپ سب اس پر سوار ہو کر آپ اگر چاہیں تو آنکھ کی جھپکی میں جزیرے تک پہنچ سکتی ہیں"

"لیکن... مہمانوں کی تعداد بھی تو کثیر ہے" جج وارگریو نے رکتے رکتے
کہا

"سرکار تعداد اس سے دوگنی ہو تو بھی کشتی پر سوار ہو سکتی ہے"

"تیز جانے دو" یہ فلپ لومبرڈ کی آواز تھی "چونکہ موسم خوشگوار ہے اور
پانی میں لہریں بھی نہیں اٹھتیں اس لئے فکر کی بات نہیں"

سب سے پہلے مس برنٹ رکتے رکتے سوار ہوئی پھر ایک ایک کر کے باقی
آدمی بیٹھ گئے ابھی تک ان میں کسی طرح کا رشتہ اخوت پیدا نہ ہوا تھا بلکہ
ایسا معلوم ہوتا تھا ہر ایک دوسرے کو دیکھ کر متعجب ہے

گھاٹ کے ساتھ میں بندھا ہوا رسہ کھولا جا چکا تھا کہ ملاح پیچھے مڑ کر
دیکھنے لگا بہت دور فاصلہ پر ایک خوشنما کشادہ کار آندھی کی رفتار سے
بڑھی آتی تھی۔ اتنی چمکیلی اور زرنگار کہ وہ اس دنیا سے زیادہ عالم بالا کی
پیداوار معلوم ہوتی تھی ایک کسرتی بدن کا نوجوان اسے چلا رہا تھا اور ہوا کے زور

کے اس کے بال پیچھے کو اڑتے بہت بھلے معلوم ہوتے تھے گہری شام کے دھندلکے
میں وہ آدمی نہیں کوئی دیوتا ... یا فرشتہ معلوم ہوتا تھا!
اتنے میں اس نے زور سے ہارن بجایا جس کی آواز فضا میں گونج پیدا
کرتی چاروں طرف پھیل گئی
یہ شخص مہمانوں میں سے ایک اینتھنی مارسٹن تھا آپ اس کو پہچان لیجئے
خوب جی بھر کر دیکھ لیں پھر شاید دلوں میں حسرت باقی رہ جائے۔

باب - ۹

ملاح

فریڈ ترکٹ اس نوجوان ملاح کا نام تھا جو مہمانوں کو موٹر بوٹ پر سوار کر کے لے چلا
مگر رستہ میں وہ ان کو دیکھ دیکھ کر حیرت زدہ ہوتا اور دل ہی دل میں سوچتا تھا
"مسٹر اوون کے مہمان کتنے عجیب ہیں" وہ اس سے زیادہ اچھی صورتیں دیکھنے
کا امید وار تھا نئے فیشن کی آراستہ عورتیں ... نوجوان مرد جنہوں نے بحری طرز
کی پوشاکیں پہن رکھی ہوں وغیرہ
کم از کم یہ لوگ ان مہمانوں سے بالکل مختلف تھے جنہیں ایک دو مرتبہ
مسٹر ایلمر رابسن امریکن نے اس جزیرہ میں دعوت دی تھی لیکن معلوم ہوتا
تھا نیا مالک مسٹر اوون عجیب خیالات کا آدمی ہے، اتنے مہمانوں میں کوئی ایک
بات بھی تو مشترک نہ پائی جاتی تھی سب کے مزاج علیحدہ۔ کیفیتیں جدا اور
عمریں مختلف۔ پھر اس کے علاوہ وہ گفتنی عجیب بات تھی کہ مہمانوں کی آمد کے باوجود
مسٹر اور مسز اوون دونو کا کہیں پتہ نشان نہ تھا کسی نے آج تک اس کی صورت

بھی نہ دیکھی تھی یہودی مورس کی طرف سے بہ اوقات مختلف احکام موصول ہوتے تھے جن کی تعمیل کر دی جاتی تھی تاہم آدمی کھاتا پیتا معلوم ہوتا تھا کیونکہ گھر میں سامان خورد و نوش کی بھرمار تھی مسٹر بریکٹ نے یہ اڑتی سی خبر سنی تھی کہ جزیرہ کا نیا مالک (اوون) ایک ہستی پراسرار ہے۔ یہ بات سولہ آنے صحیح معلوم ہوتی تھی

یکایک اس کو خیال آیا کہ ممکن ہے اوون کا محض نام ہو اور واقعہ میں اس جزیرہ کو فلم سٹار ایکٹرس مس گیبریل ٹرل نے ہی خریدا ہو لیکن یہ خیال پیدا ہوتے ہی حرف غلط کی طرح دل سے مٹ گیا کیونکہ فلمی ایکٹرسوں کے دوست شناسا یا مداح اس وضع قطع کے آدمی نہیں ہوتے

اس نے ایک ایک کر کے سب کا جائزہ لینا شروع کیا...

ایک ان میں تھی سن رسیدہ سکھڑی سی کنواری عورت جسے فلمی دنیا سے بہت زیادہ بلیاں پالنے کا شوق زیب دیتا تھا۔ پھر وضع قطع دیکھو پورا تاتاری مزاج رکھتی تھی۔ ایک اور بڈھا آدمی جو ہر لحاظ سے فوجی نظر آتا تھا۔ ایک جوان اور خوبرو عورت بیشک ان میں شریک تھی لیکن ہولی وڈ کا اثر اس پر بھی نظر نہ آتا تھا ایک اور خوش پوش مرد جو شاید کبھی تاجر ہو گا لیکن اب ریٹائر ہو چکا تھا ایک آدمی اور جس کی نیم گرسنہ آنکھیں کبھی ایک اور کبھی دوسرے مہمان کی طرف جاتی تھیں... نہیں! ان میں کوئی ایک آدمی بھی پردہ سیمیں کی دنیا سے تعلق رکھنے والا معلوم نہ ہوتا تھا

سب سے آخر میں اس کی نگاہ انتھنی مارسٹن کی طرف گئی بیشک ان سب میں وہی ایک مرد شریف نظر آتا تھا پھر اس کی کار کتنی خوشنما اور شاندار! شاید صدہا پونڈ قیمت رکھتی ہو گی ایسی کار بیشتر کبھی شاذ و نادر ہی لوگوں کے پاس دیکھی

ٹئی تھی صاف دکھائی دیتا تھا کوئی امیر ابن امیر ہے۔ اگر باقی مہمان بھی اسی انداز کے
ہوتے تو بات کچھ سمجھ میں آ سکتی تھی ... لیکن یہ عجیب و غریب مجموعہ جو فی الحال مسٹر
اوون کے مکان پر جا رہا تھا ... عقل حیران تھی ان میں سے کس کی ... کس بات
کے لئے تعریف کی جائے ...؟

باب - ۱۰

مکان

کشتی آدھا فاصلہ طے کر چکی تھی کہ عمارت پہلی مرتبہ دکھائی دی۔ اس کا رخ سمت
جنوب میں تھا۔ نشیب ساخت کی چوکور۔ طرز جدید کی ایک خوشنما کوٹھی۔ جس کے
چاروں طرف روشنی اور ہوا کے لئے کھڑکیاں بنی تھیں۔

قریب پہنچکر ملاح نرکٹ نے کشتی روک دی اور دو چٹانوں کے وسط میں
بنی ہوئی چھوٹی سی قدرتی بندرگاہ میں لنگر ڈالا

فلپ لومبرڈ نے چاروں طرف دیکھا اس کے بعد کہا "خراب موسم میں اس جگہ
اترنا سخت دشوار ہوتا ہوگا"۔

"جی ہاں جب مشرق اور جنوب کی ہوائیں چلتی ہیں تو بے شک دشوار ہوتا ہے"
فریڈ نرکٹ نے جواب دیا

ویرا کلے تھارن سوچ میں پڑ گئی "اس صورت میں سامان خورد و نوش کی بہم رسانی
مرحلہ سے کم نہ ہوتی ہوگی جزیرہ کی سکونت میں یہی سب سے بڑی دقت ہے"

سب سے پہلے نرکٹ ملاح کود کر اترا۔ پھر اس کے بعد لومبرڈ۔ بعد ازاں
دونوں نے مل کر باقیوں کو اترنے میں مدد دی۔ یہ سب ہو چکا تو کشتی کی رسی چٹان میں

لگے ہوئے مضبوط ڈنڈا اپنی حفاظت سے باندھ کر نکلتا سب۔ سب سے آگے پہاڑی راستہ پر چڑھنے لگا۔

یکایک جبرئیل میکارنفر بولا "جگہ بے شک خوب ہے۔ لیکن..."

وہ اس کے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ نہ جانے کیا خیالات اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے۔ جن کو قوت اظہار حاصل نہ کر سکے

لیکن جب یہ لوگ سنگی سیڑھیوں پر چڑھ کر اس وسیع چبوترہ کے قریب پہنچے جو مکان کے سامنے بنا تھا تو ان کے دل پھر ایک بار پرامید ہو گئے۔ صدر دروازہ پر ایک وردی پوش نوکر ادب مجسم بنا ان کی آمد کا منتظر کھڑا تھا۔ جس کے چہرہ کا انداز متانت سب کے دلوں میں ایک حد تک اطمینان پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوا۔ اس کے علاوہ مکان کتنا دلکش۔ ہوادار اور آسائش دہ نظر آتا تھا!

مہمانوں کو دیکھ کر وہی نوکر سر کو خم کرتے ہوئے استقبال کی غرض سے آگے بڑھا وہ ایک لاغر بدن۔ دراز قد آدمی تھا۔ سر کے بال سفیدی کی جھلک لئے اور چہرہ کا انداز شریفانہ

ادب آمیز لہجہ میں کہنے لگا

"یہاں تشریف لائیے صاحبان" اور رستہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا

وسیع اور کشادہ ہال میں مشروبات کا انتظام نہایت وسیع اور مکمل تھا ہر قسم کی شراب کی بوتلیں قطار در قطار پڑی تھیں انہیں دیکھ کر اینتھنی مارٹن کا جی خوش ہو گیا وہ اب تک سوچ رہا تھا کہ اتنی دور چل کر آئے تو ہیں۔ نہ جانے انتظام کیسا ہو؟ لیکن نہیں! گھر میں ہر چیز کی بہتات تھی برف تک کے انبار لگے ہوئے یقیناً اس کے دوست بیچر نے گھر کی تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ کیا تھا۔

اتنے میں نوکر عذر خواہی کرتے ہوئے بولا

"سرکار نہ جانے مسٹر اوڈن کیوں اب تک تشریف نہیں لا سکے .. خیال ہے کسی مصروفیت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے اب وہ کل ہی آسکیں گے لیکن آپ لوگ خانہ واحد سمجھیں اس کے علاوہ میں ہر خدمت گذاری کے لئے حاضر ہوں۔ جس چیز کی ضرورت ہو فرما دیجئے ... اور اب آئیے میں آپ لوگوں کو ان کے کمرے دکھا دوں .. کھانا رات کے آٹھ بجے پیش کیا جائے گا"

باب - ۱۱

ویرا کمرہ خواب میں

نوکر کا نام راجرز تھا اور وہ اور اس کی بیوی نو وارد مہمانوں کی ہر ممکن مدارات پر تلے ہوئے نظر آتے تھے۔ ویرا مسز راجرز کے پیچھے پیچھے اوپر کی منزل پہ گئی عورت نے سرے والے کمرہ کا دروازہ کھول دیا اور ویرا یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی کہ بڑا پر تکلف کمرہ خواب تھا جس کی ایک بڑی کھڑکی سمندر کی طرف اور دوسری مشرق کی سمت میں کھلتی تھی۔

اتنے میں مسز راجرز بولی "جس چیز کی ضرورت ہو بس۔ گھنٹی بجا دیجئے میں فوراً حاضر ہو جاؤں گی۔

ویرا نے ایک گھومتی ہوئی نظر چاروں طرف ڈالی اس کا سامان کمرہ میں لاکر رکھ دیا گیا اور کھولا جا رہا تھا خوابگاہ کے متصل ایک چھوٹا سا خوبصورت غسلخانہ تھا جس میں ہلکے نیلے رنگ کی ٹائیلیں لگی ہوئی تھیں۔

ساری چیزیں دیکھنے کے بعد ویرا کی نظر مسز راجرز کی طرف گئی بالکل

پے رنگ سفید چہرہ گویا اس میں خون کا نشان تک نہ ہو تاہم انداز شریفانہ تھے
گلے میں سیاہ رنگ کی پوشاک اور سر کے سفیدی مائل بال زور سے پیچھے کی طرف
کھینچ کر جوڑے کی صورت میں بندھے تھے۔ تاہم اتنا ضرور اس نے دیکھا کہ عورت
ہر گھڑی سہمی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر جھانکنے لگتی تھی۔

"خدا معلوم کس بات کا سہم کھاتی ہے؟ سچ سچ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
وہ اپنے سایہ تک سے ڈرتی ہے۔"

خیال کے آنے سے ہلکی سی تھرتھری اسے اپنی پیٹھ کی راہ پر اترتی معلوم
ہوئی۔

یکایک وہ کچھ سوچ کر کہنے لگی "میں مسز اوون کی نئی سیکرٹری ہوں...
امید ہے تمہیں اس کی اطلاع دے دی گئی ہوگی؟"

"نہیں مس مجھے اس کے متعلق کسی طرح کا حال معلوم نہیں" مسز راجرز
نے جواب دیا "مجھ کو تو ان اصحاب اور خواتین کی ایک فہرست بھیج دی گئی
تھی جنہیں اس جزیرہ میں آنا تھا اور اس کے ساتھ یہ ہدایت بھی کی گئی تھی کہ
مکان کا کونسا کمرہ کس کو دیا جائے"

"تو کیا مسز اوون نے میری نسبت کوئی خاص بات نہیں لکھی؟... میرا
خیال تھا انہوں نے زبانی یا تحریراً سب حال تم کو سمجھا دیا ہوگا"

مسز راجرز کے چہرہ پر سفیدی کی جھلک اور بھی تیز تر ہو گئی تاہم
وہ ضبط کر کے کہنے لگی

"میڈم مجھے اب تک مسز اوون سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا ہم دونوں میاں
بیوی صرف دو دن ہوئے اس جگہ آئے تھے"

"کتنی عجیب بات ہے" ویرا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "مسٹر اور مسز اوون

بڑی انوکھی طبیعت کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔" پھر اس کے بعد دفعتاً

"تم لوگ ملازم عملہ کے کل کتنے آدمی اس جگہ کام کرتے ہو؟"

"یس میڈم ہم دو نو۔ ایک میں ایک وہ"

ویرا کی پیشانی پہ بل پڑ گئے

آٹھ مہمان باہر سے آئے میزبان اور اسکی بیوی یہ دو شامل کر کے کل دس ہوئے اور ان دس آدمیوں کی خدمت گذاری کے لئے صرف ایک میاں بیوی گھر میں کام کرتے ہیں!

لیکن مسز راجرز شاید اس کے خیالات دلی کو سمجھ گئی تھی کیونکہ تسلی بخش لہجہ میں کہنے لگی "مس آپ کسی بات کی فکر نہ کریں میں کھانا بہت اچھا پکا جانتی ہوں اور راجرز اوپر کا سب کام کر لیتا ہے ... بے شک ہم کو بھی معلوم نہ تھا کہ مہمان اتنی بڑی تعداد میں آئیں گے لیکن مضائقہ نہیں۔ سب کام خاطر خواہ ہو جائے گا"

"پھر بھی میری سمجھ میں نہیں آتا۔ تم دو آدمی اتنے بڑے گھر کا انتظام کیسے کر سکو گے؟"

"آپ تسلی رکھیں کام حسب دلخواہ ہوتا ہے گا اور ممکن ہے مسٹر اونی ضرورت پیش آنے پر کوئی تیسرا نوکر اور بھیج دیں"

"ضرور ان کو بھیجنا چاہئے۔ اس جگہ دو آدمیوں کے کرنے کا کام نہیں ہے"

مسز راجرز واپس جانے کے لئے مڑی پھر اس طرح بے آواز چلتی کمرہ سے رخصت ہو گئی جیسے کوئی انسانی وجود نہیں محض ایک سایہ یا آسیب تھا گوناگوں پریشان کن خیالات ویرا کے دل میں گھر کرنے لگے تھے لیکن عہد

شاید یہی آدمی ہمیشہ معاملہ کا پر امید رخ دیکھا کرتا ہے پس وہ جو حوصلہ کر کے کھڑکی
کی طرف گئی اور ایک کرسی لے کر بیٹھ گئی اس کی پریشانی اس وجہ سے تھی کہ گھر کا
سارا انتظام اس کی امید کے برخلاف درہم برہم نظر آتا تھا نہ زیادہ مہمان
اور میزبان ندارد۔ پھر ایک عجیب طرح کی نوکرانی جس کی رگوں میں شاید خون کی جگہ
پانی بہتا تھا... معاملہ ہر پہلو سے عجیب اور پُر اسرار تھا۔

اپنے دل کو مخاطب کر کے اس نے پھر ایک بار کسی قدر اونچی آواز
میں کہا "کاش میاں بیوی اور ان میں سے کوئی ایک ہی آجائے۔ میں کم از کم
اتنا ضرور دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ کس انداز کے لوگ ہیں"

طبیعت بے چین ہو تو آدمی کے لئے نچلا بیٹھنا غیر ممکن ہو جاتا ہے وہ
جلدی ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر بیتابانہ کمرہ میں ٹہلنے لگی

خوابگاہ ہر لحاظ سے عمدہ اور نفیس تھی فرش پر بڑھیا قالین بچھے ہوئے
دیواروں پر ہلکا خوشگوار رنگ۔ فرنیچر کا سامان نیا اور آرام دہ۔ اور دیوار میں
ایک قد آدم آئینہ جس کے اطراف میں دو برقی لیمپ لگے تھے ایک جانب آتشدان
کے شیشے پر ایک ٹائم پیس رکھی تھی... عجیب نمونہ کی گھڑی جیسی آجکل کے زمانہ
میں گوناگوں صورتوں میں دیکھی جاتی ہیں یعنی سفید سنگ مرمر کے ٹکڑے کو تراش
کر ریچھ کی صورت بنا دی گئی تھی اور اس کے شکم میں کافی بڑا سوراخ کر کے اس
میں گھڑی رکھی تھی

ویرا نے نظر اونچی اٹھا کر دیکھا ایک بڑے سے موٹی کاغذ پر انگریزی
کی ایک مشہور نظم چھپی ہوئی تھی وہی جس کا ترجمہ ہم اس کتاب کے باب تعارف
میں ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں

آتشدان کے پاس کھڑی ہو کر وہ اس کو پڑھنے لگی۔ نہ ہی چھوٹے نشینوں۔

کا قصہ اس میں درج تھا جو دس کی تعداد میں کہیں گئے تھے ... ایک بہت پرانی نظم جو اس نے بچپن میں بارہا سنی تھی ...

سارا مضمون پڑھ کر وہ مسکرائی پھر دل ہی دل میں کہنے لگی "غالباً جزیرہ کے نام کی رعایت سے یہ نظم اس کمرہ میں آویزاں کی گئی ہے"

وہ دوسری کھڑکی کی طرف گئی جو سمندر کی طرف کھلتی تھی

اس دریائے ناپیدا کنارہ کو دیکھ کر جس میں حدِ نگاہ تک پانی ہی پانی نظر آتا اور خشکی کا قطعہ نام کو بھی دکھائی نہ دیتا تھا اس کے دل کو نئی طرح کی دہشت ہونے لگی یہی وہ بے رحم سمندر تھا جو حالت سکون میں معصوم بچے کی طرح مسکراتا لیکن قہر آلود ہونے کے بعد لاتعداد انسانی جانوں کو نگل کر اپنی انتہائی گہرائیوں میں لے جاتا ہے ... یہی وہ سمندر تھا جس میں خوردسال سیرل اس کی نظروں کے سامنے غرق ہوا ... جس کو بچانے کے لئے اس نے ... کوشش کی تھی ...

لیکن نہیں! وہ ان گذری ہوئی باتوں کو بھول جانا چاہتی تھی ... وہ اس ہولناک واقعہ کو کسی موقعہ پر یاد کرنا پسند نہ کرتی تھی

اپنے آپ سے کہنے لگی "جو ہونا تھا ہوا - اب اس پر جی میلا کرنے سے کیا فائدہ؟"

باب - ۱۲

ڈاکٹر آرمسٹرانگ کی آمد

آفتاب قرمزی خون آلودہ کی صورت میں غرقِ بحر ہونے لگا تھا کہ ڈاکٹر

آرم سٹرانگ بھی جزیرہ کی کوٹھی میں آپہنچا رستہ میں اس نے کشتی بان سے جو ایک مقامی آدمی تھا۔ اکتانِ جزیرہ کے متعلق دریافتِ حال کی کوشش کی تھی لیکن یا تو اسے کسی طرح کی معلومات ہی حاصل نہ تھیں۔ یا شاید وہ قصداً اظہارِ خیالات کرنا نہ چاہتا تھا بہرحال اسے اس کی زبانی کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی اس لئے ڈاکٹر نے بھی اس ذکر کو چھوڑ کر موسم اور ماہی گیری کے متعلق چند سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔

لیکن آخر کار جب وہ کوٹھی میں وارد ہوا تو موٹر کے لمبے سفر سے بے حد تھکا ماندہ تھا اور چونکہ سارا رستہ سورج آنکھوں کے سامنے رہا تھا اس لئے اب آنکھوں کے ڈھیلے درد کرتے معلوم ہوتے تھے

اس نے سوچا اس جگہ بحرِ عریض میں گھرے ہوئے جزیرہ میں رہ کر کامل سکون اور اطمینان حاصل ہو سکے گا۔ یہ سچ ہے کہ اپنی کاروباری مصروفیتوں کی وجہ سے وہ کوئی لمبی چھٹی نہ لے سکتا تھا لیکن پھر بھی طبیعت کچھ آرام چاہتی تھی یوں اس کا مطب خوب چلتا تھا۔ مریض ہر وقت گرد جمع رہتے تھے تاہم وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس دنیا میں صرف چلتی کا نام گاڑی ہے بالفرض وہ ایک دو مہینے کے لئے تعطیل منانے کہیں چلا جائے تو وہی مریض جواب اس کی تلاش میں سرگرداں رہتے تھے کسی دوسرے ڈاکٹر کے پاس جانے لگیں گے اس کی یاد تک فراموش کر دی جائے گی۔

یہی وہ حالات تھے جنکو مدِنظر رکھ کر اس نے یہ چند روزہ چھٹی اس تنہا مقام پر بسر کرنے کا ارادہ کیا تھا آجکل کی مہذب دنیا میں رہتے ہوئے انسان بہت کم تنہائی یا سکونِ قلب حاصل کر سکتا ہے لیکن اس علیحدہ مقام پر سمندر کا پانی جس کو روزمرہ کی زندگی سے کامل طریقہ پر جدا کرتا تھا وہ ضرور کچھ عارضی

آسائش حاصل کر سکے گا۔

اپنے فیصلہ پر مطمئن و مسرور وہ ان سنگی سیڑھیوں پر چڑھ کر جو مکان کی طرف سے جاتی تھیں اوپر پہنچا تو اس کو وسیع اور کشادہ چبوترے پر ایک مرد سن رسیدہ آرام کرسی پر بیٹھا نظر آیا جس کی صورت ایک حد تک پہچانی ہوئی معلوم ہوتی تھی آرم سٹرانگ سوچنے لگا یہ مینڈک جیسا چہرہ۔ کچھوے کی سی گردن اور کیڑوں کی سی صورت کہاں دیکھی ہے؟... لیکن دفعتاً یاد آگیا یہ تو بڈھا وارگریو تھا کسی زمانہ کا جج ہائی کورٹ۔ جواب ملازمت سے علیحدہ ہو چکا تھا فی الحال وہ آرام کرسی کی پشت پر جھکا ہوا نیم غنودگی کی حالت میں بیٹھا تھا لیکن آرم سٹرانگ کمرہ عدالت میں اس کی مستعدی اور ہوشیاری کو اچھی طرح دیکھ چکا اور اس کے انصاف کی خونی روایات کو نہ بھولا تھا اس کو یاد تھا کہ اپنے زمانہ میں وہ "پھانسی جج" کے نام سے بدنام تھا۔ لوگ یہی کہتے سنے جاتے تھے کہ جس بدنصیب کا مقدمہ اس کے روبرو پیش ہو وہ مشکل ہی سے بچ کر نکل سکتا ہے۔

نہ جانے یہ حضرت کس سلسلہ میں یہاں آپہنچے؟ کیا ان کا بھی دنیا میں کوئی دوست تھا؟

باب - ۱۳

دو جان پہچان

ادھر جج وارگریو نے بھی ڈاکٹر کو سامنے دیکھ کر فوراً پہچان لیا ایک بار وہ ان کے اجلاس میں شہادت دینے آیا تھا۔ بڑا محتاط اور راست گو آدمی بنتا تھا۔ لیکن اس سے کیا؟ وارگریو کی نظروں میں دنیا کے سبھی ڈاکٹر احمق تھے خصوصاً وہ

جو اپنے پیشے کی چوٹی تک پہنچ کر بار سے شہرت میں رہتے ہوں۔ چنانچہ اس کو وہ ملاقات یاد تھی جو اس جزیرہ میں آنے سے کچھ دن پیشتر اس کی الہی بازار کے ایک ڈاکٹر سے اپنی صحت کے بارہ میں ہوئی تھی۔

رسمی علیک سلیک کے بعد جج وارگریو نے اشارہ کرتے ہوئے کہا

"پینے کی چیزیں ہال میں رکھی ہیں وہاں تشریف لے جائیے"

"لیکن سب سے پہلے میں اپنے میزبان اور ان کی بیگم کا نیاز حاصل کرنا چاہتا ہوں" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے جواب دیا

جج وارگریو نے اپنی چھوٹی آنکھیں جو سچ مچ کسی سانپ کی آنکھوں سے مشابہ تھیں بند کر لیں اور اس کے بعد پُر اسرار لہجہ میں کہا

"افسوس آپ ایسا نہ کر سکیں گے!"

"کیوں کیا بات ہے؟"

"اس لئے کہ نہ میزبان اور نہ ان کی بیگم اس جگہ موجود ہیں میں تو اس گھر کے سارے انتظامات کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوں کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ کھڑا کھڑا گہری سوچ میں پڑ گیا... آخر یہ معاملہ کیا تھا؟ مہمان موجود اور میزبان ندارد! لیکن پھر جب اس نے دیکھا کہ جج صاحب دوبارہ سو گئے تو چلنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ دفعتاً وارگریو نے آنکھیں کھول کر پوچھا

"کیا آپ کسی کنسٹنس کلمنگٹن نام کی کسی خاتون سے واقف ہیں؟"

"جہاں تک یاد ہے اس نام کی کسی لیڈی سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی"

"پھر کوئی بات نہیں" جج نے جلدی سے کہا "میں نے یونہی ایک سوال

پوچھا تھا بات یہ ہے اسی کی چٹھی پاکر میں اس جگہ چلا آیا ہوں یہ بدخط عورت ہے اور اب سوچ رہا ہوں کہ غلطی سے کسی دوسری جگہ تو نہیں آگیا"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے کچھ جواب نہ دیے کر اپنے سر کو ایک دو بار ہلایا اس کے بعد مکان کے اندر چلا گیا اور جج وارگریو بیٹھا کانسٹنس کی بھیجی ہوئی چٹھی پر غور کرتا رہا

یکایک اس کے خیالات کی روان تین عورتوں کی طرف گئی جو فی المحال اس گھر میں جمع تھیں ایک باریک ہونٹوں والی سکڑی سمٹی بڈھی عورت دیکھنے میں متقی اور پرہیز گار لیکن نہایت ترش رو۔ دوسری وہ جوان لڑکی جو کسی طرح کی استانی معلوم ہوتی تھی اور تیسری گھر کی نوکرانی مسنر راجرز جس کے پچکے ہوئے منہ پر ہر وقت خوف وہراس کے آثار نظر آتے تھے

عین اس موقعہ پر کہ راجرز کسی کام کے لئے وہاں آنکلا تو وارگریو نے چوکنا ہو کر وہی سوال جو اس کے دل میں تھا اس سے بھی پوچھا

"کیوں راجرز کیا مہمانوں میں کسی لیڈی کانسٹنس کلمنگٹن کا نام بھی شامل ہے؟"

راجرز حیرت آمیز نظروں سے جج کے منہ کو تکنے لگا

"سرکار جہاں تک مجھ کو معلوم ہے ایسی کسی خاتون کے بارہ میں کوئی اطلاع اس وقت تک نہیں بھیجی گئی"

جج صاحب کی بھویں انداز حیرت سے اونچی اٹھ گئیں ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے بولے

"خیر کوئی بات نہیں میں نے یونہی ایک سوال پوچھا تھا۔۔۔ اب جاؤ"

باب - ۱۴

باقی مہمان

اس کے آگے صرف تھوڑا سا حال باقی مہمانوں کا ذکر طلب رہ گیا ہے
ان میں سے اینتھنی مارسٹن اپنے کمرہ سے متصل غسلخانہ میں گرم پانی کے
ٹب میں بیٹھا تھکے ہوئے اعضا کی کسل دور کر رہا تھا بہت کم خیالات کسی مضمون
پر اس کے دل میں پیدا ہوتے تھے کیونکہ اس کے مزاج میں حرکت اور سنسنی
پیدا کرنے والے واقعات کا شوق اتنا غالب تھا کہ وہ کسی دوسرے مضمون کی
طرف دھیان ہی نہ دے سکتا تھا

صرف ایک بار اس نے اپنے آپ سے کہا "اب اگر اس جگہ آئے ہیں تو
کچھ لطف حاصل کر کے ہی واپس جائیں گے" اور اس کے بعد جزیرہ کی سکونت
کے خیال کو بالکل ہی دل سے نکال دیا۔

گرم پانی میں غسل کرنے سے بدن کو تازگی اور فرحت کا احساس ہونے
لگا تھا اس سے فارغ ہو کر اس کا ارادہ پہلے شیو کرنے۔ پھر ایک گلاس مشتہی
کاک ٹیل پینے اور آخر وقت مقررہ پر رات کے کھانے میں شریک ہونے کا تھا۔
بعد کی اس کو رتی بھر پروا نہ تھی کیونکہ وہ ایسا آدمی نہ تھا جو مستقبل پر
دماغ سوزی کر کے اپنے جی کو ناحق ہلکان کرے۔
اپنے کمرہ میں مسٹر بلور جاسوس جنوبی افریقہ کے باشندہ کا بہروپ بنانے
کے لئے ٹائی باندھنے کی کوشش کر رہا تھا اس غریب نے اپنی سرکاری زندگی

میں کا بچہ کو نکٹائیاں باندھی تھیں۔ بہر حال جب کمرہ دے کر وہ آئینہ میں اپنی صورت دیکھنے لگا پھر یہ کہہ کر جی کو تسلی دی کہ یہ ہر لحاظ سے کافی ہے۔

ایک بات اس کے جی کو اکثر پریشان کرتی تھی یعنی مہمانوں میں سے کسی ایک نے بھی اس سے دوستی یا اخوت کا برتاؤ نہ کیا تھا سب اس سے کھچے کھچے نظر آتے تھے... سوچتا تھا کہیں ان کو میری اصل حقیقت تو معلوم نہیں ہو گئی!...؟

لیکن آخرکار اس نے یہ کہہ کر اس خیال کو دل سے نکال دیا کہ "مجھے اپنا فرض ادا کرنا ہے اس کے لیے میں امکان بھر کوشش کروں گا نتیجہ خاطر خواہ ہو یا نہ ہو اس کا فیصلہ میں نہیں کر سکتا"

دیوار پر آتشدان کے عین اوپر اس کے کمرہ میں بھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ہر ایک مہمان کے کمرہ میں وہی نظم کانی ہوئے حرفوں میں چھپی ہوئی نقشہ کی مانند لٹک رہی تھی جس میں حبشی لڑکوں کا ذکر تھا اور جس کا ترجمہ اس قصہ کے آغاز میں ہی پیش کیا جا چکا ہے۔

اسے دیکھ کر کہنے لگا "جزیرہ کے نام کی رعایت سے یہ نظم خوب ہے" اس کو وہ زمانہ یاد آیا جب ایک بار چھوٹی عمر میں کسی اور سلسلہ میں اس نے یہ جزیرہ دیکھا تھا تاہم کس کو خیال آ سکتا تھا کہ مستقبل میں اسے کسی دوسرے ہی کام کے سلسلہ میں پھر یہاں آنا پڑے گا

عقل سلیم کے دعویدار بندو خدا کا شکر کرو جس نے آدمی کو مستقبل کا حال دیکھنے کی طاقت نہیں دی۔ اگر مسٹر بلور یا اس کے ساتھی واقعات آئندہ کی صرف ایک جھلک دیکھ سکتے... لیکن نہیں ہم خود بھی اس بارہ میں کسی طرح کی پیش بینی کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے بات کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

ایک اور کمرہ میں بڈھا جرنیل مبکار نفرت پیشانی پہ بے شمار بل ڈالے ہوئے سامنے بنائے بیٹھا تھا اس وقت سے بلکہ جب وہ اس جزیرہ میں پہنچا کوئی ایک واقعہ بھی اس قسم کا اس کے دیکھنے میں نہ آیا تھا جو اس کی امید کے مطابق ہوتا اس کا یہی جی چاہتا تھا کہ خواہ میزبان کچھ سمجھے یا باقی مہمان کچھ رائے قائم کریں یہی بہتر ہوگا کہ میں فوراً واپس چلا جاؤں۔

لیکن دشواری یہ ہوئی کہ جزیرہ کے گھاٹ پر کوئی کشتی موجود نہ تھی وہ موٹر بوٹ جس پر وہ سوار ہو کر آیا تھا پھر دوسرے ساحل کو واپس چلی گئی تھی۔

اس کے خیالات کی رو لومبرڈ کی طرف گئی کتنا عجیب آدمی تھا وہ!... راست روی سے کوسوں دور... خدا کو بہتر معلوم تھا کیوں کسی نے اس کو دعوت میں شریک کیا ہوگا

کھانے کی تیاری کا گھنٹہ بج رہا تھا کہ فلپ لومبرڈ اپنے کمرہ سے نکل کر نیچے اترنے کے خیال سے سیڑھیوں کے پاس پہنچا اس کی چال کسی چیتے کی چال کی مانند بے آواز اور محتاط تھی فی الحقیقت اس کی ساری وضع قطع اور عادات واطوار کسی چیتے ہی سے ملتے جلتے تھے جو دیکھنے میں کتنا خوشنما ہوتا ہے... لیکن انتہا درجہ موذی!۔

مگر لومبرڈ اپنے جی میں خوش تھا... یہ سوچ کر خوش تھا کہ ایک ہفتہ اس پُر آسائش مکان میں رہ کر۔ اچھا کھانا کھاتے اور نفیس شرابیں پیتے ہوئے زندگی ٹھاٹ سے گذر ے گی۔

اپنے کمرہ خواب میں سن رسیدہ ایملی برنٹ کھانے میں شریک ہونے کی تیاری کر کے سیاہ ریشمی پوشاک پہنے بیٹھی اور انجیل کا کوئی باب پڑھ رہی تھی اس کے باریک ہونٹ ہر ایک لفظ کو پڑھتے ہوئے حرکت کرتے نظر

آتے تھے مگر آواز سنائی نہ دیتی تھی - باب میں لکھا تھا :-

" کفار اس گہرے گڑھے میں غرق ہو گئے جو انہوں نے خود اپنے لیے کھودا ہے ... وہ اسی دام میں محبوس ہوں گے جس کو انہوں نے دوسروں سے چھپا کر رکھا ہے خداوند خدا اپنی اس طاقت سے جانا جاتا ہے جس کو وہ موقعہ اور محل پیش آنے پر عمل میں لاتا ہے شریر النفس لوگ اپنے لئے آپ ہی جال تیار کرتے ہیں وہ خود ہی اپنی راہ میں گہرا گڑھا کھودتے ہیں - وقت آنے پر وہ گڑھا دوزخ کی صورت اختیار کرتا اور کوئی غیبی ہاتھ انہیں اس میں دھکیل دیتا ہے ... "

اس کے پتلے ہونٹ بھینچ کر رہ گئے - گھنٹی کی آواز سن کر اس نے انجیل بند کر کے ایک طرف رکھ دی .

اس کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کر گردن کے پاس ایک بروچ آراستہ کیا اور کھانا کھانے چلی -

---

باب ۱۵

دس چھوٹے حبشی

کھانا عمدہ اور لذیذ تھا - شرابیں سب اعلٰے قسم کی - اور نوکر راجرز نے اس خوبی سے خدمت گذاری کی تھی کہ کسی کو وجہ شکایت پیدا نہ ہو سکی - یہی وجہ تھی کہ کھانا کھا چکنے کے بعد ہر شخص سابق کے مقابلہ میں زیادہ خوش دل اور چہکتا ہوا نظر آتا تھا - اب ان لوگوں میں گفتگو بھی زیادہ بے تکلفانہ ہوتی شروع ہو گئی تھی -

اعلیٰ قسم کی پورٹ شراب پی کر جج وارگریو نے سرخوشی کے عالم میں تاریخ جرائم کے بعض واقعات کسی دلکش افسانہ کی طرح سنانے شروع کیے تو ڈاکٹر آرم سٹرانگ اور اینتھنی مارسٹن ہمہ تن گوش ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ مس برنٹ اور جنرل میکارتھر میں یا ہمی جانے ہوئے بعض دوستوں کا رشتہ نکل آیا اور وہ یوں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ویرا کلے تھارن فرضی مسٹر ڈیوس (جاسوس بلور) سے جنوبی افریقہ کے متعلق سوالات پوچھنے لگی جس کے جواب میں ڈیوس کچھ فرضی اور من گھڑت باتیں بیان کرتا چلا جاتا تھا لومبرڈ تھوڑی دیر ان کی گفتگو سنتا رہا ایک دو مرتبہ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اس کے بعد میز کے گرد بیٹھے ہوئے حاضرین کا جائزہ لینے لگا۔

دفعتاً اینتھنی مارسٹن بولا "سمجھ میں نہیں آتا ان کھلونوں کو اس جگہ رکھنے کا کیا مطلب ہے؟"

کمرہ کے ایک جانب گول میز کے وسط میں چینی کی بنی ہوئی دس حبشی لڑکوں کی مورتیں رکھی تھیں انہی کی طرف اس کا اشارہ تھا۔

ویرا آگے جھک کر دیکھنے لگی پھر گنتی کر کے بولی "دس ہیں... پورے دس! عجیب بات ہے اس جگہ ان کی کیا ضرورت تھی؟"

"اوہو۔ اب معلوم ہوا" اینتھنی کچھ سوچ کر کہنے لگا "چونکہ یہ جزیرہ حبشہ کہلاتا ہے اس لیے حبشی لڑکوں کی یہ دس مورتیں اس جگہ رکھ دی گئی ہیں"۔

"ضرور یہی بات ہوگی" ویرا ابھی کسی فوری خیال کے زیر اثر بولی "ایک مشہور انگریزی نظم میں جن دس حبشی لڑکوں کا ذکر ہے انہی کی یہ تصویریں ہیں مگر نہیں آپ کو بتاتی ہوں میرے کمرہ خواب میں وہ نظم موٹے حرفوں میں چھپی ہوئی دیوار کے ساتھ آویزاں ہے"۔

"اور میرے اپنے کمرہ میں بھی ایسی ہی نظم دیوار سے ٹنگی ہے" لومبرڈ نے کہا

"اور میرے ..."

"اور میرے بھی!"

اس قسم کے الفاظ قریباً ہر شخص کے منہ سے نکلے۔

"کتنا دلچسپ واقعہ ہے!" ویرا کہنے لگی

"لیکن میں تو اسے بچوں کا کھیل قرار دیتا ہوں" جج وارگریو نے غراتے ہوئے کہا "اسے صاحب جزیرہ کا نام کچھ ہو۔ اس کے ثبوت میں ایسی چیزیں مکان میں لا کر رکھنا ... یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟"

اتنے میں ایملی برنٹ نے ویرا کے ٹھارن کو آنکھ سے اشارہ کیا کہ اب مردوں سے جدا ہونا چاہیے کیونکہ آداب مغرب کے مطابق جب عورتیں اور مرد ملکر کھانا کھا چکتے ہیں تو عورتیں مردوں کو سگرٹ یا سگار پینے کی مہلت دینے کو علیحدہ کمرہ میں چلی جاتی ہیں۔

ایملی برنٹ کی نگاہ کا جواب نگاہ سے دیتے ہوئے ویرا اٹھ کر کھڑی ہو گئی پھر ایملی بھی اٹھی اور دونو عورتیں ساتھ والے کمرہ میں چلی گئیں۔

باب - ۴

الوہ اوون

کمرہ کی کھڑکیاں باہر کے وسیع چبوترہ کی طرف کھلتی تھیں جس کے آگے سمندر تک جانے کو سنگی سیڑھیاں بنی تھیں اب بھی پانی کی لہروں کے چٹان سے

ٹکرانے کی آوازیں دوش ہوا پر کمرہ کے اندر آ رہی تھیں۔

"کیسی میٹھی آواز ہے" ایملی برنٹ کہنے لگی

"لیکن مجھے اس آواز سے سخت نفرت ہے" ویرا نے جواب دیا

مس برنٹ نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھا ویرا کے چہرہ پر سرخی چھا گئی بہر حال جلد ہی اس نے اپنے آپ پر قابو پا کر زیادہ پر سکون لہجہ میں کہا

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو بحری طوفان کے موقعہ پر اس گھر کی سکونت خوشگوار نہ ہوتی ہوگی"۔

ایملی برنٹ نے اس سے اتفاق رائے کیا پھر بولی "میرا اپنا خیال یہ ہے کہ سردیوں میں یہ مکان عموماً بند رہتا ہوگا خاص بات یہ ہے کہ اچھے نوکر نا خوشگوار موسم میں ایسے دور افتادہ مقام پر رہنا قبول نہیں کر سکتے"

"آپ کا فرمانا بے شک صحیح ہے" ویرا نے بڑبڑاتے ہوئے تسلیم کیا

"میرے خیال میں تو گھر کی مالک مسز آلور کی خوش نصیبی ہے کہ دو ایسے اچھے نوکر جیسے راجرز اور اس کی بیوی ہیں اس کو مل گئے۔ عورت واقعی اچھا کھانا تیار کرتی ہے"۔

ویرا سوچنے لگی یہ عورت چونکہ بڈھی ہو گئی ہے اس لئے صحیح نام بھی یاد نہیں رکھ سکتی۔ اوون کو آلور کہتی ہے با آواز اس نے کہا

"بیشک میں اسے مسز اوون کی خوش قسمتی خیال کرتی ہوں"

ایملی برنٹ اپنے سن و سال کی عورتوں کی طرح بیکار بیٹھنا نہ جانتی تھی اس نے اپنے دستی بیگ سے کشیدہ کاری کا کپڑا نکال کر سامنے رکھا اور سوئی میں دھاگہ ڈالنے لگی تھی کہ رک کر متعجبانہ بولی۔

"اوون!... کیا آپ نے اوون نام لیا؟"

"جی ہاں - اوون"

"لیکن میری اپنی عمر میں اوون نام کے کسی شخص سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی"

ویرا کی آنکھوں میں حیرت کے آثار پیدا ہو گئے بولی:

"یہ کیا فرماتی ہیں آپ ہم سب مسز اوون کے مہمان ہیں... کیا آپ کو اب تک کچھ غلط فہمی رہی ہے؟"

مس برنٹ نے جواب دینے کو مُنہ کھولا تھا لیکن اس کو فقرہ ادا کرنے کا موقعہ نہ ملا کیونکہ...

باب - ۱۷
مجرم

عین اس وقت کمرہ کا دروازہ کھلا اور مرد سب اندر آ گئے نوکر راجرز ان کے پیچھے پیچھے قہوہ کا سامان لئے آتا تھا

جج وارگریو ایملی برنٹ کے پہلو میں بیٹھ گیا آرم سٹرانگ ویرا کے پاس جا بیٹھا اینتھنی مارشن ٹہلتا ہوا کھلی کھڑکی کی طرف چلا گیا۔ بلور ایک طاق میں رکھے ہوئے کانسہ کے چھوٹے بت کو دیکھنے کھڑا ہو گیا۔ جرنیل میکارتھر دیوار کے ساتھ پیٹھ لگائے اپنی کٹی ہوئی سفید مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا کسی گہری سوچ میں پڑا تھا۔ لومبرڈ ایک میز پر رکھے ہوئے رسالہ پنچ کے کسی پرانے نمبر کی ورق گردانی کرنے لگا

اتنے میں راجیز نے قہوہ کا سامان لا کے رکھ دیا پھر جب حاضرین نے اس کو نوش کیا تو سب کے جی اور بھی زیادہ خوش ہو گئے۔ قہوہ سیاہ۔ نہایت تیز اور گرم تھا۔

آدمی شکم سیر ہو تو قانع و مسرور رہتا ہے یہی کیفیت مہمانوں کی اس وقت تھی اس وقت نو بجنے میں بیس منٹ باقی تھے گہری خاموشی کمرہ کے اندر چھائی ہوئی تھی

لیکن ناگہاں اس خاموش فضا کو چیرتی ایک تیز آہنی آواز۔ غیر فطری اور غیر انسانی کسی نادیدہ مقام سے تیز اور تلخ لہجہ میں کہتے سنائی دی۔

"صاحبو اور خاتونو مہربانی سے ذرا چپ رہیئے..."

ہر شخص چوکنا ہو گیا کوئی ادھر دیکھتا تھا کوئی ادھر۔ آخر یہ کس کی آواز تھی؟ ... کون بول رہا تھا... اور کس مقام سے...؟

اتنے میں وہی آواز بالکل واضح اور صاف پھر کانوں میں آئی۔

"اب کان کھول کر سنئیے" آپ میں سے ہر ایک کے برخلاف کیا کیا الزام عاید ہیں:-

ایڈورڈ جارج آرم سٹرانگ ۱۴۔ مارچ ۱۹۲۵ء کو تم ایک عورت لوئیسا میری کلیس کی موت کا موجب بنے

ایملی کیرولائن برنٹ ۵۔ نومبر ۱۹۳۱ء کو تمہاری بدولت بیٹرس ٹیلر کی موت واقع ہوئی

ویرا الزابتھ کلے تھارن ۱۱۔ اگست ۱۹۳۵ء کو سرل اوگلوی ہملٹن تمہاری وجہ سے ہلاک ہوا

فلپ لومبرڈ۔ فروری ۱۹۳۲ء کی کسی تاریخ کو تمہاری بدولت مشرقی

انڈین کے اصلی باشندوں میں سے اکیس آدمیوں کی موت واقع ہوئی

جان گارڈن میک آرتھر ۱۴ - جنوری ۱۹۲۱ء کو تم نے اپنے رقیب آرتھر رچمنڈ کو جو تمہاری بیوی سے عشق کرتا تھا موت کے منہ میں دھکیلا

ہنٹنگٹی جیمز مارسٹن ۱۴ - نومبر گذشتہ کو تمہاری بدولت جان اور لوسی کومبز کی موتیں واقع ہوئیں

ٹامس راجرز اور ایتھل راجرز ۶ - مئی ۱۹۲۹ء کو تم دونوں جینی فریڈی کی موت کا موجب بنے

لارنس وارگریو ۱۰ - جون ۱۹۳۰ء کو تمہارے ذریعہ سے ایڈورڈ سٹین کا قانونی قتل ظہور میں آیا

قیدیو - تم اپنی طرف سے ان الزامات کی تردید میں کیا عذرداری کر سکتے ہو... ؟

باب - ۱۸

گراموفون

آواز جس طرح یکایک آنی شروع ہوئی تھی اسی طرح اچانک بند ہوگئی سب آدمیوں پر گہرا سناٹا چھا گیا - ذرا سی دیر کے لئے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوئی مگر اس کے بعد اچانک ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کے ہاتھ سے برتن چھوٹ کر گرا - اس وقت دیکھا گیا کہ راجرز کے ہاتھ میں جو قہوہ دانی تھی وہ ناگہاں فرش زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی !

ٹھیک اس موقعہ پر کمرہ کے باہر کسی مقام سے پہلے ایک چیخ سنائی دی پھر

ایسا معلوم ہوا گویا کوئی دھپ سے زمین پر گر پڑا

مہمانوں میں سے لومبرڈ نے سب سے پہلے حرکت کی - وہ جھٹ اپنی جگہ سے اٹھا پھر آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا - کیا دیکھتے ہیں باہر مسز راجرز فرش زمین پر بیہوش پڑی ہے!

"مارشن!" لومبرڈ نے آواز دی

اینتھنی مارشن مدد کے لئے دوڑا گیا دونوں نے ملکر بیہوش عورت کو اٹھایا اور اس کمرہ میں لے گئے جس میں باقی مہمان جمع تھے اتنے میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جب بیہوش عورت کو صوفے پر لٹایا جا چکا تو ڈاکٹر نے جھک کر اس کی حالت دیکھی پھر سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے کہا "کوئی خاص بات نہیں - یونہی اس کے دل کو صدمہ پہنچا ہے امید ہے جلد ٹھیک ہو جائے گی"

اس پر لومبرڈ نے نوکر راجرز کو برانڈی لانے کا حکم دیا

راجرز کا چہرہ بے رنگ سفید اور ہاتھ تھر تھر کانپ رہے تھے وہ "بہت اچھا" کہہ کر کمرہ سے باہر چلا گیا

اتنے میں ویرا بولی "آخر یہ کس کی آواز تھی ... کون بول رہا تھا ... ایسا معلوم ہوتا ہے ..."

"کتنے عجیب اور حیرت انگیز واقعات اس مکان میں پیش آرہے ہیں" جرنیل میکارتھر نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہا "یہ کیا کس قسم کا بھونڈا مذاق تھا ... ؟"

اس کے ہاتھ کانپتے - شانے جھکے ہوئے اور عام حالت ایسی تھی گویا ایک منٹ کے اندر اندر اس کی عمر میں دس سال کا اضافہ ہو گیا ہے

جاسوس بلو ایک علیحدہ مقام پر کھڑا جیب سے رومال نکال کر پیشانی پر پھیر رہا تھا

صرف دو آدمی ایسے تھے جن پر کسی طرح کا اثر پیدا نہ ہوا ایک جج دار گریو۔ دوسرے مس برنٹ ۔ آخر الذکر خاتون گردن اٹھائے چپ بیٹھی تھی گو اس کے رخساروں پر بھی جوش کی دو سرخ چتیاں نظر آتی تھیں جج صاحب حسب معمول گردن دبائے کرسی کی پیٹھ پر ٹیک بیٹھے تھے اور گاہ بگاہ اپنے کان کی لو کو کھجانے لگتے تھے صرف ان کی آنکھیں حیرت آمیز نظروں سے کمرہ کے اندر ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں

ڈاکٹر آرم سٹرانگ اب تک بیہوش عورت کی دیکھ بھال میں مشغول تھا باقی سب آدمی اس طرح چپ تھے گویا ابھی تک صدمہ کے اثر سے بحال نہیں ہوئے پھر ایک بار لومبرڈ ہی نے پہل کی بولا " آخر کس کی آواز تھی اور کہاں سے سنائی دی ؟

" بے شک یہی غور طلب سوال ہے " ویرا نے کہا " بولنے والا ہم میں سے کوئی نہیں ہو سکتا ... "

جج دار گریو کی طرح لومبرڈ نے بھی کمرہ کے چاروں طرف نظر ڈالی دفعتاً اس کی نگاہ ایک چھوٹے دروازہ کی طرف گئی جو آتشدان کے قریب بنا ہوا اور پاس والے کمرہ کی طرف کھلتا تھا اس نے جھٹ پاس جا کر دروازہ کھول دیا ایک قدم اندر رکھا اس کے بعد فاتحانہ لہجہ میں بولا " آہ معلوم ہو گیا !

جتنے آدمی اور تھے سب اس کے پیچھے پیچھے دوسرے کمرہ میں گئے صرف مس برنٹ حسب عادت اپنی کرسی پر چپ چاپ اور سیدھی بیٹھی رہی

کیا دیکھتے ہیں دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی ایک میز پر پرانی طرز کا گراموفون

پڑا ہے جس میں ٹرمپٹ لگا ہوا اور اس ٹرمپٹ کا رخ دیوار کی طرف تھا وہیں دیوار میں ٹرمپٹ کے دہانہ کے قریب دو تین چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے... ظاہر ہو گیا وہ اسی گراموفون کی آواز ہو گی جو ان لوگوں کو سوراخوں کی راہ سے سنائی دی!

باب - ۱۹

تحقیقات

اب صرف یہ دیکھنا باقی رہا تھا کہ کیا وہ اسی گراموفون کی آواز تھی جو ان کے سننے میں آئی ؟ تو اس کی تصدیق لگے ہوئے ریکارڈ کو دوبارہ چلا کر کی گئی جونہی ریکارڈ نے حرکت شروع کی وہی الفاظ پھر سنائی دئیے

"صاحبو اور خاتونو - مہربانی سے ذرا چپ رہیے..."

نورا ویرا گھبرائے ہوئے لہجہ میں بولی "خدا کے لئے بند کر دو میں زیادہ نہیں سن سکتی"۔

لومبرڈ نے فوراً تعمیل کی ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے منہ سے بھی اطمینان کی آہ نکلی اور اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "کسی نے اچھا مذاق سوچا ہے"

"کیا در حقیقت آپ کے خیال میں یہ کسی قسم کا مذاق تھا؟" جج وارگریو نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"مذاق نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے؟" ڈاکٹر نے متعجبانہ کہا

جج صاحب ایک ہاتھ اپنے بالائی ہونٹ پر پھیرتے ہوئے بولے "سر دست میں کوئی فیصلہ کن رائے قائم نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے..."

اس موقعہ پر اینتھنی بارٹن کہنے لگا "ایک بات کو آپ لوگ بالکل نظر انداز کر رہے ہیں یعنی یہ کہ وہ شیطان کون تھا جس نے یہ ریکارڈ لگا کر چلایا؟"

"بیشک یہ امر تحقیق طلب باقی ہے" وارگریو نے تسلیم کیا

اتنے میں راجرز برانڈی کا گلاس لے کر واپس آگیا تھا مس برنٹ آگے جھک کر بد نصیب مسز راجرز کی طرف دیکھ رہی تھی آخر الذکر کے منہ سے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کراہنے کی آوازیں نکلتی تھیں

اس وقت لیکر راجرز آگے بڑھا اور مس برنٹ سے کہنے لگا "میڈم ذرا تکلیف کیجئے۔ میں خود اس کو سمجھاتا ہوں" پھر بیوی کو مخاطب کر کے اس نے کہا "ایتھل... ایتھل... سنتی ہو کیا؟ سنبھلو۔ اپنے حواس پر قابو پانے کی کوشش کرو بات کچھ بھی نہ تھی..."

مسز راجرز کا سانس تیز چل رہا تھا آنکھوں میں دہشت کی جھلک لئے تھیں وہ آس پاس کھڑے شخصوں میں سے کبھی کسی کو اور کبھی کسی اور کو دیکھنے لگتی تھی

"سنبھلو ایتھل میں پھر کہتا ہوں" راجرز نے اصرار کیا

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے تسلی دی "امید ہے جلد اچھی ہو جائے گی"۔

"لیکن... کیا میں غش کھا کر گری تھی؟" مسز راجرز نے مری ہوئی آواز سے پوچھا

"ہاں"

"آخر وہ کس کی بھیانک آواز تھی جو سنائی دی... جیسے کوئی آسمانی فرشتہ تامہ اعمال پڑھ کر سناتا ہو"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ جلدی سے آگے بڑھا اور راجرز سے کہنے لگا "کہاں

ہنے تمہاری لائی ہوئی برانڈی؟ مجھے دو" پھر جب کسی نے گلاس اٹھا کر ڈاکٹر کے

ہاتھ میں دے دیا تو وہ مسنر راجرز کا سر ذرا سا اونچا کر کے اس سے کہنے لگا "لو

اسے پی لو۔ جلد اچھی ہو جاؤ گی"

برانڈی تیز تھی عورت نے ایک دو مرتبہ رک کر برا سا منہ بناتے ہوئے

اُسے پیا مگر اس سے اتنا ضرور ہوا کہ اس کے چہرہ پر پھر سے تازگی آگئی بولی

"اب میں اچھی ہوں ... آپ لوگ فکر نہ کریں ... یونہی جی گھبرا گیا تھا"

"میرا اپنا یہی حال ہوا" راجرز نے جلدی سے کہا "اسی سے قہوہ دانی

ہاتھ سے گر پڑی۔ نہ جانے کس نے ہم سب پر یہ بہتان عاید کئے"

مسٹر وارگریو کن انسنے لگے تھے انہوں نے کچھ کہنے کی کوشش کی اور پھر

کھانسنا شروع کر دیا اس کے بعد کہا

"سوال یہ ہے ریکارڈ کس نے لگایا؟... راجرز تمہیں اس کا حال کچھ معلوم

ہے؟"

"سرکار اس کو لگایا تو میں نے تھا" راجرز نے جواب دیا "لیکن میں خدا کو حاضر

جان کر کہتا ہوں کہ مجھے بالکل معلوم نہ تھا اس میں کیا کچھ بھرا ہے۔ اگر مجھ کو گمان

تک ہوتا تو خدا میں اسے توڑ کر پھینک دیتا!"

جج صاحب تھوڑی دیر گھورتی ہوئی نظروں سے نوکر کے منہ کو تکتے رہے

پھر بولے "بات کچھ واضح نہ ہوئی۔ بہتر ہو کہ تم ساری حقیقت اول سے آخر تک

پوری طرح بیان کرو"

نوکر نے جواب دینے سے پہلے منہ پر رومال پھیرا اس کے بعد گردن جھکا

کر کہنے لگا "جناب اصل بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ کیا تعمیل احکام کے سلسلہ

میں کیا تھا"

"کس کے احکام ؟"

"مسٹر اوون کے"

"پھر وہی اوون ! ... لیکن وہ ہے کہاں ؟ اچھا یہ بتاؤ مسٹر اوون نے تمہارے نام اس ریکارڈ کے بارہ میں کیا ہدایات بھیجی تھیں ؟"

"صرف یہ کہ میں اس ریکارڈ کو فلاں میز کے خانہ سے نکال کر گراموفون پر لگا دوں اور اس کے بعد جب میں قہوہ لے کر مہمانوں کے پاس جاؤں تو میری بیوی گراموفون چلتا کر دے"

"کتنا عجیب قصہ ہے ... عقل جسکو باور نہیں کر سکتی"

راجرز کے چہرہ پر جوش صداقت کی تمتماہٹ پیدا ہو گئی بولا "سرکار میں نے خدا کو جان دینی ہے یقین کیجئے مجھے خیال تک نہ تھا کہ اس ریکارڈ کا مضمون کیا ہے - ایک معمولی قسم کا ریکارڈ تھا اور اس پر جو چند الفاظ چھپے تھے ان سے یہی معلوم ہوتا تھا کسی گانے کا ریکارڈ ہوگا"

وارگریو نے لومبرڈ کی طرف دیکھا پھر پوچھا "کیا آپ نے دیکھا - ریکارڈ پر کوئی عنوان درج تھا ؟"

لومبرڈ نے سر کے اشارہ سے ہاں کہی پھر مسکراتے ہوئے اپنے تیز نوکیلے دانت نمایاں کر لئے اور کہا "ہاں میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس پر یہ چند الفاظ درج تھے "امن کا گیت"

باب - ۱۰

بے چینی اور شراب

کمرہ میں ایک پل کے لئے گہری خاموشی چھا گئی جس کو قطع کرتی ہوئی سر ہنیل میکارتھر کی آواز سنائی دی "یہ جو کچھ اب تک ہُوا بالکل بعید از فہم ہے۔ مسٹر اوون کی ہدایات... ایک نہ جانے ہوئے ریکارڈ کا گراموفون پر لگایا جانا... اس پر لکھا ہُوا غلط عنوان... میں پوچھتا ہوں آخر یہ آدمی اوون ہے کون... اور وہ کہاں ہے؟"

"بیشک سب سے پہلے یہی سوال فیصلہ طلب نظر آتا ہے" ایملی برنٹ نے تائید کی۔

جج وار گریو نے ایک ہاتھ اس مخصوص انداز سے اٹھایا جس سے کام لے کر وہ عمر بھر عدالت انصاف میں خاموشی اور ضبط انتظام قائم رکھنے کے عادی تھے اس کے بعد متین لہجہ میں کہا "ٹھہریئے سب کام سلسلہ وار ہونا چاہیے سب سے پہلے مریضہ کی فکر کرنا لازم ہے راجرز تم اپنی بیوی کو لے جا کر بستر پر لٹا دو تاکہ اس غریب کو آرام حاصل ہو۔ پھر واپس اس کمرہ میں آ جانا"

راجرز "بہت اچھا حضور" کہہ کر رخصت ہونے لگا تھا کہ اتنے میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا "ٹھہرو تم اکیلے اس کام کو نہ کر سکو گے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں" چنانچہ دونوں آدمی دونوں طرف سے مسز راجرز کو سہارا دے کر جو بڑی آہستگی سے قدم اٹھا سکتی تھی کمرہ سے باہر لے گئے

ان کے چلے جانے کے بعد انتھنی مارسٹن بولا "صاحبو اوروں کا حال تو مجھ کو معلوم نہیں لیکن میرا جی اس وقت شراب کے ایک تیز گلاس کے لئے

سخت بیقرار ہے"

لومبرڈ بولا "میرا بھی حسن پر ایسا ہی یقین ہے" یہ کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھا "تو ٹھہریے میں پینے کی کوئی چیز لاتا ہوں" اور کمرہ سے باہر چلا گیا کوئی ایک یا دو سیکنڈ کے بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھوں پر ایک بڑا سا قاب تھا جس پر شراب کی دو تین بوتلیں اور چند گلاس رکھے تھے اس کو احتیاط سے میز پر اتارتے ہوئے اس نے کہا "یہ چیزیں پہلے سے تیار رکھی تھیں اب آپ ذرا تازہ دم ہو لیں" اس پر نہ صرف اس نے اور لومبرڈ نے بلکہ جنرل میکارتھر اور جج وارگریو نے بھی وسکی کے تیز گلاس پر کر کے ختم کئے۔ مہمانوں میں صرف ایملی برنٹ ایسی عورت تھی جس نے سادہ پانی کے گلاس پر قناعت کی

میں اس موقعہ پر ڈاکٹر آرم شرانگ بھی واپس آ گیا اور کہنے لگا "اب اس کی حالت بہتر ہے۔ میں نے ایک مسکن دوا اس کو دے دی ہے جس سے امید ہے جلد اچھی ہو جائے گی" پھر ادھر ادھر دیکھ کر "یہ کیا وسکی ہے؟ ٹھہریے میں بھی ایک گلاس لونگا!"

کئی اور شخصوں نے اپنے لئے دوبارہ گلاس پر کر کے رکھ لئے آخر کوئی ایک یا دو منٹ کے بعد راجرز بیوی کے انتظام سے فارغ ہو کر واپس آ گیا

باب - ۲۱

گھر کی عدالت

ابھی تیسیوں مسٹر وارگریو اپنے پھولے ہوئے چہرہ پر اندازہ اہمیت پیدا

کر کے کسی جج کی شان سے کرسی پر بیٹھ گئے جس سے تھوڑی سی دیر کے لئے کمرہ نے عدالت قانون کی صورت اختیار کر لی۔ سب سے پہلے راجندر کی طرف منہ کر کے جج صاحب نے کہا "ہاں اب کہ ہم اس معاملہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں راجندر سب سے پہلے میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ شخص مسٹر اوون ہے۔ اس گھر کا مالک کون ہے؟"

راجندر ہکا بکا ہو کر دیکھنے لگا پھر کہتے ہوئے بولا "صاحب میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ مسٹر اوون اس جگہ کے مالک ہیں"

"اس کو تو میں بھی تسلیم کر چکا امر دریافت طلب یہ ہے کہ تمہیں اس شخص کی نسبت کیا کیا حالات معلوم ہیں؟"

راجندر نے پر اسرار طریقہ پر صورت انکار سر ہلایا اس کے بعد کہنے لگا "افسوس میں اس کا کوئی جواب عرض نہیں کر سکتا اس لئے کہ مجھے اب تک مسٹر اوون سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا"

ان الفاظ کو سن کر کمرہ میں سنسنی کی فضا پیدا ہو گئی جنرل میکارتھر بول اٹھا "کیا کہتے ہو؟ کیا مسٹر اوون نے تمہیں نوکر نہیں رکھا تھا؟"

"جی بیشک مجھے اور میری بیوی کو ایک چٹھی موصول ہوئی تھی جس میں لکھا تھا کہ ہمارے لئے اس جزیرہ میں ملازمت کا موقعہ ہے اور یہ تنخواہ دی جائے گی چٹھی قریباً ایک ہفتہ پہلے پلائی ماؤتھ کی رجسٹری ایجنسی کی معرفت وصول ہوئی تھی چونکہ ہم بے کار تھے اور تنخواہ معقول پیش کی گئی تھی اس لئے ہم دونو چلے آئے"

اس موقعہ پر جسٹس ویور نے سر ہلاتے ہوئے کہا "میں نے بھی اس ایجنسی کا نام سنا ہے بہت معتبر اور پرانی فرم ہے"

"لیکن وہ چٹھی کیا تمہارے پاس موجود ہے؟" وارگریو نے نوکر سے اگلا سوال پوچھا

"کیا وہ چٹھی جس میں ہمیں نوکری کی اطلاع دی گئی تھی؟... افسوس نہیں! میں نے اس کو سنبھال کر رکھنے کی ضرورت نہ سمجھی"

"اچھا خیر آگے کہو تم بیان کر رہے تھے کہ تمہیں ایک چٹھی موصول ہوئی اور اس کی تعمیل میں تم اس جگہ چلے آئے"

"جی ہاں اور اس جگہ آکر ہم نے دیکھا سارا انتظام مکمل تھا ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی ہوئی اور خوراک اور شراب کی مقدار ہر لحاظ سے معقول تھی صرف جھاڑ پونچھ کی کسر باقی تھی وہ ہم نے آکر پوری کر دی"

"اچھا اس کے بعد؟"

"اس کے بعد؟... کچھ نہیں! بس ایک دن اسی طرح پھر ایک چٹھی موصول ہوئی جس میں لکھا تھا کچھ مہمان آرہے ہیں۔ ان کی آمد کے انتظار میں گھر کو صاف ستھرا اور ان کے رہنے کی سب تیاریاں مکمل رکھنا۔ پھر کل سہ پہر ایک خط اور آیا۔ اس میں تحریر تھا کہ مسٹر اوون اور ان کی بیگم ایک اشد ضروری کام کی وجہ سے نہیں آسکے۔ بہرحال جب مہمان آئیں تو ان کی پوری خاطرداری کی جائے۔ کھانا۔ قہوہ۔ شراب اور گراموفون ریکارڈ کے بارہ میں ساری ہدایات مفصل اس میں درج تھیں"

"کم از کم وہ چٹھی تو ضرور تمہارے پاس ہو گی؟" جج وارگریو نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"جی۔ بے شک وہ میرے پاس ہے" اور راجرز نے جیب سے ایک تہ کی ہوئی چٹھی نکالی۔ جج وارگریو نے اس کے ہاتھ سے لے کر اسے کھولا۔ اوپر ریز ہوٹل کا

پتہ چھپا ہوا اور چٹھی کا مضمون ٹائپ شدہ تھا

اپنے بدلے ہوئے روپ میں حزم و احتیاط کی انتہائی ضرورت محسوس کرنے کے باوجود جاسوس بلور اس موقعہ پر ضبط نہ کر سکا اور اس نے جھٹ پاس جا کر یہ کہتے ہوئے چٹھی جج صاحب کے ہاتھ سے لے لی "ذرا مجھ کو بھی دیکھنے دیجئے" اور اس کے بعد سرسری نظر ڈال کر "ٹائپ کارونیشن مشین کا ہے... کوئی بالکل نئی مشین جس میں کسی طرح کا نقص نہیں۔ کاغذ بھی ایسا جو ہر ایک سٹیشنر کی دوکان سے مل سکتا ہے۔ اس سے تو کوئی خاص بات معلوم نہیں کی جا سکتی... لیکن شاید کاغذ پر انگلیوں کے نشان موجود ہوں..."

ان آخری الفاظ کو سن کر جج صاحب چونکنے ہو گئے اور نام نہاد مسٹر ڈیوس کو حیرت آمیز نظروں سے دیکھنے لگے۔ اتنے میں انیتھنی مارسٹن بھی پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ بلور کے شانہ کے اوپر سے خط کا مضمون دیکھتے ہوئے بولا "لکھنے والے کا نام کتنا عجیب ہے یو. نک. نارمن. اوون!

جج وارگریو چونک گئے پھر بولے "شکریہ ادا کرتا ہوں مسٹر مارسٹن۔ آپ کے لفظوں سے میرے دل میں ایک بالکل نیا خیال پیدا ہوا ہے" اور اس کے بعد کچھوے کی طرح گردن آگے نکال کر حاضرین کی طرف دیکھتے ہوئے "میری رائے میں اب وقت آ گیا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی واقفیت بیان کر کے معلومات مکمل کرنے میں مدد دے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں"

ایک منٹ کے لئے خاموشی چھا گئی جس میں ہر شخص ہر دوسرے کے منہ کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے بعد ایملی برنٹ نے فیصلہ کن لہجہ میں کہنا شروع کیا۔

بات ہر چند عجیب معلوم ہوگی تو بھی یہ امر واقعہ ہے کہ میں ایک بھاری غلط فہمی کا شکار ہو کر اس جگہ چلی آئی - میرے نام دعوت کا جو خط موصول ہوا وہ ایک ایسی عورت کا لکھا ہوا تھا جو کسی بحری مقام پہ دو یا تین سال پہلے مجھ سے ملا بیان کرتی تھی - دستخط کے مقام پہ ابتدائی حرفوں کے بعد آخری نام کچھ اس طرح کے گھسٹے ہوئے خط میں درج تھا کہ میں اس کو صحیح طور پر نہ پڑھ سکی - بہر حال میں نے اندازہ سے جانا کہ وہ خط یا تو مس آگڈن یا مسز آلورلے میرے نام لکھا ہے کیونکہ ان دو خاتونوں سے میری واقفیت ہے - اوون نام کی کسی عورت سے نہ کبھی مجھ کو ملنے کا اتفاق ہوا نہ میں اس سے واقف ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر میں صحیح نام پڑھ سکتی تو شاید اس جگہ کا رخ کسی حال میں نہ کرتی"

"وہ اصل چٹھی کیا آپ کے پاس موجود ہے؟" جج وارگریو نے پوچھا

"جی ہے اور میں ابھی لا کر آپ کو دکھاتی ہوں"

کوئی ایک منٹ کے اندر وہ اصل خط لیکر واپس آگئی - جج صاحب نے دو بارہ اس کو پڑھا اس کے بعد بولے "آپ کا فرمانا صحیح ہے - بے شک آپکو غلط فہمی ہوئی ہے" پھر ویرا کی طرف مڑ کر "آپ مس کلے تھارن ؟"

ویرا نے ان حالات کی تفصیل بیان کی جنہیں اس کو ایام تعطیلات میں مسز اوون کی سکریٹری کا عہدہ پیش کیا گیا تھا اور بتایا کہ میں اسی سلسلہ میں ملازمت میں اس جگہ آئی ہوں

"مسٹر مارسٹن ...؟"

اینتھنی کا جواب واضح اور صاف تھا کہنے لگا "میرے نام ایک دوست کا بھیجا ہوا تار موصول ہوا تھا - بیجر برکلے جن کا نام ہے - چونکہ میں تار دوست کا چلا ہوا تھا اس لئے مجھ کو اس خیال سے حیرت بھی ہوئی کہ بیجر نار وے میں کیا کرنے

گیا تھا بہر حال میں اس تار کی تعمیل میں اس جگہ چلا آیا"

مسٹر دار گیبو نے اظہار اطمینان کے طور پر سر کو حرکت دی پھر وہ ڈاکٹر آرم سٹرانگ کی طرف مڑا

"میرے نام جو خط موصول ہوا وہ میرے ایک ہم پیشہ دوست کی طرف سے تھا جس نے لکھا تھا کہ میں ایک مریض کے بتانے پر اس جگہ جاتا ہوں۔ مرض چونکہ پیچیدہ ہے اس لئے آپ بھی آجائیے۔ آپس میں مشورہ کر کے کوئی رائے قائم کر سکیں گے۔ لیکن اس جگہ آکر دیکھا ... تو بات ہی کچھ اور نکلی"

اس دوران میں لومبرڈ گھورتی نظروں سے مسٹر بور کی طرف دیکھتا رہا تھا۔ اب وہ دفعتاً بولا

"دیکھئے مسٹر ڈیوس۔ میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں ..."

لیکن جج وار گریو نے فوراً ایک ہاتھ اونچا کر دیا۔ وہ اس قسم کی بے جا مداخلت کو اپنی شان منصفی کے منافی تصور کرتے تھے۔ بولے "ذرا دم لو..."

"لیکن میں تو..."

"مسٹر لومبرڈ۔ ہر ایک کام سلسلہ وار ہونا چاہئے۔ جو کچھ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں اسے تحقیق ہو لینے دو۔ پھر آپ کو اختیار ہے ... ہاں جنرل میک آرتھر؟"

اپنی ڈھلکی ہوئی مونچھوں کے سرے کو زور زور سے کھینچتے ہوئے جنرل میک آرتھر نے کہا "ایک خط اسی دن کا میرے نام بھی آیا تھا جس میں اس نے بعض پرانے دوستوں کے بارہ میں لکھا کہ اس موقعہ پر جمع ہوں گے۔ میں چلا آیا۔ خط افسوس میرے پاس نہیں رہیں نے اسے پھاڑ ڈالا تھا"

جج صاحب کا اطمینان ہو گیا۔ اب وہ حسب عادت ایک انگلی سے بالائی ہونٹ کو سہلاتے ہوئے مسٹر بلور کی طرف مڑے اور اس خطرناک لہجہ میں جس سے

ملزم ان کی عدالت میں عمر بھر کانپا کرتے تھے ۔ اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہنے لگے ۔

"مسٹر ڈیوس ۔ تھوڑی دیر پہلے جب وہ ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تو آپ نے سنا ہوگا کہ ایک نامعلوم آواز نے ہم میں سے ہر ایک کے برخلاف بعض الزام عائد کئے تھے ۔ خیر اس سوال کو بعد میں لیا جائے گا ۔ فی الحال میں صرف ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ ناموں کی اس فہرست میں جو اس وقت گنوائی گئی ایک نام ولیم ہنری بلور کا بھی تھا ۔ لیکن ہمارے درمیان اس نام کا کوئی آدمی نہیں البتہ ڈیوس کا نام اس فہرست میں شامل نہ ہونے سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ بلور کس صاحب کا نام ہے اور آپ اپنی آمد کے بارہ میں کیا جوابدہی کرنا چاہتے ہیں"

باب ۔ ۲۲

نئی دریافت

سارے آدمی تعریفی نظروں سے وارگریو کی طرف دیکھنے لگے ۔ کس مزے کا نکتہ سوچا تھا ظالم نے ۔ کیوں نہ ہو ۔ آخر عدالت فوجداری کا نامور جج رہ چکا تھا

بلور کے چہرہ پر آثار اضطراب پیدا ہو گئے ۔ اس نے ایک دو بار ہاتھوں کو بے مدعا حرکت دی اس کے بعد کھسیانا سا ہو کر بولا

"اب چونکہ ساری بات ظاہر ہو چکی ہے ۔ اس لئے میرے خیال میں کسی رازداری کی حاجت نہیں رہی ۔ دراصل میرا نام ڈیوس نہیں ..."

"تو کیا ولیم ہنری بلور ہے ؟"

"جی ہاں۔ یہی"

"مسٹر دارگریو اب مجھ کو بھی حالِ دل کہہ لینے دو" لوہیرڈ نے اس موقعہ پر کہا "یہ آدمی بلور یا جو کچھ بھی اس کا نام ہے۔ ضرور کوئی شعبدہ باز۔ چالیا اور فریبی ہے۔ ایک جھوٹ اس کا آپ نے ظاہر کیا۔ دوسرا میں کرتا ہوں۔ یہ آدمی ہرگز ہرگز نٹال یا جنوبی افریقہ کا رہنے والا نہیں۔ میں ان دونو ملکوں میں گیا ہوں۔ مجھے ان کے چپہ چپہ کا حال معلوم ہے۔ نٹال یا جنوبی افریقہ کا باشندہ ہونا تو الگ رہا۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں اس آدمی نے اپنی عمر میں کبھی اس ملک کو دیکھا تک نہیں"

کمرہ میں جتنے آدمی موجود تھے سب کی آنکھیں بلور کی طرف اٹھ گئیں۔ ہر شخص کی نگاہ میں غصہ۔ قہر اور شک کی آمیزش تھی۔ اینتھنی مارشن سب سے بڑھ کر طاقتور اور دلیر۔ ایک قدم آگے بڑھا۔ اس کے دونو ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے کسی ہوئی تھیں

"بولو۔ جواب دو" اس نے سخت لہجہ میں کہا "چپ کیوں ہو؟"

بلور نے اپنا سر فاخرانہ اٹھایا اس کے بعد کہنے لگا "صاحبو۔ جوش میں آنے کا موقعہ نہیں۔ بات کچھ اور تھی۔ مگر حالات کے اثر سے کچھ اور بن گئی۔ میں کوئی گمنام مرد بدکیش نہیں۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کا ریٹائرشدہ جاسوس ہوں۔ آپ میری سندات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ فی الحال میں نے اپنے طور پر ایک اجنبی سراغ رسانی کی ایجنسی منزہ میں کھول رکھی ہے۔ وہیں سے میری خدمات خاص طور پر حاصل کی گئی تھیں..."

"کس مطلب کے لئے؟"

"مہمانوں کی نگہداشت اور حفاظت کے خیال سے"

"کس نے کی تھیں؟"

اسی پر مسز اوون نے۔ اس کی ایک چٹھی میرے نام آئی جس کے ساتھ میری فیس کا چیک شامل تھا اور چٹھی میں ہدایت درج تھی کہ میں اپنی حقیقت چھپائے رکھوں اور اپنے آپ کو مہمان ظاہر کردوں"

"اور فرض جو آپ کے ذمہ ڈالا گیا۔ مہمانوں کی نگہداشت اور حفاظت کرنا تھا؟"

"جی ہاں۔ یا اس کے علاوہ مسز اوون کے زیورات پر نظر رکھنا۔ لیکن ... اب جو میں سوچتا ہوں تو یہ سب ایک ڈھونگ تھا۔ حقیقت میں اوون یا مسز اوون کی کوئی ہستی نہیں"

جج صاحب نے پھر اپنے بالائی ہونٹ پر انگلی پھیرنی شروع کی اس کے بعد پُر خیال انداز سے کہا

"بے شک۔ آپ کی رائے صحیح ہے۔ مرد کا نام یولک نارمن اوون اور مس برنٹ کی چٹھی میں عورت کا اونا نینسی اوون درج ہے۔ دوسرے لفظوں میں دونو کا نام ہے یو۔ این۔ اوون جس کو اگر ملا کر پڑھا جائے تو ایک لفظ بنتا ہے "ان نون" جس کے معنی ہیں "نامعلوم"

اس موقعہ پر ویرا گھبرائے ہوئے لہجہ میں بولی "لیکن یہ تو نہایت عجیب بات ہے ... عقل نہیں مانتی کہ ..."

جج صاحب نے ایک دو بار سر کو حرکت دی پھر بولے

"ماننے ہی کیسے؟ یہ جو کچھ اس وقت تک ہوا یا ہو رہا ہے کسی صحیح الدماغ آدمی کی فکر سلیم کا نتیجہ نہیں۔ کسی دیوانے کی سوچی ہوئی تجویز کا حصہ معلوم ہوتا ہے ... یہ آدمی اوون خواہ کوئی ہو یا کچھ ہی نام رکھتا ہو۔ یقیناً کوئی فاتر العقل دیوانہ اور خطرناک قسم کا پاگل ہے!"

باب - ۲۳

جواب دہی

ایک پل کے لیے پھر خاموشی چھا گئی - جو حاضرین کی دہشت اور گہری پریشانی کی مظہر تھی - اس کے بعد جج صاحب کی آواز کہتے سنائی دی "صاحبو ہماری تحقیقات اب دوسری منزل میں داخل ہوتی ہے اور سب سے پہلے میں اپنی طرف سے وہ چٹھی پیش کرتا ہوں جس کے سلسلہ میں اس جگہ آنا پڑا"

اتنا کہہ کر انہوں نے ایک تہ کیا ہوا کاغذ جیب سے نکال کر میز پر ڈال دیا اور اس کے بعد کہا "بظاہر یہ خط لیڈی کانسٹنس کلمنگٹن کا لکھا ہوا ہے - جن سے مجھ کو دیرینہ نیاز حاصل تھا - لیکن واقعہ میں ... یا جانے دیجئے - میں کیوں اس تفصیل میں پڑوں - آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ خط کا فرستندہ ضرور وہی مردنا معلوم اوون ہے جس کا حال ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں - اور جس کی صورت ہم میں سے کسی نے کسی موقعہ پر نہیں دیکھی - تاہم ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں یعنی جس کسی نے مختلف ناموں سے مختلف چٹھیاں ہم سب کو لکھیں وہ ہماری نسبت ہر طرح کے حالات سے واقف تھا - مثلاً اس کو معلوم تھا کہ لیڈی کانسٹنس میرے شناساؤں کے حلقہ میں شامل ہے - اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے ہم پیشہ دوست کون ہیں - نیز اس کو معلوم تھا کہ مس برنٹ دو سال پیشتر زمانہ تعطیل گذارنے کس جگہ گئیں اور کس سے ملی تھیں - اسی طرح اس کو جنرل میکارتھر کے دوستانہ تعلقات کا حال بھی معلوم تھا اور ان جانے ہوئے حالات کی بنا پر ہی اس نے ہر ایک کے برخلاف کچھ الزامات عائد کئے ..."

لیکن الفاظ جج صاحب کے منہ میں ہی تھے کہ ہر طرف سے اعتراضی کلمات

سنائی دینے لگے

"وہ سراسر بہتان ہے جو اس نے مجھ پر لگایا" جنرل میکارتھر نے کہا

"وہ کوئی شاید باطن شریر النفس آدمی معلوم ہوتا ہے" ویرا جس کا سانس تیز تیز چلتا تھا کہنے لگی

اس موقعہ پر نوکر راجرز بول اٹھا "سرکار میرا کیا منہ ہے کہ آپ لوگوں کے روبرو کچھ کہہ سکوں۔ لیکن پھر بھی عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ جو کچھ میرے یا مسز راجرز کے برخلاف کہا گیا سراسر دروغ ہے۔ ہم نے ... میرے کہنے کا مطلب ہے میں نے یا مسز نے ہرگز ہرگز کسی موقعہ پر ..."

"بکواس ... محض بکواس" اینتھنی مارسٹن نے اپنے بارہ میں کہا "خدا معلوم اس نہ جانے ہوئے موذی کا جھوٹے الزام لگانے سے مدعا کیا تھا"

جج وارگریو نے ہاتھ کے اشارہ سے اس بڑھتے ہوئے ہنگامہ کو روکا اور اس کے بعد کسی حقیقی جج کی شان انصاف سے ایک ایک لفظ بڑی احتیاط سے چن کر کہنا شروع کیا

"دیکھئے سب سے پہلے میں اپنے بارہ میں چند الفاظ کہتا ہوں۔ مجھ پر ایک شخص ایڈورڈ سٹیٹن کے قانونی قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ اس کے مقدمہ کی سماعت ہونے پر جو سزائے موت میں نے اس کے لئے تجویز کی وہ ناجائز اور نادرست تھی۔ لیکن واقعات کیا ہیں؟ مجھ کو اچھی طرح یاد ہے ایک شخص ایڈورڈ سٹیٹن الزام قتل میں جون ۱۹۳۰ء کی کسی تاریخ کو میرے روبرو لایا گیا۔ استغاثہ کا بیان تھا کہ اس نے کسی سن رسیدہ عورت کو قتل کیا ہے۔ اس کے وکیل نے بڑی قابلیت سے اس کی پیروی کی جس کا ممبران جیوری پر بہت اچھا اثر پڑا۔ تاہم جتنی شہادتیں اس کے برخلاف

پیش ہوئی تھیں ان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ضرور اس جرم کا مرتکب ہوا ہے
میں نے اس موقعہ پر جو تقریر ممبران جیوری کے روبرو کی اس میں ساری شہادتوں
کا خلاصہ بے لاگ پیش کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جیوری کے خیالات نے پلٹا
کھایا سٹین کو مجرم قرار دیا گیا اور میں نے جیوری کے فتوے سے ہم خیال ہوتے
ہوئے اس کے لئے موت کی سزا تجویز کی بعد ازاں اس فیصلہ کے برخلاف ایک
اپیل بھی دائر کی گئی جو خارج ہوئی اور سٹین کو وقت مقررہ پر پھانسی دے دی گئی
اب میں اس معاملہ کی نسبت اتنا ہی اور کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا وہ میرے
فرض کا ایک حصہ تھا اگر ایک شخص عدالت قانون میں مجرم ثابت ہو تو کیا جج کے
لئے موزوں سزا تجویز کرنا جرم ہے؟ اس کا فیصلہ میں آپ لوگوں پر چھوڑتا
ہوں بہر حال میرا ضمیر اس معاملہ میں صاف ہے"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ کو اب وہ سارا واقعہ یاد آ گیا یعنی یہ کہ سٹین کے مقدمہ
قتل میں جج وارگریو کا فیصلہ ہر شخص کے لئے اچنبھا تھا فیصلہ سنائے جانے سے
چند دن پیشتر ڈاکٹر کی ملاقات کسی ریسٹوران میں ملزم کے وکیل مسٹر میتھیوز سے ہوئی
تھی اور اس نے دوران گفتگو میں بتایا تھا کہ ملزم کا بری ہونا سولہ آنے یقینی ہے
لیکن جب اس کے بد نصیب شخص کے لئے قانون کی انتہائی سزا تجویز کی گئی تو ہر
شخص تصویر حیرت بنا دوسروں کے منہ کو تکتا تھا اور یہ فقرہ زبان زد خاص و عام
تھا کہ جج نے غریب سٹین پر کسی زمانہ کی کسر نکالی ہے خدا معلوم یہ الزام کس حد تک
صحیح تھا بہر صورت وارگریو نے جو کچھ کیا اس پر از روئے قانون کوئی اعتراض وارد
نہ ہو سکتا تھا

دفعتاً کسی فوری خیال کے زیر اثر اس نے وارگریو سے پوچھا "کیا مقدمہ کی
پیشی سے پہلے آپ اس آدمی سٹین کو جانتے تھے؟"

جج نے اپنی تیز چمکیلی مگر غلافی آنکھیں آرم سٹرانگ کی طرف پھیریں ایک لمحہ کے لیئے قہر آلود نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اس کے بعد سرد لہجہ میں کہا "بالکل نہیں میں نے سٹین کا نام مقدمہ کی سماعت کے دوران میں پہلی بار سنا تھا"

لیکن آرم سٹرانگ کا اطمینان نہ ہوا دل ہی دل میں کہنے لگا "بکتا ہے ظالم... محض جھوٹ بکتا ہے! اس نے اہل غریب پر کسی زمانے کا بدلہ لینے کو یہ ستم توڑا تھا!"

باب - ۲۴

چند اور بیانات

ابھا ویرا کلیے تھارن کے صفائی پیش کرنے کی باری تھی حاضرین پر گھومتی ہوئی نظر ڈال کر وہ لرزتی آواز سے بولی "مجھ پر غریب سرل ہیملٹن کی ہلاکت کا الزام لگایا گیا ہے سنیئے میں سب حال عرض کرتی ہوں وہ اپنی ماں کا اکلوتا بچہ تھا اور میں اس کی اتنانی کا فرض سرانجام دیتی تھی ماں کے زیر ہدایت میں کبھی اس کو پانی میں اترنے کا موقعہ نہ دیتی تھی مگر بچے کو تیراک بننے کا شوق تھا آخر ایک دن جب میں بے دھیان تھی وہ سمندر میں تیرنے کے لیئے اترا لیکن تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ مجھ کو خبر ہو گئی میں اسی وقت اس کے پیچھے مدد دینے کے خیال سے تیرتی ہوئی گئی لیکن وہ اتنے ہی میں گہرے پانی میں پہنچ کر غوطے کھانے لگا تھا افسوس کہ میں اس کو وقت پر نہ بچا سکی اس کی موت بے شک سانحہ سے کم نہ تھی لیکن خدا جانتا ہے میرا اس میں کوئی قصور نہ تھا چنانچہ بعد ازاں جب معاملہ کارونر کی عدالت میں پیش ہوا تو اس جگہ بھی ممبران جیوری نے مجھے بالکل بے

قصور قرار دیا تھا پھر اس کے علاوہ مسز ہیملٹن بچے کی ماں کو میرے برخلاف کبھی شکایت نہ ہوئی تھی اب یہ دیکھ کر عقل حیران ہوتی ہے کہ یہ نظر نہ آنے والا آدمی کون ہے جو مجھ ناکردہ گناہ پر بھاری بہتان لگاتا ہے۔ یہ صریحاً ظلم ہے!... ایک بے بس عورت پر ظلم ہے...!"

اور اتنا کہہ کر وہ زار زار رونے لگی اس پر جرنیل میکار تھر نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دیا اور کہا "عزیز لڑکی نہ رو۔ خدا نے ہمارا واسطہ کسی دیو زادے سے ڈالا ہے وہ ایک تم پر ہی نہیں ہم سب پر جھوٹے الزام عائد کرتا ہے" اور اس کے بعد دار گریو کی طرف منہ کر کے فوجی انداز سے سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے اس نے فاخرانہ لہجہ میں کہنے کی کوشش کی

"حقیقت میں اس طرح کے جھوٹے الزام کا جواب دینے کی بجائے اس کو نظر انداز کرنا ہی بہتر سمجھا جا سکتا ہے لیکن چونکہ ہر شخص اپنی صفائی پیش کرتا ہے اس لئے میں بھی مجبوراً کہتا ہوں کہ نوجوان آرتھر رچمنڈ کے متعلق جو حکایت بیان کی گئی سراسر غلط ہے وہ میرے ماتحت افسروں میں سے ایک تھا میں نے ادائے فرض کے سلسلہ میں اسے ایک موقعہ پر دشمن کی جمعیت کا اندازہ کرنے کو بھیجا لیکن... وہ مارا گیا! فرمائیے کیا دوران جنگ میں ایسے واقعات پیش نہیں آیا کرتے؟ پھر یہ شرمناک بہتان جو میری عزیز از جان بیوی پر لگایا گیا ہے... خدا اس کو جنت نصیب کرے۔ وہ نیکی اور پاکیزگی کا فرشتہ تھی مجھے کبھی اس کے برخلاف کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی"

اتنا کہہ کر وہ بیٹھ گیا لیکن نہ جانے کیوں جس وقت وہ اپنی لمبی مونچھوں کے سرے کو پکڑ کر کھینچ رہا تھا تو اس کا ہاتھ زور زور سے کانپتا نظر آتا تھا اتنے میں لومبرڈ آگے بڑھا اس کے چہرہ پر قطعاً آثار اضطراب نہ تھے

بلکہ اس کی آنکھیں اپنی گہرائی میں چھپا ہوا تبسم رکھتی تھیں کہنے لگا "مجھ پہ چند دیسی باشندوں کی ہلاکت کا الزام لگایا گیا ہے..."

"پھر تم اس کے متعلق کیا کہنا چاہتے ہو؟" مارسٹن نے جو اس کے قریب کھڑا تھا اپنی طرف سے پوچھا

فلپ لومبرڈ مسکرایا اس کے بعد کہنے لگا "بات سچی ہے۔ میں بے شک ایک موقعہ پہ انہیں جنگل میں چھوڑ کر چلا آیا تھا لیکن سوال اپنی یا ان کی جانیں بچانے کا درپیش تھا میرے دو تین ساتھی اور تھے ہم جنگل میں رستہ بھول گئے صرف تھوڑی سی خوراک پاس تھی ہم تین آدمی کھانے کا سامان لے کر کسی طرف کو نکل گئے..."

جنرل میکارتھر نے قہر آلود نظروں سے اس کی طرف دیکھا پھر کہا "تو کیا آپ ان لوگوں کو بھوکوں مرنے کے لیے چھوڑ کر صرف اپنی جان کی سلامتی کے خیال سے چلے آئے تھے؟"

"جی ہاں یہی امر واقعہ ہے" لومبرڈ نے تسلیم کیا "کوئی اس کو برا سمجھے لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ اپنی جان کی حفاظت ہر حال میں مقدم ہے اس کے علاوہ دیسی باشندوں کی بات جدا ہے۔ کوئی یورپین ہوتا تو شاید میں اس طرح نہ کرتا۔"

ویرا اب تک دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے بیٹھی تھی اب اس نے بھی فرط حیرت سے ہاتھ ہٹا کر لومبرڈ کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا اور پوچھا "کیا آپ نے یہ جانتے ہوئے کہ وہ سب مر جائیں گے انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دیا تھا؟"

"ہاں۔ میں اس کے سوا کیا کرتا؟" یہ کہتے ہوئے لومبرڈ کی آنکھوں کا تبسم بدستور قائم رہا مگر ویرا کو اس نے دیکھا سہمگیں اور خوفزدہ نظر آتی تھی

اتنے میں اینتھنی مارسٹن پریشانی کے لہجہ میں آہستہ سے کہنے لگا "جو الزام مجھ پر لگایا گیا ہے وہ غالباً ان دو بچوں کے متعلق ہے جو کیمبرج کے قریب

میری کار کی جھپٹ میں آکر مر سے گئے. جان اور لوسی نومز۔ شاید انہی کے نام ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے بدقسمتی تھی..."

"کس کی؟" جج وارگریو نے تلخ لہجہ میں پوچھا "آپ کی یا ان کی؟"

اینتھنی تھوڑی دیر سوچتا رہا اس کے بعد بولا "انہی کی سمجھئے غریب ناگہاں مارے گئے لیکن یہ محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ میں کیا کرتا؟ موٹر تیز چلی جاتی تھی وہ کسی مکان سے نکل کر دوڑے دوڑے سامنے آئے اور کار کی جھپٹ میں آ گئے میرا لائسنس ایک سال کے لئے منسوخ کر دیا گیا تھا جس سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی..."

"لیکن یہ موٹر کو تیز چلانے کی وبا جس کثرت سے پھیلتی جا رہی ہے وہ قوم کے لیئے خطرہ سے کم نہیں" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے کسی قدر گرمجوشی سے کہا "میں ایسے شخصوں کو بہت برا سمجھتا ہوں جو ایک ذرا سی احتیاط سے کام نہیں لے سکتے..."

مگر اینتھنی مارسٹن نے بے پروائی سے شانوں کو حرکت دی اور اس کے بعد کہا "صاحب اس میں میرے یا آپ کے خیالات کچھ نہیں کر سکتے یہ زمانہ ہر کام میں تیزی اور پھرتی کا ہے۔ نقص اگر ہے تو ہمارے ملک کی سڑکوں کا۔ یا ان لوگوں کا جو اپنی آنکھیں کھلی رکھنا نہیں جانتے ورنہ رفتار کی تیزی تو اب بڑھتی ہی جائے گی کم نہیں ہونے کی"

اس طرح اپنی صفائی پیش کر کے اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر اپنا گلاس اٹھا کر اس میں وسکی اور سوڈا ڈالتے ہوئے پیچھے کو منہ کر کے اٹھا اور کہا "بہر حال جو کچھ ہوا ایک امر اتفاقی تھا اس میں میرا کچھ قصور نہیں۔"

باب ۲۵ -

نمائش اور حقیقت

اس اثنا میں نوکر راجرز ایک علیحدہ مقام پر کھڑا کبھی ہونٹوں پر زبان پھیرتا اور کبھی ہاتھوں کو بلنے مدعا حرکت دے رہا تھا اب جج صاحب کا رخ اپنی طرف دیکھ کر اس نے کہا

"سرکار آپ لوگوں نے سنا ہوگا میرے اور مسنر راجرز کے سلسلہ میں کسی مس بریڈی کا ذکر آیا تھا۔ لیکن یقین کیجئے حضور۔ جو کچھ کہا گیا۔ سراسر جھوٹ ہے۔ ہم میاں بیوی دونوں مس بریڈی کے ملازم تھے اور تب تک ان کی خدمت گذاری کرتے رہے تھے کہ ان کی موت واقع ہوئی۔ ان کی صحت اکثر خراب رہتی تھی۔ لیکن ایک رات جب آندھی اور بارش کا طوفان زوروں پر تھا ان کی حالت اچانک بگڑ گئی ٹیلیفون میں کچھ نقص تھا اس لیے میں آدھی رات کو پیادہ ڈاکٹر کو بلانے گیا اس طرح دیر ہوگئی اور مس بریڈی وقت پر طبی امداد حاصل نہ کر سکنے سے رحلت کر گئیں"

اس دوران میں لومبرڈ اس آدمی کے چہرہ کا بغور معائنہ کرتا رہا تھا۔ اس نے دیکھا راجرز کے ہونٹ خشک۔ آنکھیں دہشت کے آثار لیے اور ہاتھ تشنجی حرکات کرتے تھے۔ یہ ساری علامات اس کے دل کی گہری اضطرابی کیفیت ظاہر کرتی تھیں۔

جاسوس بلور نہ رہ سکا۔ اہلکاران پولیس کے مخصوص انداز سے کہنے لگا "کیا مس بریڈی کے مرنے پر اس کی جائداد کا کچھ حصہ تمہیں بھی ملا تھا؟"

راجرز نے فاخرانہ گردن اٹھائی پھر تمکنت سے بولا "صاحب ہم نے جس تندہی سے مس بریڈی کی خدمت گذاری کی اس کے بعد وہ اگر ہم پر کچھ احسان کر گئیں تو اس میں کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟"

لومبرڈ جو شروع سے مسٹر بلور کے برخلاف تھا اب موقعہ پا کر کہنے لگا "کچھ اپنے بارہ میں بھی کہیئے۔ آپ کا نام بھی تو فہرست میں شامل تھا۔"

بلور کے چہرہ کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ بہرحال اس نے ضبط کر کے کہا "کیا آپ لنڈور کی نسبت پوچھتے ہیں... یاد ہو گا لندن اینڈ کمرشل بنک میں چوری کی واردات ہوئی تھی..."

"بے شک مجھ کو یاد ہے" جج وارگریو نے کہا "ہر چند اس مقدمہ کی سماعت میں نے نہیں کی تھی۔ تو بھی اس کے حالات مجھ کو اب تک یاد ہیں۔ لنڈور کو آپ ہی کی شہادت پر سزائے قید دی گئی تھی"

"جی ہاں۔ میری شہادت پر"

"اور اگر میں بھولتا نہیں تو عمر قید کی سزا تھی۔ آدمی کمزور تھا۔ اور وہ جیلخانہ ڈارٹ مور میں ایک سال کے اندر ہی اندر مر گیا"

"بہرحال وہ نقب زن اور چور تھا" بلور نے زور دے کر کہا "اس نے چوری کرتے وقت بنک کے پہرہ دار کو زخمی بھی کیا تھا۔ ثبوت ہر لحاظ سے مکمل تھے"

"غالباً اس موقعہ پر آپ کو ترقی اور انعام بھی ملا تھا... کیوں؟"

"جی بے شک ملا تھا۔ لیکن یہ میری حسن خدمت کا صلہ تھا۔ جو کچھ میں نے کیا وہ میرے فرض کا ایک حصہ تھا اور ادائے فرض کو کسی حال میں جرم نہیں سمجھا جا سکتا"

لومبرڈ قہقہہ مار کر ہنسا۔ پھر چبھتے ہوئے لفظوں میں کہنے لگا

"واہ کیا خوب فرض شناسوں کا مجمع ہے جس میں ایک میں ہی بد قسمت ناشناس شامل ہوں... خیر اب دیکھیں ڈاکٹر صاحب کیا عذر پیش کرتے ہیں۔ شاید اپنے پیشہ کے کسی کام میں غلطی ہو گئی تھی یا کوئی ناجائز آپریشن کیا ہو گا..."

ایملی برنٹ نے سخت ناپسندیدہ نظروں سے متکلم کی طرف دیکھا گویا جو کچھ

وہ کہہ رہا تھا مہذب کان اس کو سننا گوارا نہ کر سکتے تھے۔

لیکن ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے برا نہ مناتے ہوئے کہنا شروع کیا "بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ خدا جانے کیا نام لیا تھا۔ کلیز... یا کلوز؟ بہر حال مجھ کو بالکل یاد نہیں کہ اس نام کا کوئی مریض میرے ہاتھوں مرا ہو۔ یوں عمل جراحی میں ایسی موتیں واقع بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس میں ڈاکٹر کا کیا قصور؟..."

مگر دل ہی دل میں وہ اس واقعہ کو یاد کر کے جسے وہ آج تک نہ بھولا تھا اپنے آپ کو ان لفظوں میں ملامت کر رہا تھا "کاش میں نے اس آپریشن کے موقعہ پر اتنی زیادہ شراب نہ پی ہوتی۔ مجھ کو اچھی طرح یاد ہے میرے ہاتھ کانپتے اور دماغ بالکل مکدر تھا بےچاری بڈھی عورت تھی۔ ذرا سی غفلت سے ہلاک ہو گئی۔ اس وقت کے بعد میں نے قسم کھائی ہے کہ ایسے موقعہ پر کبھی نہ پیوں گا... لیکن یہ تو ایک بڑی پرانی واردات ہے اور میری خوش نصیبی تھی کہ کسی کو اصل حقیقت کا علم بھی نہ ہو سکا... پھر یہ کون ہے جس نے آج گڑے مردے اکھاڑ کے سامنے رکھ دیئے..."

باب - ۲۶

یہ کیا!

اب صرف ایملی برنٹ کی طرف سے جواب دہی باقی رہی تھی۔ اس لئے سب آنکھیں اس کی طرف لگ گئیں۔ لیکن وہ بڑی پرسکون ضابطہ عورت تھی۔ تھوڑی دیر تو اس نے بالکل دھیان ہی نہ دیا گویا اس کو خبر تک نہ تھی کہ اس کے بیان کا انتظار ہے۔ لیکن اس کے بعد اس طرح کے لہجہ میں جو اپنے اندر حیرت کی دبی ہوئی جھلک رکھتا تھا کہنے لگی "کیا آپ لوگ میرا جواب سننے کے انتظار میں ہیں؟... اگر ایسا ہے تو جان

سمجھئے کہ میرا کوئی جواب نہیں"

"کیا مطلب ہے ... آخر آپ نفی یا اثبات میں کچھ تو کہنا چاہتی ہوں گی"

"بالکل نہیں" اور یہ کہتے ہوئے بڈھی خاتون نے اپنے باریک ہونٹ زور سے بھینچ لئے

جج وارگریو نے حسب عادت اپنے بالائی ہونٹ کو سہلایا اس کے بعد قانونی لہجہ میں کہا "غالباً آپ اپنی صفائی محفوظ رکھنا چاہتی ہیں؟"

"میں کسی قسم کی صفائی اپنے بارہ میں نہ اب اور نہ آئندہ کسی موقعہ پر پیش کرنا چاہتی ہوں" مس برنٹ نے جواب دیا "میں نے اپنی عمر میں جو کچھ کیا اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق کیا ہے۔ اور مجھے اپنا کوئی فعل ایسا نظر نہیں آتا جو میرے لئے باعث ملامت ہو"

عورت کے اس بیان سے حاضرین کا بالکل اطمینان نہ ہوا۔ لیکن نہ کوئی کسی کو مجبور کر سکتا تھا اور نہ خود ایملی ہی ایسی عورت تھی جسے عام رائے کی زیادہ پروا ہوتی۔ وہ اپنی جگہ پر مجسم استقلال بنی بیٹھی رہی

جج وارگریو نے بولنے سے پہلے ایک دو بار گلا صاف کیا اس کے بعد مجبوری کے لہجہ میں کہا "صاحبو یہ تحقیقات یہیں پر ختم کی جاتی ہے۔ لیکن ایک امر خاص دریافت طلب باقی ہے ... کیوں راجرز کیا تم بتا سکتے ہو کہ فی الحال اس جزیرہ پر ہم آٹھ مہمانوں اور تم دو میاں بیوی کے علاوہ اور کون رہتا ہے؟"

"کوئی نہیں سرکار ... کوئی نہیں"

"پختہ یقین رکھتے ہو؟"

"جی میں قسم کھانے کو تیار ہوں"

وارگریو نے مایوسانہ سر ہلایا اس کے بعد کہا "یہ بات اب تک میری سمجھ میں

نہیں آتی کہ کسی شخص نامعلوم نے ہم سب کو کس غرض سے اس جزیرہ میں یک جا کیا۔ بہرحال اتنا میں پھر کہوں گا کہ وہ آدمی خواہ کوئی ہو۔ ضرور مخبوط الحواس فاترالعقل اور عام دنیاوی آداب سے بے بہرہ ہے۔ لیکن دیوانے بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے وہ خطرناک دیوانہ ہو جس صورت میں ہمیں اس جگہ سے جلد از جلد رخصت کی تیاری کرنی چاہیے۔ میری اپنی رائے یہ ہے کہ ہم فوراً یعنی آج ہی رات واپس چلے جائیں"

"لیکن معاف کیجیے سرکار" راجرز نے رکتے رکتے کہا "واپس جانے کے لئے کوئی کشتی بھی تو نہیں ہے"

"کیوں ... یہ کس لئے؟ ... اور اس صورت میں تم خشکی سے ضرورت کا سامان کیسے منگاتے ہو؟"

"بس عام طریقہ یہ ہے کہ ملاح نرکٹ سویرے کشتی پر بیٹھ کر آتا اور دودھ ڈبل روٹی اور ڈاک کی چٹھیاں دے جاتا ہے۔ اسی موقعہ پر جو بات کل کے لئے کہنی ہو۔ کہہ دی جاتی ہے"

"چلو خیر ایک رات کی کوئی بات نہیں" جج وارگریو نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا "صبح جس وقت ملاح آئے تو مجھ کو خبر دینا۔ ہم سب آدمی اسی وقت خشکی پر چلے جائیں گے"۔

سب نے اس تجویز کو پسند کیا۔ سوائے ایک کے۔ یہ انیتھنی مارسٹن تھا۔ کہنے لگا "اس میں تو کچھ بھی مزا نہ آیا۔ اب جو اس جگہ آئے ہیں تو راز کی اصل حقیقت معلوم کر کے ہی واپس جائیں گے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے معاملہ کتنا دلکش اور پراسرار ... اور کسی جاسوسی ناول کے واقعات سے کس قدر ملتا جلتا ہے"

"افسوس میں اس بارہ میں آپ سے ہم خیال نہیں۔ اور نہ سچ پوچھئے تو اس

عمر میں مجھ کو سنسنی پیدا کرنے والے واقعات سے دلچسپی ہے" دار گریو نے کسی قدر تلخ لہجہ میں کہا

"شاید اس لئے بھی کہ آپ کی عمر دائرہ قانون و انصاف میں گذری ہے" مارشن نے ہنستے ہوئے جواب دیا "بہرحال میں ان ساری باتوں کا کھوج لگائے بغیر واپس جانے کا ارادہ نہیں رکھتا"

اتنا کہہ کر اس نے شراب کا گلاس جو آدھا پُر تھا اٹھا کر منہ سے لگا لیا اور اس کو ایک ہی سانس میں پی ڈالا

لیکن ... رحم خدا - یہ کیا! شاید یہ شراب کی تیزی کا اثر تھا یا جلد جلد پینے کا نتیجہ بہر صورت خالی گلاس ابھی اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ مارشن نے ایک دوبار اس طرح کھانسنے کی کوشش کی گویا کوئی چیز اس کے گلے میں اٹکی ہے - اس کے بعد آن واحد میں اس کے چہرہ کا رنگ گہرا سرخ ہو گیا اور اس پر آثار تشنج پیدا ہوئے - اس نے دو - زیادہ سے زیادہ تین لمبے اور گہرے سانس لئے اس کے بعد جوں کا توں گلاس ہاتھ میں لئے وہ کرسی سے کھسک کر کمرہ کے فرش پر آرہا ...

اور وہیں ڈھیر ہو گیا! مارشن مر گیا - اب بچے نہ

جلد - ۱ ختم ہوئی

جلد ۲

منزلِ موہوم

در نوشِ خندِ برقِ خطرہاست زینہار
بازی مخور ز چہرۂ خندانِ روزگار

صائب

گر فلک کارِ ترا برہم زند از جا مرو

غنی

جبیں پہ بل تک نہ آئے ہرگز۔ صعوبتوں کو اٹھاتے جاؤ
ملے نہ جب تک نشانِ منزل۔ قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ!

باب - ۱

خودکشی یا قتل؟

مہمانوں کی اس وقت کی حالت کن لفظوں میں بیان کی جائے؟ سب کے سب مجروح - مغلوب و دلریش - زرد رو اور نیم جان نظر آتے تھے - پیشانیاں عرق آلود ہونٹ تھرّاتے اور آنکھیں تاراجی ہوئی اس مقام کو دیکھ رہی تھیں جہاں ایک منٹ پہلے کا خوش طبع - بے خوف اور کشادہ رو مارشن اب مٹی کے ڈھیر کی مانند پڑا تھا۔ کہاں تھے اب وہ اس کے ولولہ انگیز حوصلے - وہ اس کا روح پرور تبسم اور آہنی ارادے؟ کون اس کی موجودہ حالت دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ وہ چہرہ جواب دھلے ہوئے کپڑے کی مانند سفید نظر آنے لگا تھا - ذرا سی دیر پہلے تابناک اور پُر جلال ہوگا۔ مگر زندگی اور موت میں بس اتنا ہی تو فرق ہے۔

آخر کار ڈاکٹر آرم سٹرانگ اپنے پیشہ کی تحریک سے گھبرا کر اٹھا اور لاش کے پہلو میں دوزانو ہو کر اس کی حالت دیکھنے لگا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد جب اس نے سر دوبارہ اٹھایا تو آنکھیں حیرت اور پریشانی کے آثار لیے تھیں

"میرے خدا... مر گیا!" سہمی ہوئی آواز میں اس کے منہ سے نکلا۔ کوئی جانے اسے اب تک اس بارہ میں کوئی شبہ تھا

لیکن ایک اس پر کیا موقوف ہے۔ کمرہ میں جتنے آدمی تھے - کسی ایک کو یقین نہ آتا تھا کہ وہ جو ابھی ابھی طاقت - ہمت اور استقلال عظیم کی زندہ تصویر تھا - اب

زندوں کی دنیا سے باہر ہے۔ تھوڑی دیر مردہ آدمی کے چہرہ کو دیکھتے رہنے کے بعد ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے اس کے خم کھائے ہوئے نیلگوں ہونٹوں کو سونگھا۔ اس کی بے نور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔ اور اس کے بعد اس گلاس کو ہاتھ میں لیئے جس سے اینتھنی مارسٹن نے زندگی میں آخری مرتبہ شراب پی تھی۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

جنرل میکارتھر نے پوچھا "آخر اس کی موت کس چیز سے واقع ہوئی؟ کیا دم گھٹنے سے مرا یا صحیح وجہ کچھ اور ہے؟"

"آپ اسے دم گھٹنا ہی سمجھیں" آرم سٹرانگ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک انگلی گلاس کے پیندے میں بچی ہوئی شراب میں ذرا سی تر کر کے نوک زبان کو لگائی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ کا انداز بدل گیا۔

"لیکن عقل نہیں مانتی کہ ایسا کڑیل جوان ذرا سا دم رکنے سے مرا ہو" جنرل میکارتھر نے اس موقعہ پر کہا

اتنے میں ایملی برنٹ بولی "خداوند خدا نے انجیل میں فرمایا ہے زندگی کے درمیان تم موت دیکھو گے۔ وہی موقعہ اس وقت درپیش ہے"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے حاضرین کی طرف منہ پھیرا اور فیصلہ کن لہجہ میں کہا "دم گھٹنے کی بات بے شک صحیح تھی۔ لیکن اب میں اس پر اتنا اضافہ اور کرتا ہوں کہ اینتھنی مارسٹن کی موت قدرتی حالات میں واقع نہیں ہوئی!"

"تو کیا... وسکی میں کوئی چیز... ملی تھی؟" ویرا نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا

آرم سٹرانگ نے سر کے اشارہ سے ہاں کہی اور اس کے بعد مشکوک لہجہ میں کہنے لگا "سردست کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن خیال ہے سائینائیڈ قسم کا کوئی زہر برتا گیا ہے... غالباً پوٹیسیم سائینائیڈ۔ اس لیئے کہ

اگر یہ سک المیڈ (کڑوے باداموں کا تیل) استعمال کیا گیا ہوتا تو اس کی بو ضرور آتی"

جج صاحب بولے "آپ کے خیال میں یہ چیز... زہر جس کا آپ ذکر کرتے ہیں شراب میں ملا تھا؟"

"جی ہاں"

دفعتاً وہ کسی فوری خیال کے زیر اثر اس میز کی طرف گیا جس پر مشروبات رکھے تھے۔ بوتل کا ڈاٹ کھولا شراب سونگھی۔ ذراسی چکھی بھی۔ پھر سوڈا جو اس میں لایا گیا تھا اسے بھی منہ کو لگا کر دیکھا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر چپ رہ کر سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا "یہ دونو ٹھیک ہیں۔ ان میں کسی چیز کی آمیزش نہیں"

"تو پھر کیا... آپ کی رائے میں... زہر صرف اس کے گلاس میں ڈالا گیا تھا؟" یہ سوال لومبرڈ نے پوچھا

آرمسٹرانگ پریشان نظر آنے لگا پھر بولا "یہی ایک صورت ممکن ہے"

مطلب یہ کہ اس نے خودکشی کر لی؟" بلور نے حیرت آمیز لہجہ میں کہا "حالانکہ بات جچی لگتی نہیں..."

"بالکل نہیں" ویرا نے تائید کی "وہ ایسا آدمی نہ تھا جو خودکشی کرتا۔ وہ تو صحیح معنوں میں زندہ... اور زندگی کے نشے سے لبریز تھا۔ سہ شام جب اس کی کار پہاڑی سے اترتی نظر آئی تو... ایسا معلوم ہوتا تھا وہ... وہ... افسوس میں اپنے خیالات کو پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتی"

تاہم ہر ایک آدمی سمجھ گیا تھا کہ اس کے خیالات دلی کیا ہیں۔ زندگی میں انتھنی طاقت اور حسن و شباب کی جاندار تصویر نظر آتا تھا... عام انسانوں سے مختلف... لافانی... کسی دوسری دنیا کی مخلوق۔ حالانکہ اب... کتنی دردانگیز اس کی صورت

تھی!.. کتنی عبرت ناک!

"سوال یہ ہے کیا خودکشی کے سوا کوئی اور صورت ممکن نہیں؟" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

ایک ایک کر کے ہر شخص نے صورت انکار سر ہلایا۔ کوئی اور صورت ہو کیا سکتی تھی؟ شراب پاکیزہ۔ پانی بے لاگ... پھر خود مارسٹن کے علاوہ کسی دوسرے نے اس کے گلاس کو چھوا تک نہ تھا۔ لیکن.... ان سب باتوں کے باوجود خودکشی کی بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ وہ تو ابھی ابھی اپنے منہ سے کہہ رہا تھا کہ خواہ سب چلے جائیں وہ اس جزیرہ کے اسرار حل کئے بغیر نہ جائے گا۔ وہ اسرار تو حل نہ ہو سکے۔ لیکن اس کی دوسری بات پوری ہوئی یعنی وہ جزیرہ میں ہی رہ گیا... ہمیشہ کے لیئے رہ گیا!

"چاہے کچھ ہو" بلور نے دفعتاً فیصلہ کن لہجہ میں کہا "میں اتنا ضرور کہوں گا کہ مارسٹن نے خودکشی نہیں کی"

"اور اس میں میرا آپ سے پورا اتفاق رائے ہے" آرم سٹرانگ نے جواب دیا

باب ۲۰

آدھی رات

اس کے بعد معاملہ کو ختم سمجھ لیا گیا۔ کیونکہ اس سے زیادہ نہ کوئی کچھ کہہ اور نہ کر سکتا تھا

آرمسٹرانگ اور لومبرڈ نے مل کر بدنصیب مارسٹن کی لاش کو دونوں طرف سے

اٹھایا اور اس کی خوابگاہ میں لے جاکر بستر پر ڈال دیا۔ لاش چادر سے ڈھک دی جو کمرہ اس غریب کے سونے کے لیئے مخصوص تھا اس طرح ختم کر دہ کا کام دیا۔

جب یہ دونو فارغ ہوکر باہر آئے تو باقی مہمان کھلے میدان میں جمع تھے ہر چند رات سرد نہ تھی پھر بھی ہر شخص کا بدن تھر تھر کانپتا نظر آتا تھا

ایملی برنٹ بولی "اب آرام کرنا چاہئے رات بہت جا چکی ہے"

اس کا کہنا صحیح تھا۔ بارہ کبھی کے بج چکے تھے لیکن اس کے باوجود کسی کو باقیوں سے جدا ہونے کی ہمت نہ ہوتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا وہ سب اکٹھے رہ کر ایک طرح کی باہمی تسکین حاصل کرتے ہیں۔

جج صاحب بولے "بے شک۔ اب ہمیں آرام کرنا چاہئے"

کھانا کھانے کے کمرہ میں سب سامان بکھرا پڑا تھا تو کہ راجرز بولا "ابھی مجھ کو سامان اکٹھا کر کے رکھنے میں کچھ دیر لگے گی"

"پڑا رہنے دو سب چیزوں کو" لومبرڈ نے جلدی سے کہا "یہ کام صبح ہو جائے گا"

"لیکن یہ بتاؤ تمہاری گھر والی کا کیا حال ہے؟" آرمسٹرانگ نے پوچھا

"میں اب تک جا کر اس کی حالت نہیں دیکھ سکا اب میں دیکھ کر بتاتا ہوں" پھر ذراسی دیر میں اس نے واپس آکر کہا "آرام سے پڑی سوتی ہے"

"سونے دو۔ آرام اس کے لئے ہر حال میں اچھا ہے" ڈاکٹر نے رائے دی "اس کو بلا ضرورت جگانے کی حاجت نہیں"

"جی نہیں۔ میں اس کو یوں ہی پڑا رہنے دونگا اور جیسا آپ نے فرمایا ہے سامان صبح ٹھیک ٹھاک کر لیا جائے گا۔ فی الحال میں اس کمرہ میں قفل لگا دیتا ہوں"

ادھر وہ اس کام میں مشغول ہوا ادھر باقی مہمان غیر ارادی طور پر اپنے کمروں میں جانے کے لئے سیڑھیوں پر چڑھنے لگے اگر یہ کوئی پرانی عمارت ہوتی جس کے کونوں میں تاریک سائے دیواروں پر لکڑی کے تختے جڑے ہوئے اور چوبی فرش چرچراتے سنائی دیتے تو جدا بات تھی۔ لوگ ایسی آوازوں سے بے شک خوف کھانے لگتے ہیں لیکن یہ تو ہر لحاظ سے عہد حاضر کے طریقوں پر بنی ہوئی کوٹھی تھی جگہ جگہ بجلی کے لیمپ لگے ہوئے۔ نہ کوئی جگہ تاریک۔ نہ کہیں اندھیرا ہر چیز روشن اور صاف تھی۔ کوئی ایک مقام بھی ایسا نہ تھا جس پر کسی طرح کا شک کیا جا سکتا۔ وہ مخصوص فضا جو بھوتوں۔ روحوں یا جرائم پیشہ لوگوں کی موجودگی کی خبر دیتی ہے قطعاً اس میں نہ تھی۔

لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں یہ لوگ اپنے کمروں کی تنہائی میں جانے سے خوف کھاتے تھے مجبوری کی حالت میں انہوں نے اوپر پہنچکر ایک دوسرے کو الوداع کہی پھر ہر شخص اپنے اپنے کمرہ خواب میں چلا گیا

اور نیم بے خبری کی سی حالت میں ہر ایک نے دروازہ کو اندر سے بند اور مقفل کر لیا!

باب - ۳

کھولی ہوئی کہانیاں

اپنے خوشرنگ کمرہ خواب کی راحت انگیز فضا میں جج دارگریو بستر پر لیٹنے کی تیاری میں شب خوابی پہن رہے تھے کہ ان کے خیالات کی رو بے اختیار اڈورڈ سٹین کے معاملہ کی طرف گئی۔ جس کے قانونی قتل کا الزام ان پر لگایا گیا تھا۔ بظاہر وہ

اس واقعہ کی یاد دل سے نکال کر پھینک دینا چاہتے تھے۔ لیکن آدمی کے خیالات اس کے اپنے قابو سے باہر ہیں۔ پرندہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ اڑے اپنے سایہ کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ خواہ وہ اونچے آسمان پر بادلوں کے قریب ہو یا فرش زمین پر۔ سایہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ یہی حال آدمی کے خیالات کا ہے خواہ وہ کہیں جائے اور ان سے بچنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے۔ وہ غصہ میں بھرے ہوئے سانپ کی مانند ضرور اس کا پیچھا کرتے ہیں۔

شٹین کی صورت ان کو اچھی طرح یاد تھی۔ بال ہلکے سنہرے۔ آنکھیں نیلیں اور نگاہ میں راست گوئی اور صداقت کا وہ مخصوص انداز پایا جاتا تھا جس کے بارہ میں کسی طرح کی غلط فہمی غیر ممکن ہے۔ یہی وہ باتیں تھیں جنہوں نے اس کے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ممبران جیوری کے دلوں پر نہایت اچھا اثر ڈالا تھا۔ لیکن گو استغاثہ کا پہلو کمزور۔ وکیل صفائی کی تقریر زوردار اور ممبران جیوری کا رویہ ہمدردانہ تھا تاہم عین دم آخر میں اس نے (جج دارگریو نے) ملزم کے برخلاف کچھ اتنی زبردست تقریر کی کہ پانسہ ہی پلٹ گیا۔ جیوری نے متفقہ طور پر ملزم کو قصوروار قرار دیا اور دارگریو نے اس بدنصیب کے لئے سزائے موت تجویز کر دی!

غور کر کے دیکھا جائے تو جو الزام قانونی قتل کا کسی نامعلوم آواز نے ان پر لگایا وہ سولہ آنے صحیح تھا۔ لیکن اس سے کیا؟... کون تھا جو ان کے حالات دلی کو جانتے ہوئے کسی طرح کا جرم ان کے برخلاف ثابت کر سکتا...؟

بڑی احتیاط کے ساتھ انہوں نے اپنے مصنوعی دانت اتار کر پانی میں رکھے اس کے ساتھ ہی پوپلا منہ غائت درجہ مکروہ۔ کینہ توز اور ظلم آور بن گیا۔ مگر ان باتوں سے بے خبر جج دارگریو یہ سوچکر خوش تھے کہ انہوں نے شٹین کی اچھی کسر نکالی اور اس کو خوب ہی سبق دیا!

بجلی کا لمپ بجھا کر وہ سونے کے لئے بستر پر لیٹ گئے ...

نچلی منزل پر کھانا کھانے کے کمرہ میں نوکر راجرز چھوٹی میز کے پاس کھڑا حیرت آمیز نظروں سے چینی کی ان مورتوں کو دیکھ رہا تھا جن کی تعداد دس سے نو رہ گئی تھی! پریشانی کے انداز سے سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا "یا تو میرا ہی دماغ چلنے لگا ہے یا اس گھر میں حالات رفتہ رفتہ عجیب سے عجیب تر ہوتے جا رہے ہیں چینی کی بنی ہوئی حبشی لڑکوں کی یہ مورتیں کل دس تھیں ... اب نو کیسے رہ گئیں؟ ...

اسی مکان کے ایک اور کمرہ میں جنرل میکارتھر بستر پر لیٹا ہوا بے چینی سے کروٹیں بدل رہا تھا بہت چاہتا تھا آنکھ لگ جائے مگر نیند نہ آتی تھی اندھیرے میں بدنصیب آرتھر رچمنڈ کا چہرہ بے رنگ اور بے جان کسی مومی مورت کی مانند آنکھوں کے سامنے پھرتا تھا

کیا قیامت ہے کہ یہی آرتھر جس کو وہ کسی زمانہ میں بے حد عزیز رکھتا تھا اس کی یاد اب اس کے لئے سوہان روح تھی! لیکن قصور اس کا نہ تھا وہ آرتھر کو ایک شریف الطبع نوجوان سمجھتا اور اپنی بیوی لیسلی سے بےحد پیار کرتا تھا پس اگر آرتھر اور لیسلی اس کی نظروں کے سامنے ایک دوسرے سے بے تکلفانہ ملنے لگے تو اسے کیا معلوم تھا کہ ان کی نیت میں فتور ہے۔ وہ تو یہی سمجھے ہوئے تھا کہ بہن بھائی دیور کا سا تعلق ہے لیکن واقعات اس کے خلاف تھے۔ رچمنڈ کی عمر اٹھائیس اور لیسلی انتیس سال تھی خدا معلوم کس منحوس گھڑی میں ان کے دلوں میں فاسد خیالات نے گھر کیا کہ دونو بدی کی راہ پر چلنے لگے۔ لیکن جنرل میکارتھر اس بھلاوے میں رہا کہ دونو کے تعلقات پاک ہیں۔

جنگ عالمگیر کے دنوں میں وہ جب فرانس کے میدانوں میں چلتی توپوں اور برستے گولوں کے درمیان انتہائی خطرناک حالات میں زندگی بسر کر رہا تھا تو اپنی بیوی لیلی کی یاد اس کے لیئے ہر حال میں موجب حوصلہ افزائی ہوئی تھی جب اس کا دل بیقرار ہونے لگتا تو وہ اس کے فوٹو کی تصویر جیب سے نکال کر دیکھ لیتا اس سے اس کے جی کو چین آجاتا

لیکن اس کے بعد دفعتاً... وہی ہوا جو ایسی حالتوں میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ یعنی ایک ذراسی غلطی سے بڑی احتیاط سے چھپایا ہوا راز جرنیل میکارتھر پر ظاہر ہو گیا۔عورت نے دو چٹھیاں لکھی تھیں ایک آرتھر کے نام دوسری اپنے شوہر کے لیئے مگر لفافوں میں ڈالتے وقت بھول گئی اور ایک چٹھی دوسرے میں اور دوسری پہلے لفافہ میں چلی گئی جس وقت میدان جنگ میں جرنیل میکارتھر نے آرتھر کے نام لکھی ہوئی لیلی کی چٹھی پڑھی.. تو خدا ہی بہتر جانتا ہے اس کے دل کی کیا کیفیت ہوئی غصہ اور جوش کی ناقابل برداشت آگ اس کے سینے میں بھڑک اٹھی۔ رانجم خدا۔ جس کو وہ اپنے چھوٹے بھائی یا بچے کی طرح عزیز رکھتا تھا وہی مار آستین نکلا! خیر اس نے بات جی میں رکھی نہ بیوی کو کسی طرح کی فہمائش کا خط لکھا نہ آرتھر رچمنڈ سے اظہار خیالات کیا

البتہ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک روز اس نے آرتھر کے ذمہ جو فوج میں اسی کے ماتحت کام کرتا تھا ایک ایسا فرض ڈالا جس سے اس کے صحیح سلامت واپس آنے کی ننانوے فیصدی امید نہ تھی۔ فوج میں افسر اعلےٰ کا حکم ایک ایسا فرمان واجب الاذعان ہوتا ہے جس کی عدولی کسی حال میں نہیں کی جاسکتی نوجوان آرتھر دشمن کی فوج کا جائزہ لینے گیا اور پھر واپس نہ آیا بے شک جرنیل میکارتھر نے اس سے اس کے گناہ کا بدلہ لے لیا۔ لیکن اس کے جی کا چین اس دن سے

بالکل جواب دے گیا۔ اس کے بعد دیر تک بات چھپی رہی لیسلی کو تو اصل حقیقت بالکل ہی معلوم نہ ہو سکی وہ اپنے محبوب کے لئے بہت آنسو بہاتی رہی لیکن جب جنرل میدان جنگ سے واپس آیا تو اس کے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے اس نے تین چار سال بعد عورت کو ڈبل نمونیہ ہو گیا اور وہ اصل حقیقت سے لاعلم اس جہان سے کوچ کر گئی آرتھر کی موت کے بارہ میں وقت آخر تک اس کا خیال یہی تھا کہ جو کچھ ہوا محض ایک اتفاقی حادثہ تھا

بات یونہی چھپی رہتی۔ لیکن برا ہو اس گھڑی کا جب میک آرتھر نے اپنی بڑھتی ہوئی بےقراری کے زیر اثر اس کا ذکر اپنے ایک نوجوان دوست آرمیٹج سے کر دیا لیکن آرمیٹج اس کے گہرے یا وفا دوستوں میں سے ایک تھا اب واقعہ پیش آنے کے قریباً پندرہ یا سولہ برس بعد آرتھر رچمنڈ کی موت کا الزام اس پر لگایا جانا واقعی حیرت انگیز تھا آخر اس کا علم کسی فریق ثالث کو کیونکر ہوا؟ کیا آرمیٹج کسی موقعہ پر بہکنے لگا تھا یا اصل حقیقت کچھ اور تھی۔ بہر حال یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک بے جان آواز نے گراموفون ریکارڈ کے ذریعہ سے اس پر آرتھر رچمنڈ کے قتل کا الزام لگایا اور وہ بات جو مدت گذری اس کے دل سے نکل چکی تھی اس کی یاد از سر نو تازہ کر دی

لیکن ایک اس پر کیا موقوف ہے جب وہ سوچتا کہ ایسے ہی الزام قریباً ہر مہمان پر لگائے گئے ہیں تو اس کے دل کو قدرے قلیل ڈھارس ہونے لگتی ایک ایملی برنٹ ہی کو لو۔ کتنی نیک اور پاک عورت تھی اگر اس پر بہتان لگایا جاتا ہے تو جنرل میکارتھر کے برخلاف الزام عائد کیا جانا کیونکر تعجب انگیز ہو سکتا تھا؟

لیکن پھر بھی رہ رہ کر یہ سوال اس کے جی کو بےچین کرتا تھا کہ وہ راز جو اتنی مدت سے پردہ نسیاں کے نیچے چھپا چلا آتا تھا آج کیونکر ظاہر ہوا؟

یہی ایک خیال اس کی نیند میں حائل تھا... یہی ایک خیال بدنصیب آرتھر

کا ہیولان چہرہ اس کی نظروں کے سامنے پیش کرنے کا موجب بن رہا تھا۔۔۔

باب - ۴

بے خواب آنکھیں

سونے سے پہلے ویرا کلے تھارن نے برقی لیمپ بجھا دیا تھا لیکن کمرہ کی تاریکی سکون بخش ہونے کی بجائے الٹا دہشت انگیز ہونے لگی۔ شروع میں اس کا خیال تھا کہ دن بھر کے ہنگامہ خیز واقعات کے بعد اس کے لئے پڑتے ہی سو جانا ذرا دشوار نہ ہوگا لیکن جونہی وہ بستر پر لیٹی اس کے خیالات کی رو نہ جانے کدھر کدھر منتشر ہونے لگی

اس کو ہیوگو کا خیال آیا وہ جو کسی زمانہ میں اس سے بے انداز محبت کرتا تھا اور جسے مسز ہملٹن کی دولت کا وارث بنانے کے خیال سے اس نے بدنصیب سرل کو پانی کی لہروں سے بچانے کی خفیف تر کوشش نہ کی تھی۔۔۔ کسی نامعلوم وجہ سے وہ منزل کامیابی پر پہنچنے کے بعد اس کا ساتھ چھوڑ کر کسی طرف کو چلا گیا؟ لیکن نہ جانے کیوں آج اس پُر اسرار جزیرہ میں آدھی رات کے عمل پر کمرہ کی چار دیواری کے اندر ویرا کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کے بالکل قریب ہے!

"ہیوگو۔۔۔ ہیوگو۔۔۔ آج تم کیوں میرے آس پاس پھرتے معلوم ہوتے ہو؟ ۔۔۔ بیشک میں تمہیں دیکھ نہیں سکتی لیکن تمہارا قرب ضرور محسوس کرتی ہوں۔"

اس نے اپنے جی کو کڑا کرنے کی کوشش کی۔ جانے دو اس بیوفا پر دھیان دینے کی کیا حاجت ہے جو میرے ایثار عظیم کی قدر نہ کرتے کسی طرف کو رخصت ہو گیا کاش پہلے سے اس کے رویہ کا حال معلوم ہوتا۔ پھر کیوں میں اس جرم کی مرتکب ہوتی؟

اس کو وہ زمانہ یاد آیا جب چاند کی ٹھنڈی راتوں میں وہ دونو - ڈیرا اور ہیوگو بحر اوقیانوس کے ساحل پر ٹھنڈی ٹھنڈی پانی سے بھیگی ہوئی ہوا کے مزے لیتے ساحل کی سیر کیا کرتے تھے ہیوگو اس کو چھاتی سے لپٹا لیتا اور صادقانہ لہجہ میں کہا کرتا

"ڈیرا تم میری جان کی بھی جان ہو - تم نہیں سمجھ سکتی ہو کتنی گہری محبت مجھے تم سے ہے - لیکن کیا کروں میں تم سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس سرمایہ کے طور پر ایک پینی تک موجود نہیں - میں بمشکل گذر اوقات کرتا ہوں مگر یہ سب تقدیر کے کھیل ہیں - ایک زمانہ تھا کہ میں اپنے آپ کو بھائی کی چھوڑی ہوئی جائداد کا واحد وارث تصور کرتا تھا - تین ماہ کے عرصہ تک میں اس خیال سے خوش رہا کہ اب میری دنیاوی مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن بڑے بھائی کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد معلوم ہو گیا کہ بھابی دوجی سے ہیں - اس کے بعد بچہ پیدا ہوا کاش وہ لڑکی ہوتی لیکن سرل کے اس دنیا میں آنے سے میری تمام تر امیدوں پہ پانی پھر گیا اب میں بھائی کی جائداد سے ایک کوڑی تک کا حقدار نہیں ہوں..."

یہ الفاظ تھے جنہوں نے ڈیرا کے دل میں خیال پیدا کیا تھا کہ اگر اب بھی سرل کو رستہ سے ہٹایا جا سکے تو ہیوگو کے مالدار بننے اور دونو کی شادی ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی -

سرل ایک کمزور بچہ تھا اور اس کی عام حالت دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا تھا کہ شاید چند سال سے زیادہ زندہ نہ رہے گا لیکن اس کی موت کا سوال مستقبل کے اندھیرے میں پوشیدہ تھا نہ جانے کب اس کا انتقال ہو... اور ہو بھی یا نہ ہو -

اس کے بعد ایک دن جب وہ استانی کی حیثیت میں سرل کو ساحل بحر کی سیر کرانے لے گئی تو بچہ نے اصرار کرنا شروع کیا "مس سکلے تھامن میں تیر کر اس سامنے چٹان تک جانا چاہتا ہوں..."

ماں کے ایما پر ویرا نے بچے کی یہ درخواست پیشتر بارہا رد کی تھی لیکن اس روز جب وہ ہیوگو کے خیالات میں کھوئی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی بچے کے بار بار زور دینے پر صرف اتنا کہہ سکی

"سیرل تم وہاں تک نہیں جا سکتے۔ جگہ دور ہے"

"نہیں مس کلے تھارن ... میں اچھی طرح تیر سکتا ہوں"

اف! پریشان کن خیالات۔ جو کسی حال میں نیند نہ آنے دیں گے۔ ویرا اٹھی لیمپ جلا کر اپنے بکس سے اسپرین کی تین ٹکیاں نکالیں اور پانی کے ساتھ نگل لیں یہ نیند حاصل کرنے کا آخری ذریعہ اس کو نظر آیا کاش کوئی اچھی دوا خواب آور اس کے پاس موجود ہوتی!...

لیکن جب وہ بستر کی طرف واپس جا رہی تھی تو اس کی نگاہ آتشدان کے اوپر دیوار کے ساتھ لگی ہوئی اس نظم کی طرف گئی جس کا پہلا شعر یہ تھا:...

دس چھوٹے حبشی دعوت کھانے نکلے

ایک کا دم گھٹ گیا۔ باقی رہ گئے نو!

سوچنے لگی یہ تو ٹھیک ٹھیک وہی بات ہوئی جیسی حبشیوں کی ہوئی تھی ہم دس مہمان تھے ایک دم گھٹ کر مر گیا... لیکن کیوں مرا؟ یہ راز اب تک حل نہیں ہو سکا کوئی اس کو مارنے والا آس پاس نہ تھا۔ خود وہ بھی موت کے لئے تیار نظر نہ آتا تھا پھر ہوا کیا؟...

کم از کم میں ایسی عورت نہیں جو آسانی سے مرنا قبول کر سکوں۔ ابھی میرے ارمان جی میں ہیں۔ دوسرا خواہ کوئی مر جائے میں نہ مروں گی... کسی حال میں نہیں!

دوا کے مسکن اثر سے رفتہ رفتہ اس کی آنکھ بند ہونے لگی...

باب - ۵

کچھ ایسے سونے ہیں سونیوالے

ڈاکٹر آرم سٹرانگ سوتے میں خواب دیکھ رہا تھا

آپریشن کرنے کا کمرہ ہے - گرمی کے مارے دم گھٹا جاتا ہے - ہاتھ چپچپے - پیشانی سے پسینہ بہ کر آنکھوں میں گرتا ہے - پھر یہ نازک کام کیسے کیا جائے؟... میز پہ کوئی عورت پڑی ہے - بدن استخوانی - چہرہ کپڑے سے ڈھکا ہوا... ادہو یہ تو ایملی برنٹ ہے! اس نے منہ سے کپڑا اتار کر دیکھا - وہی ہے! بے ہوشی میں بھی اس کے ہونٹ حرکت کرتے معلوم ہوتے ہیں - سننا کیا کہہ رہی ہے "زندگی کے درمیان تم موت دیکھو گے" ارے... اب یہ ہنسنے کیوں لگی؟... نرس - نرس - کہاں چلی گئیں تم؟ لاؤ نا اسکو بیہوش کریں - تبھی عمل جراحی ممکن ہوگا... ایں - یہ کیا؟ یہ تو اینتھنی مارسٹن کی لاش پڑی ہے - لو اب اس نے بھی قہقہہ مار کر ہنسنا شروع کر دیا... بھائی اسے قابو میں رکھو - ہاتھ ہل جائے گا تو نہ جانے کیا سے کیا ہو جائے..."

اچانک آنکھ کھل گئی - دن کبھی کا نکل آیا تھا - سورج کی کرنیں بند شیشوں کی راہ سے اندر آکر آنکھوں میں لگتی تھیں - شاید اسی لیے وہ فوراً نہ دیکھ سکا کوئی اس کے اوپر جھکا کھڑا تھا...

اس نے پہچانا - یہ تو نوکر راجرز تھا! چہرہ بے رنگ - بدن کانپ رہا تھا اور وہ رکتے رکتے آوازیں دیتا تھا "ڈاکٹر صاحب... اٹھئے نا... غضب ہو گیا!"

"کیوں کیا ہے؟" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے ذرا سا اونچا اٹھتے ہوئے پوچھا

"میری بیوی... کچھ ایسی سوئی ہے کہ جگائے نہیں جاگتی... خدا کے لئے چل کر اس کی حالت دیکھیئے..."

ڈاکٹر آرمسٹرانگ ایسے موقعوں پر مستعدی کی مجسم تصویر بننا جانتا تھا۔ جھٹ ڈریسنگ گون پہن کر ساتھ چلنے کو تیار ہوگیا۔ راجرز کے ساتھ جاکر اس نے دیکھا عورت کروٹ کے بل پڑی تھی۔ چہرہ پر آثار سکون۔ لیکن بدن سرد۔ ہاتھ ٹھنڈے۔۔۔ ایک پپوٹا اٹھا کر دیکھا تو آنکھیں بے نور تھیں

پاس کھڑا راجرز ہونٹوں پر زبان پھیر کر سہمی ہوئی آواز سے پوچھ رہا تھا "کیوں۔۔۔ کیسی ہے؟"

"جیسی تم دیکھ رہے ہو۔۔۔ مگر اس کی روح بہتر دنیا کو جا چکی!"

"لیکن۔۔۔ ار۔۔۔ ڈاکٹر صاحب۔ ہوا کیا؟۔۔۔ کیا دل کی حرکت بند ہوگئی؟" بد نصیب راجرز کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے

آرمسٹرانگ نے جواب دینے سے پہلے ایک لحظہ تامل کیا پھر اپنی طرف سے سوال در سوال پوچھا "عام طور پر اس کی صحت کیسی رہا کرتی تھی؟"

"بس کبھی کبھی جوڑوں کے درد کی شکایت کرتی تھی۔۔۔ اور کچھ نہیں"

"حال میں کسی ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا تھا؟"

"جی بالکل نہیں" راجرز نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "برسوں سے کبھی کسی ڈاکٹر کو بلانے کی حاجت نہیں ہوئی"

"پھر تمہیں دل کی حرکت بند ہونے کا خیال کیوں آیا؟"

"یونہی۔۔۔ میں نے سنا ہے آجکل لوگ زیادہ تر دل کی حرکت رک جانے سے ڈ[illegible]"

"عام حالات میں اس کی نیند [illegible]؟"

"[illegible] پڑ گیا۔ اس نے ہاتھوں نے ایک دو بار اضطرابی حرکات کیں چھ گھنٹے [illegible] نیند اسے کم ہی آتی تھی۔۔۔"

"پھر کیا نیند لانے والی کوئی دوا تو نہیں کھاتی تھی؟"

"جی نہیں... بالکل نہیں... کم از کم میرے علم میں کبھی نہیں!"

مگر آرم سٹرانگ نے مزید اطمینان کے لیے کمرہ میں گھوم کر ان سب چیزوں کو دیکھا جو الماریوں کے خانوں میں رکھی تھیں۔ کسی میں ہیئر آئل کی شیشی تھی۔ کسی میں لیونڈر کا پانی۔ ایک اور مقام پہ اس کو ہاتھوں پر ملنے کے لیے گلسرین کھمبیر کی چھوٹی جار نظر آئی۔ ایسی ہی کچھ اور متفرق چیزیں ٹوتھ پیسٹ وغیرہ تھیں لیکن دوا کی قسم سے کوئی چیز نہ تھی۔

راجرز بولا "میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ آپ اس کو دوا کے طور پر دے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے کوئی چیز استعمال نہیں کی"

باب - ۶

خدا کا انصاف

پورے نو ہو چکے تھے کہ ناشتہ کی گھنٹی بجی۔ گھڑیاں ایک چھوڑ دو لائنیں موجود تھیں... مگر اس سے کیا؟ پیٹ پوجا ضروری تھی۔ ہم اہل مغرب اس کے بغیر تھوڑی سی دیر بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔

اس اثنا میں مختلف مہمان مختلف مقامات کی سیر کرتے پھر رہے تھے۔ جنرل میکارتھر اور جج وارگریو چبوترے پر ٹہلتے باتیں کرتے تھے۔ ویرا کلے تھارن اور فلپ لومبرڈ مکان کے پچھلی طرف ایک اونچی پہاڑی پر کھڑے ہو کر یہ دیکھنے لگے تھے کہ موٹر کشتی جزیرہ کی طرف آتی ہے یا نہیں۔ وہیں جاسوس بلور ان سے جا ملا۔ ان میں موسم کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ چاشت کی گھنٹی بجی اور چونکہ موٹر کشتی دور و نزدیک کہیں نظر نہ آتی تھی اس لیے ادھر وہ اور ادھر یہ تینوں سب ناشتہ کے کمرہ کی طرف چلے۔ اتنے میں ایملی برنٹ بھی اپنے

کمرہ سے نکل آئی تھی۔ نوکر راجرز کو کمرہ چاشت کے دروازہ کے پاس کھڑا دیکھ کر وہ ڈاکٹر آرم سٹرانگ سے جو وہیں موجود تھا دبی آواز میں کہنے لگی "یہ بے چارہ آج حواس باختہ نظر آتا ہے"

"کیا کرے۔ سب کام اکیلا کرنے پر مجبور ہے" ڈاکٹر نے جواب دیا

"تو کیا اس کی گھر والی اب تک بیمار ہے؟"

مگر ڈاکٹر نے یہ کہہ کر بات ٹال دی "صاحبو ناشتہ ٹھنڈا ہوا جاتا ہے۔ آؤ پہلے اس سے فارغ ہو لیں اس کے بعد ہمارے پاس باتیں کرنے کو کافی وقت ہوگا"

مخفی نہ رہے کہ اس وقت تک ڈاکٹر آرم سٹرانگ اور نوکر راجرز کے سوا کسی کو غریب مسز راجرز کی موت کا حال معلوم نہ تھا۔ آخر جب کھانا ختم ہوا اور خالی پلیٹیں اٹھائی جا چکیں تو اس وقت ڈاکٹر نے یہ افسوسناک خبر سنائی کہ "مسز راجرز کا سوتے میں انتقال ہو گیا!"

اس پر ہر طرف سے حیرت اور دہشت کی آوازیں بلند ہوئیں

"میرے خدا... دو موتیں ایک رات رات کے عرصہ میں!" ویرا کے منہ سے بے اختیار نکلا

لیکن جج وارگریو نے اس موقعہ پر بھی اپنے عادات متانت کو نہ چھوڑتے ہوئے صرف اتنا کہا "کتنی عجیب بات ہے... کیا اس کی موت کی کوئی وجہ معلوم ہو سکی؟"

"اس کا جواب کون دے سکتا ہے؟ ڈاکٹر ہوتے ہوئے بھی میں پوری تحقیقات کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا"

"بے چاری ہڈیوں کی مشت... بہت کمزور عورت تھی" ویرا نے ہمدردانہ کہا "دل کو تو نہیں کچھ ہو گیا؟"

"وہ تو ظاہر ہے کہ موت دل کی حرکت بند ہونے سے ہی واقع ہوئی ہوگی" آرم سٹرانگ

نے جواب دیا" لیکن سوال یہ ہے دل کی حرکت کیوں بند ہوئی ؟"

"کبھی کبھی آدمی کے ضمیر کا بوجھ بھی اس کو لے ڈوبتا ہے" ایملی برنٹ نے فلسفیانہ انداز سے کہا

ڈاکٹر آرم سٹرانگ چونک کر اس کی طرف مڑا پھر بولا" میں سمجھا نہیں میڈم آپ کے الفاظ کا مطلب"

ایملی برنٹ کے ہونٹ زور سے بھینچ گئے۔ پھر کہنے لگی" آپ نے وہ الزام تو سنا ہوگا جو اس کے برخلاف اپنی پہلی مالکن ... ایک سن رسیدہ خاتون کو ہلاک کرنے کے بارہ میں عائد کیا گیا تھا"

"یہ سچ ہے۔ لیکن میڈم مجھ کو یہ کہنے کے لئے معاف فرمائیے کہ ضمیر کا بوجھ کوئی اس قسم کا حربہ تیز نہیں جو ذریعہ موت ثابت ہو"

"کیوں نہیں ... اگر خدا کا انصاف سچا ہے تو ..."

"اوہ اب آپ اس بحث کو بہت دور لے گئیں" جاسوس بلور نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا

"تو کیا ایک پابند مذہب عیسائی کی طرح آپ کا یہ عقیدہ نہیں کہ اس قادر مطلق کا جوش غضب کسی گنہگار کی موت کا موجب بن سکتا ہے؟" مس برنٹ نے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر پوچھا

اس کا جواب کوئی نہ دے سکا آخر جج وارگریو نے اپنی صاف ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا" معزز خاتون۔ میری عمر کا بیشتر حصہ مجرموں اور گنہگاروں کے معاملات کی تحقیق میں گزرا ہے اور میں اپنے لمبے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہستی اعظم جس کو لوگ خدا کہتے ہیں خطاکار انسانوں کی تعزیر کا فرض دوسرے انسانوں کے ذریعہ سے ہی پورا کرتی ہے۔ قدرت کا انصاف برحق۔ لیکن اس کے عمل میں آنے کا ذریعہ اکثر

کے سوا کوئی نہیں جو سومانٹی نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے"

لیکن متقی اور پرہیزگار مس برنٹ کا اس سے اطمینان نہ ہوا۔ اس نے بے اعتباری سے شانوں کو حرکت دی اور دوسری طرف کو منہ پھیر لیا

باب ۔ ۷

موت کا راز

دفعتاً بلور نے ایک نئے خیال کے زیر اثر پوچھا "کچھ معلوم ہے رات سونے سے پہلے مسز راجرز نے کیا کھایا پیا تھا؟"

"کچھ نہیں" آرم سٹرانگ نے جواب دیا

"یہ آپ کیا کہتے ہیں۔ آخر کوئی چیز تو اس نے پی ہو گی۔ چائے کا ایک کپ۔ پانی کا گلاس یا ایسی ہی کوئی اور چیز"

"مگر راجرز کہتا ہے اس نے کوئی چیز نہیں پی"

"آہ وہ تو ضرور ایسا کہے گا" بلور نے پر معنی لہجہ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر کی طرف اس طرح دیکھا گویا زبان حال سے کہنا چاہتا تھا کہ میرے خیال میں اس نے افشائے راز کے ڈر سے عورت کو ہلاک کیا ہے

فلپ لومبرڈ مطلب سمجھ کر حیرت آمیز لہجہ میں بولا "یہ خیال ہے آپ کا ...؟"

"اور کیوں نہ ہو" بلور نے زور دے کر کہا کل رات جو الزام ان میاں بیوی کے برخلاف لگائے گئے تھے آپ نے بھی ان کو سنا تھا ممکن ہے اصل حقیقت کچھ بھی نہ ہو مگر اس کے باوجود ہمیں سارے امکانات مدنظر رکھنے چاہئیں فرض کر لیجئے اس الزام کی کچھ حقیقت تھی تو عین ممکن ہے کہ راجرز نے اپنی سلامتی کے لئے بیوی

کو ہلاک کر دینا ہی بہتر سمجھا ہو"

اتنے میں وہ پولی "نہیں۔ میں نہیں مانتی ایسا ہوا ہے"

"وہی عورتوں کی سی باتیں!... حالانکہ اس عالم اسباب میں کوئی بات غیر ممکن نہیں سمجھی جا سکتی"

اتنے میں آرم سٹرانگ کہنے لگا "میں جب موقعہ پر گیا تو کوئی خالی کپ یا گلاس بستر کے آس پاس نہ پڑا تھا"

"اس کے علاوہ" جنرل میکارتھر نے مشکوک لہجہ میں کہا "ایسا بے رحم مرد کون ہوگا جو اپنی بیوی کو دشمن سمجھ کر رستہ سے ہٹا دے"

"واہ آپ کیا جانیں۔ حضرت میں نے ساری عمر سی۔ آئی۔ ڈی میں خدمتگذاری کرتے گذاری ہے" بلور نے پر اہمیت لہجہ میں کہا "جب آدمی کی اپنی جان خطرہ میں ہو تو اس میں نیک و بد کی تمیز قائم نہیں رہتی سب کچھ کر گذرتا ہے"

اس سے پہلے کہ کوئی اس کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور نوکر راجرز داخل ہوا حاضرین کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے مودبانہ پوچھا "کوئی اور خدمت میرے لائق ہو تو فرما دیجئے"

جج وارگریو نے بے چینی کی حرکت کی پھر پوچھا "تم کہتے تھے موٹر کشتی ہر روز صبح اس جگہ آتی ہے... کے بجے آیا کرتی ہے؟"

"سات اور آٹھ کے درمیان اور کبھی کبھی آٹھ کے تھوڑی دیر بعد بھی۔ عام طور پر وہی ملاح نرکٹ جو آپ لوگوں کو سوار کر کے لایا تھا۔ آتا ہے۔ لیکن اگر وہ بیمار ہو یا کوئی کام اس کو پڑ جائے تو پھر اپنے بھائی کو بھیج دیتا ہے"

"لیکن اس وقت تو دس بجنے لگے ہیں" لومبرڈ نے گھڑی میں وقت دیکھ کر پریشانی سے کہا

گفتگو پھر ختم ہو گئی یکایک جبرنیل میکار تھر نے کہنا شروع کیا "رابچ زہمیں تمہاری بیوی کی موت کا حال سن کر بڑا رنج ہوا ہے۔۔۔"

"جناب میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن۔۔۔ خدا کی ایسی ہی مرضی تھی"

وہ تھوڑی دیر گردن جھکائے میز کے پاس کھڑا رہا پھر کچھ خالی برتن اٹھا کر کمرہ سے رخصت ہو گیا

باب ۔ ۸

یاس و امید

یہ اس کے تھوڑی دیر بعد کا ذکر ہے فلپ لومبرڈ اور بلور باہر والے چبوترہ پر ٹہلتے پھر رہے تھے دفعتاً لومبرڈ کہنے لگا "نہ جانے آج اس موٹر کشتی کو کیا ہو گیا وقت مقررہ سے دو گھنٹے اوپر ہو لئے آئے ہیں۔۔۔"

"اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو میرا خیال ہے" بلور نے فاضلانہ پیرایہ میں کہنا شروع کیا "کہ موٹر کشتی کا نہ آنا کسی حادثہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک سوچی ہوئی اور مکمل تجویز کا حصہ ہے"

"تو کیا آپ کی رائے میں کشتی آج نہ آئے گی؟"

"آپ آج کی بات کہتے ہیں میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہمارے جیتے جی کبھی اس جزیرہ پر نہ آئے گی!"

آواز دونوں کو پیچھے سے آتی سنائی دی تھی وہ چونک کر مڑے اور دیکھنے لگے جرنیل میکارتھر ان کے پس پشت کھڑا تھا اپنے اگلے بیان کے سلسلہ میں اس نے

پھر کہا "میرا پختہ اعتقاد ہے کہ ہم اس جزیرہ سے بچ کر واپس نہ جائیں گے ہم میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے گا!"

"یہ آپ کیا کہتے ہیں!... کیا ایسا نا ممکن ہے؟"

"ہوگا اسی طرح" جنرل میکا رتھر نے ضد کر کے کہا "اور میرے خیال میں یہی اچھا بھی ہے۔ ایک غیر آباد جزیرہ میں دنیا کی گہما گہمی سے دور، سکون و تنہائی کے عالم میں دنیا سے کوچ کر جانا... میں تو سمجھتا ہوں یہ ایک طرح کی راحت... قدرتی نعمت ہے!"

دونوں آدمی حیرت آمیز نظروں سے اس کے منہ کو تکنے لگے لیکن جنرل میکا رتھر کو ان کی نگاہوں کی مطلق پروا نہ تھی ایک لفظ تک اور کہنے کے بغیر وہ لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا اس کی حالت کسی نیم بیدار آدمی سے ملتی جلتی تھی۔

"معلوم ہوتا ہے اس کا دماغ بھی چل گیا!" جاسوس بلور نے جنرل کی رخصت ہوتی ہوئی صورت دیکھ کر کہا "کبھی کبھی تو میرے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید ہماری باری سب کی یہی حالت ہو جائیگی"

"کیا آپ کی بھی؟" فلپ لومبرڈ نے متعجبانہ پوچھا

جاسوس بلور قہقہہ مار کر ہنسنے لگا پھر بولا "میری؟... ہرگز نہیں! میں ایسے لوگوں میں سے نہیں ہوں جو آسانی سے اوسان ہار جایا کرتے ہوں اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو آپ بھی اس بارہ میں میرے ساتھی ہیں۔ یعنی آپ کا دماغی توازن بھی آسانی سے متزلزل نہیں ہو سکتا"

"شکریہ یہ تعریف کرتا ہوں" فلپ لومبرڈ نے جواب دیا "گو اس وقت تک مجھے اپنی دماغی حالت نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے"

باب - ۹

دس - نو - آٹھ

اتنے میں کچھ لوگ اور بھی وہیں آ گئے تھے مثلاً ڈاکٹر آرم سٹرانگ اور جج وارگریولیکن آخیالذکر کہ دن جھکائے کسی گہری سوچ میں سب سے علیحدہ ٹہلنے لگا تھا

یکایک راجرز تیز چلت مکان کے دروازہ سے باہر نکلا اور ڈاکٹر کی طرف مڑ کر کہنے لگا "اجازت ہو تو ایک لفظ آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

آرم سٹرانگ اس کی طرف مڑا مگر اس نے دیکھا راجرز کے چہرہ پر تشنجی آثار نمایاں تھے جلد کی رنگت سبزی مائل تھی۔ اور اس کے دونوں ہاتھ بے اختیار کانپ رہے تھے

"کیوں کیا بات ہے؟" آرم سٹرانگ نے اس کو اتنا گھبرایا ہوا دیکھ کر پوچھا

"آپ اندر تشریف لے چلیں تو عرض کروں گا"۔

ڈاکٹر اس کے ساتھ ساتھ دروازہ میں داخل ہوا اور کہنے لگا "مرد آدمی اتنے گھبراتے کیوں ہو۔ اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کرو۔"

لیکن بدنصیب نوکر کی حالت میں کوئی اصلاح نہ ہوئی دروازہ میں داخل ہونے کے بعد اندرونی کمرہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا "اندر چلئے... تنہائی اور علیحدگی ... میں"

ڈاکٹر اس کے ساتھ ساتھ اندرونی کمرہ میں چلا گیا مگر اس نے دیکھا راجرز کے گلے کی رگیں اس طرح حرکت کر رہی تھیں گویا کچھ نگلنے کی کوشش کرتا ہے آخر کار وہ رکتے رکتے بولا

"کیا عرض کروں سرکار۔ اس گھر میں بعض واقعات پیش آ رہے ہیں جو میرے

فہم سے بالاتر ہیں ...“

”کیسے واقعات ؟ مفصل بیان کرو“ آرم سٹرانگ نے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

”ڈرتا ہوں آپ مجھ کو پاگل خیال کریں گے میں نے ضبط کی بہت کوشش کی ۔ لیکن اب رہا نہیں جاتا اس لئے آپ کو تکلیف دی ہے“ ۔

”مگر کچھ بولو گے بھی ۔ اس طرح معمولی باتیں کرنے سے میں کیا خاک سمجھ سکتا ہوں“

راجیرز نے پھر ایک دوبارہ وہی نگلنے کی سی کوشش کی اس کے بعد کہنے لگا ”میں چینی کی بنی ہوئی ان چھوٹی مورتوں کے بارہ میں کہتا ہوں جو ایک میز پر پڑی ہیں شروع میں ان کی تعداد دس تھی اور میں اس کے متعلق حلف لینے کو تیار ہوں کہ وہ ٹھیک دس تھیں کیونکہ میں نے خود ان کو کئی مرتبہ گنا تھا“

”ٹھیک ہے میں نے اور بعض اور شخصوں نے بھی ان کو دیکھا تھا“ آرم سٹرانگ نے تسلیم کیا ”ان کی تعداد ٹھیک دس تھی ۔ پھر اب کیا ہوا ؟“

راجیرز اس طرح قریب آگیا گویا کوئی گہرا راز بیان کرنا چاہتا تھا اس کے بعد سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگا ”کل رات جب کھانا ختم ہو چکا اور میں برتن اٹھانے لگا تو دیکھا دس کی جگہ صرف نو مورتیں باقی تھیں لیکن خیر اس کو بھی جانے دیجئے آج صبح ایک اور اچنبھا دیکھنے میں آیا ہے ۔ ناشتہ کا سامان رکھتے وقت میں چونکہ گھر سے خیالات میں تھا اس لئے ان کی طرف نہیں دیکھا لیکن اب جو پھر ان کی گنتی کی تو معلوم ہوا صرف آٹھ ہیں !... جی ہاں ۔ وہ جن کی تعداد پہلے دس تھی پھر نو رہ گئی اب آٹھ ہیں ... صرف آٹھ ! اب آپ ہی فرمائیں یہ معما کیا ہے ؟

باب - ۱۰

مورد الزام

جس وقت مرد گھر کے چبوترہ پر ٹہلتے پھر رہے تھے ایملی برنٹ ویرا کلیتھارن سے کہنے لگی "آؤ سیر کرتے ہوئے پہاڑی کی چوٹی پر چلیں اور دیکھیں کشتی آتی ہے یا نہیں"

ہوا اب تیز چلنے لگی تھی اور سمندر میں جھاگ سے لدی ہوئی اونچی اونچی لہریں اٹھنی شروع ہوگئی تھیں - لیکن نہ کہیں موٹر کشتی نظر آتی تھی نہ ماہی گیر کشتیوں کا ہی نشان تھا بہت دور کسی حد تک دھند میں پڑا ہوا سٹکل ہیون کا ساحلی گاؤں مہین پردہ میں چھپی ہوئی تصویر کی مانند دکھائی دیتا تھا لیکن اس کے سوا کچھ نہیں!

اتنے میں ایملی برنٹ بولی "کل جو آدمی ہمیں کشتی پر سوار کر کے لایا بڑا معتبر اور قابل اعتماد نظر آتا تھا نہ جانے اسے کیا افتاد پیش آئی کہ آج نہیں آیا"۔

ویرا کا دل اس کے سینہ میں ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگا تھا اپنی بڑھتی ہوئی اضطرابی کیفیت کو فرو کرنے کی کوشش میں وہ اپنے آپ سے کہنے لگی "ویرا! آج یہ تجھ کو کیا ہوتا جا رہا ہے! تیرے اعصاب تو کسی موقعہ پر اتنے کمزور نہ تھے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کر"! پھر مس برنٹ کو جواب دیتے ہوئے اس نے کہا "اچھا ہو کشتی آجائے - کم از کم میں تو اب اس جزیرہ سے رخصت ہو جانا چاہتی ہوں"۔

مس برنٹ بولی "میری اپنی حالت بھی آپ سے جدا نہیں بار بار یہ سوچ کر جی کو رنج ہوتا ہے کہ میں جو ایک کار آزمودہ عورت تھی کیوں غلط فہمی میں پڑ کر اس جگہ چلی آئی"

"آیا آدمی کا فیصلہ بعض اوقات غلط بھی ہو جاتا ہے - میں تو عام حالات میں

اس جگہ نہ آتی۔ صرف اس خیال سے چلی آئی کہ تعطیل کے دن گذر جائیں گے اور کچھ زائد آمدنی بھی ہو جائے گی... لیکن صبح کے معاملہ کی نسبت کیا سچ مچ آپ کا خیال ہے کہ نوکر راجرز نے ہی اپنی بیوی کو ہلاک کیا ہوگا؟

ایملی برنٹ کی نگاہ سمندر میں اٹھتی ہوئی لہروں پر لگی تھی پر خیال انداز سے کہنے لگی، "حالات کی بنا پر میں یہی سمجھنے پر مجبور ہوں۔ عورت کا غش کھا کے گرنا۔ مرد کے ہاتھ تھوہ دانی کا گر کر ٹوٹ جانا... پھر راجرز کی غیر معمولی گھبراہٹ میرا خیال یہ کہتا ہے کہ میاں بیوی نے ملکر واقعی اپنی اگلی مالکن کو روپیہ حاصل کرنے کے لالچ میں مار دیا ہوگا جب تک بات چھپی تھی معاملہ دبا رہا۔ لیکن اب جو ناگہاں ان پر صاف لفظوں میں ایک الزام لگایا گیا تو مرد نے اس ڈر سے کہ عورت کے منہ سے کوئی ایسی ویسی بات نہ نکل جائے اس کو ہلاک کر دیا"

"ایک حد تک میرا اپنا خیال یہی ہے" ویرا نے تسلیم کیا "آپ نے دیکھا ہوگا وہ عورت کس قدر سہمی ہوئی اور ترکرمند نظر آتی تھی۔ گویا ہر وقت کسی کی روح اس کی نظروں کے سامنے پھرتی ہو"

"اور ایسا ہونا غیر اغلب بھی نہیں" مس برنٹ نے جواب دیا "انجیل میں خداوند خدا نے فرمایا ہے کہ اے انسان یاد رکھ تیرا گناہ ہرگز چھپا نہیں رہ سکتا کسی نہ کسی موقعہ پر وہ ضرور ظاہر ہو جائے گا"

ویرا جس کے اپنے سینہ میں عہد گذشتہ کا ایک واقعہ۔ ننھے سرل کی غرقابی کا ہر وقت کسک پیدا کرتا تھا ان لفظوں کو سن کر گھبرا گئی تاہم اپنے آپ پر قابو پاکر بولی "لیکن اس صورت میں... مس برنٹ... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اس صفحہ پر جو الزام اوروں کے برخلاف لگائے گئے تھے... ان کے بارہ میں آپ کیا سمجھتی ہیں؟"

"کون کہہ سکتا ہے وہ الزام بھی کسی حد تک صحیح ہو، مسٹر لومبرڈی کی بات لو وہ اپنے منہ سے تسلیم کرتا ہے کہ جنگل میں اکیس آدمیوں کو موت کے منہ میں چھوڑ کر چلا آیا تھا"

"لیکن وہ تو خیر کالے رنگ کے وحشی تھے..."

مس برنٹ نے بے صبری کا اشارہ کیا پھر بولی "وہ مہذب ہوں یا وحشی۔ کالے ہوں یا گورے آخر آدمزاد تھے اور میں سب انسانوں کو بھائی بھائی تصور کرتی ہوں لیکن... اس کے ساتھ ہی کچھ الزامات ایسے بھی سننے میں آئے جو مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں مثلاً وہ جو جج صاحب پر لگایا گیا... یا جاسوس بلور کے برخلاف..."

"گویا آپ کی رائے میں سارے الزامات جو لگائے گئے۔ صحیح نہ تھے؟"

"بالکل نہیں۔ اسے یہی وہ جو مثل مشہور ہے کہ مارنے کا تو ہاتھ پکڑا جا سکتا ہے۔ بولنے والے کی زبان کون پکڑے۔ سچ مچ سولہ آنے صحیح ہے۔ میری اپنی حالت دیکھو الزام مجھ پر بھی لگایا گیا تھا۔ لیکن اس کی حقیقت کیا ہے؟ بیٹرس ٹیلر میرے ہاں نوکر تھی۔ دیکھنے میں شریف۔ نہایت مسکین اور یوں بھی ایک پرہیزگار باپ کی بیٹی تھی۔ لیکن خیالات بدلتے کیا دیر لگتی ہے؟ لہٰذا وقت مجھ کو معلوم ہوا کہ اس کی تربیت یا صحبت اچھی نہ تھی۔ کیونکہ میرے ہاں رہتے ہوئے وہ کنوارے پنے میں امیدوار ہو گئی"

یہ آخری الفاظ کہتے ہوئے مس برنٹ نے ناک سکوڑی پھر کہا "جب اس کا حال مجھ کو معلوم ہوا تو دل کو بھاری صدمہ پہنچا۔ اور گو اس کی حالت اس وقت قابل رحم تھی تو بھی خدا کا شکر ہے کہ میں نے ادائے فرض میں کوتاہی نہیں کی..."

"یعنی کس طرح؟..." ویرا نے حیرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"اس طرح کہ میں اس کی وجہ سے اپنا گھر بدنام کرنا نہ چاہتی تھی۔ میں نے اسکو یا۔ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر نکل جانے کا حکم دے دیا..."

"پھر اس کے بعد؟"

"اب میں بعد کے حالات کیا سناؤں ۔ بدنصیب لڑکی ایک گناہ کی مرتکب تو ہوئی تھی ۔ اس سے بھی زیادہ شدید ایک اور کیا"

"یعنی ...؟"

"دریا میں ڈوب کر جان دے دی"

ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود دہشت کی تھرتھری ویرا کے بدن میں پھر گئی اس نے نظر بھر کر مس برنٹ کے چہرہ کی طرف دیکھا ۔ کتنی ممتاز ۔ منورہ اور مرفع اس کی صورت تھی ۔ ظاہراً کتنی نیک محضر ۔ نیک اطوار اور تقوائی گذار ۔ لیکن باطن میں ... !

"آپ کے دل کو اس بدنصیب کی موت کی خبر سن کر رنج تو ضرور ہوا ہوگا؟"

"قطعاً نہیں ۔ جو کچھ اس نے کیا وہ خود اس کے لئے ذمہ دار تھی"

"تاہم ... اگر آپ اس پر سختی نہ کرتیں ... تو شاید ..."

مس برنٹ نے ویرا سے چار آنکھیں کیں ۔ اس کی نگاہ بے باک تھی ۔ اس میں رنج و پشیمانی یا ذاتی ملامت کا خفیف سا اثر بھی شامل نہ تھا ۔ کہنے لگی "میرا یہ عقیدہ نہیں ۔ اس نے جو کیا تھا ۔ اس کا پھل پالیا ۔ اس میں میرا ... یا کسی اور کا کیا قصور؟"

وہی ایملی برنٹ تھی ۔ خوشگوار ۔ مہذب اور شستہ کلام ۔ لیکن اس کے الفاظ نے ویرا کی آنکھیں کھول دیں ۔ اب وہ اس کو مہربان ۔ غریب پرور اور ہر دلعزیز نہیں ۔ جور پیشہ ۔ مغلوب الغضب ۔ خود بین اور خود رائے نظر آتی تھی ۔ اس کی فطرت کی درشتی نے ظاہر ہو کر اسے فرشتہ سیرت ہونے کی بجائے کج نہاد ڈائن کی صورت دیدی تھی !

باب - ۱۱

بھیڑیئے کی تلاش

فارسی کی ایک مشہور مثل ہے "طاقت مہمان نداشت ۔ خانہ بہ مہمان گذاشت" یہاں اس شخص کے پاس خواہ اس کا نام اوون ہو یا کچھ اور ۔ جس نے دس مہمان بلائے تھے (گو اب ان میں سے آٹھ ہی باقی رہ گئے) طاقت تو ہر چیز کی تھی ۔ رہنے کے لئے عمدہ مکان ۔ ماکولات و مشروبات کی مقدار کثیر ۔ لیکن خود وہ اپنا گھر مہمانوں پر چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلا گیا تھا ۔ ان حالات میں مہمان بے چارے کیا کرتے ؟ کوئی مصروفیت درپیش نہ تھی ۔ کوئی کام نظر نہ آتا تھا اس لئے اگر وہ آوارہ گردی کرتے پھر رہے تھے تو لازمی طور پر ان کو معذور و مجبور تصور کیا جا سکتا ہے ۔

جج وارگریو جیسا اس کی عادت تھی چبوترہ پر کرسی رکھے اونگھ رہا تھا ۔ لومبرڈ اور بلور ایک علیحدہ مقام پر کھڑے چپ چاپ سگرٹ پی رہے تھے ۔ جس وقت آرمسٹرانگ مکان سے باہر نکلا تو پہلے اس کا ارادہ وارگریو ہی سے مشورہ کرنے کا تھا لیکن اس کی نیم خوابی کی حالت دیکھ کر اس نے سوچا اس وقت کسی نیم بیدار فاضل آدمی سے زیادہ کسی اولوالعزم نوجوان کو ساتھ ملانے کی حاجت ہے پس اس نے لومبرڈ کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا اور ایک علیحدہ مقام کی طرف لے جاتے ہوئے کہنے لگا "معاف کیجئے میں ایک معاملہ کی نسبت آپ کی رائے لینا چاہتا ہوں"

"لیکن میں ڈاکٹر نہیں ... میری رائے کیا وقعت رکھتی ہے ؟"

"آہ آپ نہیں سمجھے ۔ سوال طبی نہیں ۔ عام دنیاوی معاملات سے تعلق رکھتا ہے یعنی مسٹر راجرز کی موت کے بارہ میں ... یاد ہوگا گراموفون کی آواز نے ان میاں بیوی پر ایک بڈھی خاتون مس برینٹی کی ہلاکت کا الزام لگایا تھا"

"تو کیا آپ کی رائے میں وہ الزام صحیح تھا اور کیا انہوں نے مل کر اس عورت کو زہر کھلا دیا ہوگا؟"

"آپ زہر کا خیال دل سے نکال دیں" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے کہا "زہر کھلانے کے بعد مرنے والے میں بعض علامات ایسی باقی رہ جاتی ہیں جن سے حقیقت حال معلوم ہو سکتی ہے۔ میں نے آج صبح راجرز سے قصداً مسز بریڈی کا ذکر چھیڑا اور پوچھا تھا کہ اس کو شکایت کیا تھی۔ معلوم ہوا اختلاج قلب کا دورہ پڑتا تھا اس طرح کے موقعوں پر ایک دوا۔ ریمل نائیٹریٹ اسے کہتے ہیں۔ مریضہ کو سنگھا دی جاتی تھی۔ پس میں حالات کی بنا پر جس نتیجہ پر پہنچا ہوں یہ ہے کہ ایک موقعہ پر دورہ پڑا۔ لیکن دوا نہ سنگھائی گئی۔ بس ختم! نہ کسی زہر کی ضرورت نہ کسی حربہ کی۔ آن واحد میں سب کام ہو گیا... کیوں؟"

"بات تو آپ نے بڑے پتہ کی سوچی ہے" لومبرڈ پر خیال انداز سے کہنے لگے "لیکن سوال یہ ہے کیا واقعی مس بریڈی کی موت مسٹر اور مسز راجرز کے ہاتھوں واقع ہوئی؟"

"اگر نہ ہوئی ہوتی تو پھر الزام لگانے کا کیا مطلب تھا؟"

"ہاں لیکن الزام تو اوروں پر بھی لگائے گئے ہیں... اور بڈھے وارگریو کے متعلق میں ذاتی معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ بدنصیب ایڈورڈ سٹین کی موت ٹھیک اسی طرح اس کے ہاتھوں واقع ہوئی گویا اس نے کوئی تیز خنجر اس کے سینہ میں گھونپ دیا ہو۔ مگر... کون ہے جو اس جرم کو اس کے برخلاف ثابت کر سکے؟"

آرم سٹرانگ کو اپنے اوپر لگائے گئے الزام کا بھی خیال آیا اور اس نے سوچا خدا کا شکر ہے ججوں کی طرح ڈاکٹروں کو بھی چند مراعات اس بارہ میں حاصل ہیں۔ جو مریضہ آپریشن نہ دم توڑ (؟) اس کی غفلت اور سہل انگاری سے مری اس کے لئے بھی کوئی اس سے باز پرس نہ کر سکتا تھا

بظاہر اس نے بات ٹالنے کی غرض سے کہا "خیر یہ تو ایک بحث ہے۔ لیکن ذکر اس عورت مسز راجرز کا تھا۔ کیا اس نے خودکشی کی یا کسی نے قصداً اس کو ہلاک کیا"

"میں اس کو خودکشی ہی سمجھتا اگر اینتھنی مارسٹن کی موت میرے خیالات میں مزاحم نہ ہوتی۔ کم از کم وہ ایسا آدمی نہ تھا جو خودکشی کرتا"

"پھر اس سلسلہ میں ایک بات اور بھی قابل ذکر باقی ہے" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے کہا اور اس نے چینی کی دس مورتوں میں سے دو کا غائب ہونا بیان کر کے اس نظم کے جو ہر مہمان کے کمرہ میں لگی ہوئی تھی پہلے دو شعر پڑھ کر سنائے یعنی:۔

دس چھوٹے حبشی دعوت کھانے گئے

ایک کا دم گھٹ گیا۔ باقی رہ گئے نو

نو چھوٹے حبشی رات کو دیر تک جاگتے رہے

ایک ایسا سویا کہ پھر نہ اٹھا۔ باقی رہ گئے آٹھ

لومبرڈ کے چہرہ پر آثار کی عظیم تبدیلی ہوئی۔ بدحواسی کے لہجہ میں کہنے لگا "خدا کتنی عجیب بات ہے۔ اینتھنی مارسٹن دم گھٹنے سے مرا تھا۔ اماں راجرز ایسی سوئی کہ پھر نہ اٹھی ۔۔ اب کیا یہ سلسلہ اس وقت تک اسی طرح جاری رہے گا جب تک کہ ..." وہ باقی فقرہ مکمل نہ کر سکا۔

اتنے میں آرم سٹرانگ بولا "میرے خیال میں موٹر کشتی کا نہ آنا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی سمجھنا چاہئے"

"ظاہر ہے یہی بات ہو گی۔ لیکن سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اس طرح کے حالات میں ہمارا طریق عمل کیا ہونا چاہئے"

"کچھ نہیں ... حالات کا انتظار"

"واہ: آپ شاید ان مایوسانہ طریقوں کے قائل ہیں۔ میں نہیں ہوں۔ یہ موذی ادون جو کوئی بھی ہے۔ ضرور اس جزیرہ میں کسی مقام پر چھپا بیٹھا ہے اور وہیں سے خفیہ وار کرتا ہے۔ کیوں نہ اس محدود قطعہ زمین میں ہم سب مل کر اس کو تلاش کریں؟"

"لیکن ضرور وہ کوئی خطرناک آدمی ہوگا"

"ہوا کرے۔ بہتیرا اگر خون آشام ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کوئی اسکی ہلاکت کا فرض اپنے ذمہ نہ لے" پھر کچھ سوچ کر "ہاں ایک بات آپ سے کہتا ہوں معاملہ بہتوں کے کانوں تک نہ جائے۔ دو آدمی ہم۔ تیسرا بلور خوب ہوگا۔ جنرل اور جج دونو بدھو ہیں۔ عورتوں سے بھی ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔ امید ہے ہم تینوں بہت جلد اس مجرم کا کھوج لگا لیں گے"

باب ۔ ۱۲

مستی کا عالم

بلور ایسا آدمی نہ تھا جس کو اس قسم کی تحقیقاتی مہم میں شریک کرنا بہت دشوار ہوتا جاسوسی کا شوق اس کی گھٹی میں پڑا تھا اس کی ساری عمر جرائم کی تحقیقات کرتے گذری تھی اس لئے اپنی کارگذاری دکھانے اور آئندہ کے لئے شہرت حاصل کرنے کا یہ ایک نہایت اچھا موقعہ تھا

لیکن اس کے آگے سوال پیدا ہوا کہ وہ آدمی ہے کون جس کے ذریعہ سے پہلے ماسٹن اور اس کے بعد مسٹر راجرز کی ہلاکت عمل میں آئی؟ اول الذکر کی خودکشی کا نظریہ اس بنا پر فوراً ہی نظر انداز کر دیا گیا کہ ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے بیان کے مطابق اس کی موت پوٹیسیم سائنیڈ نام کے زہر سے عمل میں لائی گئی تھی اور یہ کوئی ایسا زہر

نہ تھا جیسے ہر شخص جیب میں ڈالے پھرتا ہو ضرور وہ کوئی دوسرا ہی آدمی تھا جس نے
مارٹن کے گلاس میں زہر ڈالا لیکن کب ڈالا اور کن حالات میں ڈالا گیا؟ یہ چند ایسے معمے
تھے جو کسی کی سمجھ میں نہ آتے تھے

دفعتاً لومبرڈ کہنے لگا "میں نے سوال کے اس پہلو پر بہت کچھ غور کیا اور آخر کار اس
نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ زہر کی آمیزش خود مارٹن نے نہیں کسی دوسرے ہی آدمی نے کی تھی
... دیکھیے میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ کل رات مارٹن نے کئی بار شراب پی لیکن آخری جام
پینے سے پہلے اس کا گلاس جس کے پیندے میں تھوڑی سی شراب باقی تھی ایک عرصہ
تک پڑا رہا پھر دفعتاً اس نے اور شراب ڈالی اور پی گیا۔ اس وقت اس کی موت واقع
ہوئی اب میں جو بات کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس کا گلاس چونکہ میز پر کھڑکی کے قریب
رکھا ہوا تھا اور کھڑکی کھلی تھی اس لئے کسی نے نظر بچا کر سائینائیڈ کا زہر اس کے
گلاس میں ڈال دیا زہر اس بچی ہوئی شراب میں جو پہلے سے گلاس میں تھی حل ہو گیا اس لئے بعد
ازاں جب مارٹن نے اس میں اور شراب ڈال کر اس کو پیا تو جیسا اس زہر کی تاثیر ہے
فوراً دم گھٹ کر مر گیا"

"لیکن میری عقل نہیں مانتی" بلور نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا "ایسا بھی کیا
اندھیر ہے کہ ہم اتنے آدمی موجود ہوں اور کوئی نظر نہ آنے والا ہاتھ ہماری آنکھوں میں
خاک جھونک کر یہ کاروائی کر جائے"

"آپ سمجھے نہیں" لومبرڈ نے جواب دیا "اس وقت گراموفون کے واقعہ کی بدولت
ہم سب پریشان خاطر تھے کسی کا دھیان کسی بات پر لگا ہوا نہ تھا سب دل ہی دل میں
کڑھتے پھر رہے تھے اس سے دشمن کو موقعہ مل گیا"

بلور اس پر مزید اعتراض نہ کر سکا مجبوری کے لہجہ میں کہنے لگا "اگر سچ مچ یہی بات
ہے تو پھر دشمن اسی جزیرہ میں کسی مقام پر چھپا بیٹھا ہے ہمارے لئے اس قطعہ

محدود میں اس کو تلاش کرنا بہت دشوار نہیں ہو سکتا... لیکن یہاں ایک بات اور یاد آگئی وہ چونکہ کوئی فاتر العقل دیوانہ معلوم ہوتا ہے اس لئے یقینی طور پر خطرناک آدمی ہوگا ممکن ہے اس سے دو دو ہاتھ کرنے پڑیں اور ہمارے پاس کوئی ہتھیار موجود نہیں"

"میرے پاس ہے!" لومبرڈ نے پتلون کی پشتی جیب کو تھپتھپاتے ہوئے کہا "میں اس ریوالور کو ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہوں"

بلور کی آنکھیں فرط حیرت سے کشادہ ہو گئیں متعجبانہ کہنے لگا "لیکن یہاں اس ریوالور کو لانے کی کیا حاجت تھی؟"

"محض عادت کی مجبوری ہے۔ میں نے اپنی عمر میں بڑی بڑی مشکلات کا مقابلہ کیا ہے اور گذشتہ تجربہ کی بنا پر ہر وقت مسلح رہتا ہوں"

"خیر میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو مشکل حالات آج ہم کو درپیش ہیں ویسے شاید کبھی کسی کے دیکھنے میں نہ آئے ہوں گے تاہم آیئے چلکر دیکھیں تو سہی وہ آدمی جزیرہ میں کس مقام پر پوشیدہ ہے"

تینوں اس چھوٹے سے جزیرہ کا گشت کرنے کو چل پڑے۔ یہ کام عملی طور پر بہت دشوار ثابت نہ ہوا۔ شمال مغرب کی سمت میں اونچے اونچے عمودی کنارے تھے جن میں کوئی ایسا مقام نظر نہ آتا تھا جہاں کوئی آدمی چھپ کر بیٹھ سکے باقی ماندہ جزیرے پر چونکہ درخت بہت کم تھے اس لئے کوئی آدمی ان کی اوٹ میں بھی نہ چھپ سکتا تھا بہر حال انہوں نے از روئے احتیاط زمین کا چپہ چپہ دیکھ ڈالا لیکن ایسا کوئی مقام نظر نہ آیا جو شک انگیز ہوتا

پھرتے پھراتے وہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں ساحل کی زمین پانی سے ہموار سطح رکھتی تھی یہاں پر انہوں نے دیکھا جنرل میکارتھر بیٹھا سمندر کی طرف

ہوئی لہروں کی طرف دیکھ رہا ہے اس کی نگاہ بہت دور حدِ افق پر لگی ہوئی تھی اور وہ اپنے خیالات کی محویت میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ ان کی آواز سے بھی خبردار نہ ہو سکا بلور کو یہ حالت دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہنے لگا "آج اس بڈھے کو کیا ہو گیا سچ مچ وہ حالت ہے گویا کوئی فقیر سمادھی لگائے بیٹھا ہو"۔

بہر حال اس مقام کے بالکل قریب پہنچکر جہاں جبرئیل اپنے خیالات میں کھویا ہوا بیٹھا تھا بلور نے کسی طرح اس کا دھیان اپنی طرف لگانے کے لئے کہا "بڑا راحت فزا مقام ہے۔ شاید آپ اس کی دلچسپیوں سے لطف حاصل کر رہے ہیں"

جبرئیل نے پیچھے مڑکر دیکھا اس کی پیشانی پر بل پڑے ہوئے تھے کہنے لگا "جائیے اپنا کام کیجئے۔ اور مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجئے۔ میں تو اس منظر کو دیکھ کر یہ سوچتا ہوں کہ آدمی کی زندگی پانی کی ان لہروں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی جو ایک پل کے لئے سطح آب سے اونچی اٹھتی اور پھر اس میں کھو جاتی ہیں"

"آپ کا فلسفہ خوب ہے" بلور نے بڈھے کی دلجوئی کے خیال سے کہا "خیر آپ دیکھئے ہم اس جزیرہ کی دیکھ بھال کرنے آئے تھے خیال ہے کوئی آدمی ہماری بے خبری میں کسی مقام پر چھپا ہوا نہ بیٹھا ہو"

"ایسا کوئی آدمی کم از کم اس مقام پر نہیں ہے اس کے علاوہ میں اپنی تنہائی کا لطف کھونا نہیں چاہتا اس لئے جائیے... تشریف لے جائیے..."

اس روکھے سلوک کے بعد بلور پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس جا پہنچا اور کہنے لگا "مجھ کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے بڈھے کا دماغ چل گیا عجیب بے سر و پا باتیں کرتا ہے"

"کیوں کیا کہتا تھا؟" لومبرڈ نے متعجبانہ پوچھا

"یہ کہ آدمی کی زندگی حباب آسا ہے جس طرح لہریں اٹھتی اور پانی میں مل

جاتی ہیں، اسی طرح آدمی اب سے اور گھڑی بھر بعد نہیں"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ سوچ میں پڑ گیا پھر اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "میرے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید . . ."

لیکن کسی وجہ سے وہ فقرہ کو ناتمام ہی چھوڑ کر چپ ہو گیا اور جو خیال ظاہر کرنا چاہتا تھا نہ کر سکا۔

باب - ۱۳

فکر و وحشت

جزیرہ کی تلاش جلدی ہی ختم ہو گئی تینوں آدمی فارغ ہو کر ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر جا کھڑے ہوئے اور اس مقام کی طرف دیکھنے لگے جہاں سٹکل ہیون کا گاؤں کسی دھندلی تصویر کی مانند نظر آتا تھا۔ ہوا اب تیز تر چلنے لگی تھی سمندر میں دور دور تک کوئی کشتی دکھائی نہ دیتی تھی

دفعتاً لومبرڈ کہنے لگا "ماہی گیر کشتیوں کے نظر نہ آنے سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ طوفان کی آمد آمد ہے کاش کوئی ذریعہ ایسا ہوتا جس سے ہم گاؤں والوں کی توجہ اپنی طرف دلا سکتے"

"مثلاً الاؤ جلا کر؟" بلور نے رائے دی

"تدبیریں بیسیوں ہیں۔ لیکن میرا جی ڈرتا ہے کہیں ان سب کے متعلق پہلے سے طریق انسداد نہ سوچ لیا گیا ہو"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ اس منحوس اوون نے یا جو کچھ بھی اس کا نام ہے۔ اگر شرارت

پر ہی کمر باندھی ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ اس نے ملاح نذ کٹ اور دوسرے سب آدمیوں سے کہہ دیا ہو کہ چند روز کے اندر اگر کسی طرح کے خطرہ کا اشارہ جزیرہ سے کیا بھی جائے تو کوئی اس پر دھیان نہ دے۔ اس کے لئے وہ بڑی آسانی سے یہ عذر پیش کر سکتا تھا کہ ہم نے اس سوال پر شرط باندھ رکھی ہے یا کوئی ایسی ہی بات اور"

ڈاکٹر آرمسٹرانگ کے منہ سے ایک تیز آہ نکلی کہنے لگا "خدا جانے مقدر میں کیا لکھا ہے۔ یار ہا تو جی میں خیال آتا ہے..." اور وہ پھر کہتا کہتا رک گیا

فلپ لومبرڈ نے اپنے تیز نوکیلے دانت نمایاں کرتے ہوئے پوچھا "رک کیوں گئے؟... کیا کہہ رہے تھے آپ؟"

"جانے دو مفروضات میں قدم رکھنے سے آدمی کا دماغ ناحق چکر میں آتا ہے دیکھنا یہ ہے کہ عمل کی دنیا میں ہم کیا کر سکتے ہیں یا کیا کرنا چاہئے"

اس عرصہ میں جاسوس بلور ایک علیحدہ مقام پر کھڑا نیچے کی طرف دیکھ رہا تھا یکایک کہنے لگا "خیال ہے اس پہاڑ کے دامن میں کسی طرح کی غار ہو گی مگر اسے دیکھا کیونکر جائے؟ اگر ہمارے پاس کشتی ہوتی تو جزیرہ کا طواف کر کے دیکھ لیتے"

"کیا خوب" لومبرڈ نے جلدی سے کہا "اگر کشتی ہوتی تو پھر اس جزیرہ کی چٹانوں سے سر ٹکرانے کی کیا حاجت تھی۔ پھر ہم خشکی پر ہی نہ پہنچ گئے ہوتے"

آرمسٹرانگ بولا "بہرحال کوئی ترکیب ایسی کرنی چاہئے جس سے اس پہاڑی کے دامن تک کو بغور دیکھا جا سکے لیکن سوال یہ ہے کہ اس بکھرے رستہ پر اترے گا کون؟"

"ٹھہریئے میں ایک ترکیب بتاتا ہوں" لومبرڈ نے کہا "اگر آپ کو ایک مضبوط رسہ کہیں سے مل سکے تو میری کمر میں باندھ کر مجھ کو نیچے اتر جانے دیجئے آپ دو تو

اس کے سہارے کو تھامے ہیں میں پہاڑوں پر چڑھنے اترنے کا عادی ہوں۔
آسانی سے اتر جاؤں گا"

بلور بولا "تجویز خوب ہے۔ ٹھہرئیے میں جا کر دیکھتا ہوں شاید گھر میں
ایسی کوئی چیز موجود ہو جو مدد دے سکے" اور اتنا کہہ کر تیز چلتا مکان کی طرف
چلنے لگا

لومبرڈ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی سیاہ مٹیالے بادل رفتہ رفتہ چھانے
شروع ہو گئے تھے ہوا کی بڑھتی ہوئی تیزی سمندر میں پرشور موجیں پیدا کرنے
لگی تھی دفعتاً اس نے آرم سٹرانگ کی طرف مڑ کر کہا "ڈاکٹر صاحب آپ کس فکر میں
خاموش کھڑے ہیں؟"

بڑی آہستگی سے آرم سٹرانگ نے جواب دیا "میں یہ سوچ رہا ہوں کیا
بڈھا میکارتھر سچ مچ دیوانہ ہے یا ... ہم سب کے مقابلہ میں زیادہ دوراندیش"

باب - ۱۴

زندگی کا فلسفہ

اس وقت کے بعد کہ ویرا مس برنٹ سے جدا ہوئی اس کے دل کو عجیب طرح کی
بے تابی لاحق رہی تھی۔ ایمی برنٹ کے متعلق اس کے خیالات کو اتنا بھاری صدمہ
پہنچا تھا کہ وہ اب تک اپنے آپ پر قابو نہ پا سکی تھی اس اثنا میں تو مس برنٹ مکان
کے ایک ایسے مقام پر بیٹھی جو ہوا کی زد سے محفوظ تھا بڑی مہارت سے کچھ بن
رہی تھی۔ اس کے ہاتھ بہت کم رکے رہ سکتے تھے۔ کام سے اس کو بھی لگاؤ تھا
ہر بار جب ویرا اس کی طرف دیکھتی تو وہ اسے ایک پاک دامن نیک سیرت

شریف، الطبع خاتون کے بدلے زن خون آشام دکھائی دیتی تھی۔ عالم تصور میں اس کو ایک زرد غرقاب چہرہ جس کے بالوں میں سمندری پودے اور کائی لپٹی ہوئی تھی دکھائی دیتا اور بدنصیب بیٹرس کے حسرت ناک انجام کو یاد کر کے اس کے جی کو کچھ کچھ ہونے لگتا لیکن ایملی برنٹ کا سینہ صاف تھا وہ اطمینان اور سکون کی مجسم تصویر بنی اپنے کام میں مشغول تھی

ایک بار ویرا کی نظر جج وارگریو کی طرف کھچ گئی جو حسب عادت مکان کے چبوترے پر آرام کرسی ڈالے کچھوے کی طرح گردن سکیڑے بیٹھا تھا ویرا کی چشم تصور میں بدنصیب ایڈورسٹین کے دہشت ناک چہرہ اس کے خوشنما بالوں اور حلیم نیلی آنکھوں کا نقشہ پھر گیا۔ خیالی دنیا میں لمحہ کراس نے دیکھا بے رحم جج نے اپنے مسن ہاتھوں سے کالی ٹوپی اوڑھی اور قانون کی انتہائی سزا کا حکم سنانا شروع کیا...

کیا مس برنٹ اور کیا جج وارگریو... دونو اس کی نظروں میں سخت قابل نفرت موذی تھے۔ وہ ان کے قریب رہنا نہ چاہتی تھی اس لئے بے مدعا چلتی ساحل کی طرف ہو لی اور اس مقام پر جا پہنچی جہاں جرنیل میکارتھر بہ لب آپ اپنے خیالات میں محو بیٹھا تھا وہ اس کے پیروں کی چاپ سن کر چونکا اور پیچھے مڑ کر عجب طرح کی نظروں سے ویرا کو دیکھنے لگا پھر بولا "آہ تم آ گئیں... تم...!"

ویرا وہیں اس کے پہلو میں خشکی پر بیٹھ گئی اور مسکراتے ہوئے کہنے لگی "آپ کو اس جگہ تنہا بیٹھ کر سمندر کی طرف دیکھتے ہوئے کیا لطف حاصل ہوتا ہے؟"

"میں یہاں خوش ہوں" جرنیل نے اس کے جواب میں کہا "یہ علیحدہ مقام بیٹھ کر سوچنے اور انتظار کرنے کے لئے خوب ہے"۔

"انتظار!... کس کا؟"

"وقت آخر کا" جرنیل میکارتھر نے متین نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب

دیا" آہ مس کلیے تھارن میں کسی غلط فہمی میں مبتلا رہنا نہیں چاہتا مجھ کو یقین کامل ہو گیا ہے کہ ہم میں سے کوئی اس جزیرہ سے جیتا واپس نہ جائے گا"

ویرا نے چونک کر گردن اٹھائی اور متعجبانہ دیکھتے ہوئے بولی" آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نہیں مان سکتی..."

"اس لئے کہ تم جوان ہو اور میں نے دنیا دیکھی ہے کوئی وقت آئے گا جب تم بھی ایسے ہی خیالات رکھنے لگو گی"

اچانک ویرا کو اس آدمی سے بھی خوف محسوس ہونے لگا آخر اس جزیرہ کے مہمانوں کو کیا ہوتا جا رہا تھا کہ کسی ایک میں بھی سکت ہمت یا زندگی کی دلچسپیاں باقی نہ رہی تھیں

تھوڑی دیر خاموشی رہی اس کے بعد جرنیل نے بے مدعا کہنا شروع کیا مس کلیے تھارن آپ کو شاید معلوم نہ ہو لیکن لیسلی سے مجھ کو بے حد محبت تھی۔ میں اس کو جان سے بڑھ کر عزیز رکھتا تھا..."

"کیا لیسلی آپ کی بیوی تھی؟"

ہاں اور کتنی خوبصورت اور خوش اخلاق عورت۔ میں اتنی گہری محبت اس سے کرتا تھا کہ جس کو الفاظ کی صورت میں بیان نہیں کر سکتا... شاید یہی وجہ تھی کہ میں وہ سب کچھ کر گذرا..."

"کیا مطلب؟" ویرا نے حیرت آمیز لہجہ میں پوچھا

مس کلیے تھارن میرے خیال میں اب پردہ پوشی بے سود ہے آپ نے سنا تھا مجھ پر رچمنڈ کی ہلاکت کا الزام لگایا گیا اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے جان بوجھ کر اس کو موت کے منہ میں بھیجا تھا۔ تم اسے قتل کہہ لو یا میرے جوش انتقام کا نتیجہ بہرحال اس کے ہلاک ہونے سے میرے جی کو بے حد مسرت ہوئی اگرچہ اس

کے بعد..."

"کیوں آپ رک گئے... اس کے بعد کیا ہوا؟"

"میرا خیال ہے لیسٹی کو آخری وقت تک اصل حقیقت معلوم نہ ہو سکی تھی اسی بے خبری میں اس نے بیمار پڑ کر جان دی دس کے مرنے کے بعد میں جب اس دنیا میں اکیلا رہ گیا تو میرے خیالات نے بھی پلٹا کھایا... بہر حال اب میں اس تنہائی کی زندگی سے تنگ آچکا ہوں اچھا جو ہونا ہے... سو ہو"

"لیکن میں ذرا نہیں سمجھی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"

"عزیزہ لڑکی دقت تنے پر تم بھی سمجھ جاؤ گی میں تو اس معمے کو حل کر چکا"

اتنا کہہ کر ویرا کی موجودگی کو جواب اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی تھی بالکل ہی نظر انداز کر کے وہ پھر اپنے خیالات کی دنیا میں کھو گیا۔ ایک مرتبہ ویرا کو اس کے منہ سے دبے لہجہ میں یہ ایک لفظ نکلتا سنائی دیا۔

"لیسٹی..."

باب - ۱۵

سعیٔ بے سود

بلور جب رسہ لیکر واپس آیا تو پہاڑی پر آرم سٹرانگ اکیلا کھڑا گہرائی کو دیکھ رہا تھا۔ جاسوس نے دور ہی سے آواز دی "مسٹر لومبرڈ کہاں ہیں؟"

آرم سٹرانگ نے آہستہ آہستہ رخ پھیرا اس کے بعد کہا "کوئی نیا خیال ان کے دل میں پیدا ہوا تھا اس کی تصدیق کرنے گئے ہیں۔ ایک دو منٹ تک واپس آجائیں گے لیکن... مسٹر بلور نہ جانے کیوں میں بہت کوشش کرنے پر بھی بڑھتے

میکارتھر کا خیال دل سے نہیں نکال سکا"

"کیا مطلب؟" بلور نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"مطلب یہ کہ جو کچھ اس جزیرہ میں اب تک ہوا ہے یا ہو رہا ہے۔ اس کی تہ میں ضرور کسی دیوانے کا ہاتھ کام کرتا ہے... پس سوال یہ ہے وہ دیوانہ میکارتھر ہی تو نہیں؟"

"اگر آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی دیوانگی قاتلانہ رجحان اختیار کر چکی ہے تو معاف کیجئے۔ میرا آپ سے اتفاق رائے نہیں۔ اس کی سرمستی اور قسم کی ہے... سمجھے آپ؟"

"شاید مجھی کو غلط فہمی ہوئی ہو" آرمسٹرانگ نے تسلیم کیا" آخر میں روحانی امراض کی تشخیص کا مدعی نہیں... خیر مسٹر لومبرڈ کو آجانے دیجیے... آہ وہ آگئے!

دونو نے مل کر رسہ بڑی مضبوطی سے اس کی کمر کے گرد باندھ دیا جس کے بعد لومبرڈ نے جو پہاڑوں پر چڑھنے اترنے کے فن کا اچھا ماہر نظر آتا تھا بڑی آہستگی اور احتیاط سے اترنا شروع کیا

بلور بولا "کیا آپ نے دیکھا۔ ایک عمودی چٹان پر بلی کی طرح اتر رہا ہے"

"ہاں اچھا مشاق نظر آتا ہے" آرمسٹرانگ نے تسلیم کیا

تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا گئی اس اثنا میں دونو رسہ کو مضبوط تھامے لومبرڈ کے اترنے کی رفتار دیکھتے رہے

دفعتاً بلور بولا "ایک بات کہتا ہوں۔ شاید آپ کو بری لگے"

"کیا؟"

"میں اس آدمی لومبرڈ کو اچھا نہیں سمجھتا"

"اس کی آوارہ گرد زندگی کی وجہ سے؟"

"کچھ ہو۔ میں اس آدمی کے پاس آدھا گھنٹہ تنہا رہنا منظور نہیں کر سکتا ... کیوں بھلا آپ یہاں آتے وقت پستول ساتھ لائے تھے؟"

"نہیں تو ... پستول کی کیا حاجت تھی؟"

"اس کا جواب مسٹر لومبرڈ سے پوچھئے جو لیکر آیا ہے"

"ممکن ہے یہ بات اس کی عادت میں داخل ہو"

لیکن بلور نے بے یقینی ظاہر کرنے کو ناک بھوں چڑھائی اور چپ رہا۔ عین اس موقعہ پر رسہ کا بوجھ ہلکا پڑ گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ لومبرڈ کسی مقام پر پہنچکر کھڑا ہو گیا ہے

"آپ عادت کی بات جانے دیں ... یہ غلط فہمی پیدا کرنے کے بہانے ہیں ..."

بلور اسی لہجہ میں تقریر کر رہا تھا مگر آرم سٹرانگ نے اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔ بڑی ضرورت فی الحال لومبرڈ کو صحیح سلامت اوپر اٹھانے کی تھی۔ اس نے آگے جھک کر دیکھا۔ لومبرڈ چٹان میں بنے ہوئے ایک دو شگافوں کا تیور معائنہ کر رہا تھا۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد اس نے رسہ ہلا کر اوپر آنے کا اشارہ کیا اور دونوں آدمی اس کو پوری طاقت سے کھینچنے لگے۔ چوٹی پر پہنچ کر اس نے پیشانی کا پسینہ پونچھا اس کے بعد دم لیکر کہنے لگا "اس جگہ تو کچھ نہیں۔ ہمیں جس آدمی کی تلاش ہے۔ ضرور وہ گھر کے اندر کسی مقام پر چھپا ہوگا"

سارے جزیرہ کے مقابلہ میں گھر کی محدود عمارت کو کھونڈ ڈالنا بہت مشکل ثابت نہ ہوا۔ شاگرد پیشہ کی عمارتوں سے شروع کر کے کوٹھی کے ایک ایک کمرہ کو دیکھا گیا۔ مسٹر راجرز کے سامان میں کپڑے کا بنا ہوا ایک گز ان کو مل گیا تھا اس سے مدد لے کر فرشوں کی لمبائی چوڑائی۔ دیواروں کا اندر باہر۔ الماریوں کے خانے۔ غرض سب کو نئے کھدرے ڈھونڈے اور ماپے گئے۔ مگر ... کچھ نہیں! کوئی ایک مقام بھی ایسا نظر نہ آیا جس

ہیں آدمی تو کیا، مکھی بھی چھپ کر بیٹھ سکتی۔ کمرے صاف۔ مجلا اور ہوادار بجلی کی روشنی سے منور... بھلا کونسی جگہ ایسی تھی جس پر شک کیا جاتا...؟

وہ اس کام سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ نوکر راجبز مشروبات لیکر آتا نظر آیا

باب - ۱۶

کھودا پہاڑ نکلا چوہا

جب وہ مکان کے اندر چلا گیا تو آرم سٹرانگ اس کی غائب ہوتی ہوئی صورت دیکھ کر تعریفی لہجہ میں کہنے لگا "کتنا ہمت ور آدمی ہے۔ کیا مجال اس صدمہ کا جو حال میں اس کے دل کو پہنچا ہے ذرا سا اثر بھی اس کے چہرہ پر ظاہر ہوتا ہو"

بلور بولا "اس کی بیوی بھی نہایت اچھی باورچن تھی کل رات جو کھانا تیار کیا گیا واقعی شاندار تھا"

وہ پہلی خوابگاہ میں داخل ہوئے ایک نے ایک پہلو دیکھا دوسرے نے دوسرا پانچ منٹ کے بعد وہ جب برآمدہ میں نکلے تو دونو کے چہروں پر حیرت کے آثار نمایاں تھے ایک بولا "اس جگہ تو کوئی مقام نظر نہیں آتا جس میں کوئی آدمی چھپ کر رہے" اس پر دوسرے نے جواب دیا "یہی میرا اپنا خیال ہے"

"لیکن یہ زینہ کس طرف کو جاتا ہے" بلور نے دفعتاً پوچھا

"اوپر ایک کمرہ ہے جس میں راجبز اور اس کی بیوی رہا کرتے تھے اسی طرف کو جانے کا زینہ ہے"

"پھر اب کیا نئی تجویز سوچی جائے؟" بلور پریشانی کے لہجہ میں کہنے لگا "کوئی نہ کوئی مقام ایسا ضرور ہوگا جہاں دشمن چھپا بیٹھا ہے۔ ممکن ہے کسی کمرہ کی چھت دوہری ہو

یا پانی کی ٹنکی کے آس پاس یا کسی دوسرے مقام پر۔۔۔"

عین اس وقت اوپر والے کمرہ میں کسی کے دبے پاؤں چلنے کی آواز سنائی دی بڑی آہستہ گویا کوئی شخص آہٹ پیدا نہ کرنے کے ارادہ سے بڑے محتاط پیرایہ میں قدم اٹھاتا ہو۔

آرم سٹرانگ نے بلور کا بازو زور سے پکڑ لیا لوبمبرڈ نے ایک انگلی اٹھا کر انہیں چپ رہنے کا اشارہ کیا اور کہا "خاموش ۔۔۔ ذرا سننا!"

آواز پھر کانوں میں آئی ویسی ہی آہستہ اور محتاط۔

اس پر آرم سٹرانگ بولا "ضرور وہ آدمی جس کی ہم کو تلاش ہے اس کمرہ میں چھپا بیٹھا ہے جس میں مس راجرز کی لاش پڑی ہے"

بلور نے دبی آواز سے کہا "غور کر کے دیکھئے تو یہ اس کے چھپنے کا بہترین مقام تھا۔ بھلا کس کو خیال آسکتا ہے کہ قاتل اس کمرہ میں چھپا بیٹھا ہوگا جس میں ایک لاش پڑی ہے"

"خیر اس نے جگہ اچھی تلاش کی" لوبمبرڈ نے جواب دیا "مگر آؤ اب اس سے دو دو ہاتھ کر کے دیکھیں لیکن خبردار آہٹ پیدا نہ ہو۔ سانس بھی دبی آواز سے لی جائے۔"

تینوں گربہ قدم سیڑھیوں پر چڑھنے لگے کمرہ کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر انہوں نے ایک منٹ کے لئے پھر آواز سننے کی کوشش کی کچھ شک نہیں دبی ہوئی آہٹ اندرون کمرہ سے آتی سنائی دیتی تھی دشمن یقینی طور پر یہیں چھپا بیٹھا تھا

"لو اب تیار ہو جاؤ" بلور نے اپنے ساتھیوں کو دبی آواز سے کہا اور تینوں قریباً ایک ساتھ دروازہ کھول کر اندر گھس گئے لیکن ۔۔۔!

اندر جا کر جو کچھ انہوں نے دیکھا اس نے سارا جوش آن واحد میں ٹھنڈا کر دیا اور وہ سنگی مورت کی طرح وہیں دروازہ کے پاس کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ کیا

دیکھنے میں نوکر راجرز بہت سے کپڑے ہاتھوں پہ لئے باہر نکلنے کو تیار کمرہ میں کھڑا ہے۔

جاسوس بادر سب سے پہلے سنبھلا اور معذرتی لہجہ میں کہنے لگا "راجرز... ہمیں بے حد افسوس ہے کہ غلط فہمی میں پڑ کر بے تحاشا چلے آئے بات یہ ہے ہمیں پیروں کی آہٹ سنائی دی تھی سوچا شاید کوئی آدمی ہے..."

راجرز حیرت آمیز نظروں سے دیکھنے لگا پھر بولا "صاحب آپ کو ناحق زحمت ہوئی اس کے لئے عذر خواہی کرتا ہوں۔ چونکہ اس کمرہ میں بیوی کی لاش پڑی ہے اس لئے سوچا تھا نچلی منزل پر جو سب سے چھوٹا کمرہ خالی ہے اس میں ضروری سامان رکھ لوں اور وہیں رہنے لگوں..."

"ہاں ہاں بے شک ایسا کرو" آرم سٹرانگ نے کھسیانا ہو کر کہا "ہمیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ایسا کہتے ہوئے اس نے اس چیز کی طرف نظر ڈالی جو سفید چادر سے ڈھکی ہوئی بستر پر پڑی تھی

نوکر سامان لے کر رخصت ہو گیا تو ایک فوری خیال کے زیر اثر آرم سٹرانگ نے آگے بڑھ کر لاش کے منہ سے چادر ہٹا دی اس نے دیکھا اس کے چہرہ پر راحت اور امن کے آثار نمایاں تھے۔ دہشت کا کوئی نشان مطلق نظر نہ آتا تھا

کہنے لگا کاش میں ضروری سامان اپنے ساتھ لے آتا اس صورت میں تجربہ کر کے اتنا ضرور معلوم کر سکتا کہ اس بیچاری کی موت کس زہر سے عمل میں لائی گئی" پھر اپنے دو ساتھیوں کی طرف مڑ کر اس نے کہا "بتائیے اب کیا دیکھنا باقی رہا ہے؟"

بلور ایک بڑے سے گول سوراخ کا آہنی ڈھکنا اٹھانے کے لئے جد وجہد کر رہا تھا بولا "کمروں کی دیکھ بھال تو لاحاصل ہے میں نے سوچا لاؤ اس گڑھے کو بھی دیکھ لیں شاید کوئی اس میں چھپا بیٹھا ہو"

"کتنی ہماری غلط فہمی ہوئی" لومبرڈ نے کہا "اور کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی۔ ہم یہ سمجھے تھے کوئی دوسرا آدمی کمرہ میں پھرتا ہے"

"مگر دیکھو تو ظالم کس خاموشی سے چلتا ہے۔ ابھی کھانا کھانے کے کمرہ میں سامان رکھ رہا تھا دو منٹ کے بعد دیکھا تو اس کمرہ میں آپہنچا"

باقی دو کے دیکھتے دیکھتے بلور اس گڑھے میں اترا۔ لومبرڈ نے جیب سے ٹارچ نکال کر روشنی کی پھر وہ اور سب سے آخر میں آرم سٹرانگ یہ تینوں گڑھے کے اندر اتر گئے

اس کے تھوڑی دیر بعد نچلی منزل کے ایک علیحدہ مقام پر تینوں آمنے سامنے کھڑے حیرت آمیز نظروں سے ایک دوسرے کے منہ کو تک رہے تھے۔ کپڑوں پر گرد کی تہ میل اور سیاہی کے داغ لگے ہوئے۔ اور کہیں کہیں مکڑی کے جالے کے نشان تھے ان کی شکلیں تین شریف آدمیوں سے بہت زیادہ نہیں لقب زن بدمعاشوں سے ملتی جلتی تھیں جو اپنی کوشش میں ناکام رہ کر یہ سوچنے لگے ہوں کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئے

مگر اب اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ اس جزیرہ میں کوئی مقام ایسا نہیں جسے قابل تلاش سمجھا جائے پھر اس صورت میں ان کا دشمن کون تھا اور وہ کہاں چھپا بیٹھا تھا؟ اس کا جواب کسی کے ذہن میں نہ آتا تھا۔

تاہم ایک فیصلہ کن بات جو انہوں نے معلوم کی یہ تھی کہ فی الحال اس جزیرہ پر وہی آٹھ آدمی جو انتھنی مارسٹن اور مسٹر راجرز کے انتقال کے بعد باقی رہ گئے۔ موجود تھے۔

ان کے سوا اور کوئی نہیں!

حصہ۔ ۲ ختم ہوئی

جلد ۳

بحرِ پُر آشوب

شب تاریک و بیمِ موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحل ہا — حافظ

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز
گسستہ لنگرِ کشتی و ناخدا خفتست — غالب

از ورطۂ ما خبر ندارد - آسودہ کہ بر کنارِ دریاست۔ سعدی

باب - ۱

تو تو میں میں

قاعدہ ہے افراد واحد کی طرح جب کہ آدمیوں کی ایک جماعت انتہائی جدّوجہد کے باوجود اپنی مشترکہ کوشش میں ناکام رہے تو ان کے دلوں میں غم وغصہ کی لہر پیدا ہو جاتی ہے لیکن وہ اپنا غصہ نکالیں تو کس پر؟ اس لئے عموماً دیکھا گیا ہے کہ وہ جو ایک منٹ پہلے ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہوتے ہیں۔ آپس ہی میں الجھ پڑتے ہیں ایک دوسرے کو اور دوسرا تیسرے کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگتا ہے۔ بدگمانیاں ترقی کرتی ہیں بات بننے کی بجائے بگڑتی چلی جاتی ہے...

یہی کیفیت۔ ان تین آدمیوں کی ہوئی۔ چنانچہ جب اس کے تھوڑی دیر بعد اپنے کپڑے تبدیل کر کے وہ ایک کمرہ میں تبادلہ خیالات کی غرض سے جمع ہوئے تو دفعتاً بلور بولا "مجھے اس عورت کا خیال آتا ہے..." اور چپ ہو گیا۔

"کیا مسٹر راجرز کا؟"

"ہاں۔ یعنی کیا یہ ممکن نہیں کوئی اتفاقی حادثہ اس کو پیش آیا ہو؟"

"حادثہ!... کس قسم کا؟"

بلور کچھ مضطرب سا نظر آنے لگا۔ اس کے چہرہ کی سرخی شدت جوش سے زیادہ بڑھ گئی یکایک آرم سٹرانگ کی طرف منہ کر کے بولا "ڈاکٹر صاحب میرے اس سوال کا ایمانداری سے جواب دیجئے کیا آپ نے مسٹر راجرز کو کوئی نشیلی چیز تو نہیں دی تھی؟"

"میں بالکل نہیں سمجھا... کیسی نشیلی چیز؟" آرم سٹرانگ نے متعجبانہ پوچھا

"آپ پیشتر کہہ رہے تھے کہ آپ نے اس عورت کو کوئی خواب آور دوا استعمال کرائی تھی..."

"بیشک کرائی تھی - پھر اس سے کیا؟ وہ ایک نہایت بے ضرر چیز تھی"

"کیا تھی؟"

"ٹرالیونل کی ایک بہت چھوٹی خوراک - جس سے کوئی مضر اثر پیدا نہیں ہو سکتا"۔

بلور کا چہرہ اور بھی زیادہ سرخ ہو گیا بولا "دیکھئے ڈاکٹر آرم سٹرانگ میری بات کا برا نہ مانئے میں صاف گو آدمی واقع ہوا ہوں - امر تحقیق طلب یہ ہے کہیں آپ بھولے سے اس کو ضرورت سے زیادہ مقدار تو نہ دے بیٹھے تھے؟"

"یہ آپ کیا واہی تباہی باتیں کہنے لگے ہیں" آرم سٹرانگ نے فاخرانہ جواب دیا "میں ایک سند یافتہ اور تجربہ کار ڈاکٹر ہوں - عطائی نہیں - کیا اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا کہ ڈوز اور اوور ڈوز میں کتنا فرق ہے؟" پھر ذرا سی دیر کے لئے چپ رہ کر "یا کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں نے قصداً اس کو اوور ڈوز دیدی؟"

معاملہ بے حد ناخوشگوار صورت اختیار کرنے لگا تھا فلپ لومبرڈ مداخلت کرنے کی غرض سے آگے بڑھ کر بولا

"دیکھئے صاحبان یہ وقت ایک دوسرے پر الزامات لگانے کا نہیں ہمیں چاہئے اپنی ملی جلی کوششوں سے اصل حقیقت معلوم کریں نہ یہ کہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں"۔

"مگر میں نے یونہی ایک سرسری بات کہی تھی" بلور دفعتاً بولا "یعنی ممکن ہے ڈوز دینے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو"۔

ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے ہونٹوں پہ پھیکی بے رنگ مسکراہٹ پیدا ہوئی کہنے لگا "میرے بھولے بھالے پڑھے ہوئے دوست۔ ڈاکٹر لوگ اس قسم کی غلطیاں نہیں کیا کرتے۔"

"لیکن کر بھی سکتے ہیں" بلور نے لیشمہ ہو کر جواب دیا "اگر گراموفون کی آواز کو صحیح سمجھا جا سکے تو آپ نے اپنی عمر میں پہلے کبھی ایک ایسی غلطی کی تھی۔"

آرم سٹرانگ کا چہرہ بے رنگ سفید ہو گیا۔ فلپ لومبرڈ بلور کی طرف بڑھا اور غصہ میں بھر کر کہنے لگا "سنو صاحب۔ زبان درازی نہ کرو۔ اس قسم کے الزامات ہر شخص ہر دوسرے پر لگا سکتا ہے۔ پھر اس تو تو میں میں سے فائدہ کیا؟ اس وقت ہم سب لوگ ایک ہی کشتی پر سوار ہیں۔ مریں گے تو اکٹھے اور بچیں گے تو ایک ساتھ۔ رہ گیا وہ الزام جو آپ ڈاکٹر آرم سٹرانگ پر لگاتے ہیں تو اس کے جواب میں میں خود آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اس حلف دروغی کے متعلق آپ کے پاس کیا عذر ہے جو اس گراموفون نے آپ سے منسوب کی تھی؟"

بلور ستائے میں آگیا اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوتی اور کھلتی نظر آئیں اس کے بعد قہر آلود کثیف لہجہ میں بولا "کیسی حلف دروغی! جو کچھ میری نسبت کہا گیا محض جھوٹ اور بکواس تھا! مسٹر لومبرڈ آپ مسٹر آرم سٹرانگ کا مددگار بن کر شاید اپنی صفائی کا سامان کر رہے ہیں تاہم جان لیجئے میں نے بھی عمر بھر جاسوسی کی ہے۔ ایک دو باتیں میں خود آپ سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں"

لومبرڈ کی بھویں تن گئیں

"مجھ سے؟"

"ہاں میرا پہلا سوال آپ سے یہ ہے کہ جب اس جزیرہ میں ایک دعوت میں شریک ہونے آئے تھے تو پستول ساتھ لانے کی کیا حاجت تھی؟"

"اوہ آپ سوال پوچھنا چاہتے ہیں ... مجھ سے!"

"ہاں مسٹر لومبرڈ آپ سے - اور میں اس کا شافی جواب طلب کرتا ہوں"

ایک پل کے لئے لومبرڈ کی آنکھوں میں قہر عظیم کی جھلک پیدا ہوئی تھی - لیکن پھر نہ جانے کس خیال سے اس نے فوراً ضبط کر لیا اور بولا "اچھا تو سنیئے - میں یہ پستول اس لئے ساتھ لایا تھا کہ مجھ کو بتایا گیا تھا - یہاں اس کی ضرورت پڑے گی"

"یہ تو ایک بالکل ہی نئی کہانی ہے جو آپ اب لے بیٹھے ہیں - پیشتر آپ نے کسی موقعہ پر اس کا ذکر نہ کیا تھا - پھر اس کے علاوہ سوال یہ بھی ہے کہ وہ کون تھا جس نے آپکو پستول لانے کی تحریک کی؟"

"دیکھئے میں کوئی بات آپ سے چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا" لومبرڈ نے صاف گوئی کرتے ہوئے کہا "شروع میں میں نے اپنی آمد کا اصل مقصد آپ لوگوں سے قصداً چھپایا تھا - لیکن اب صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ مجھ کو یہاں بھیجنے والا موریس نام ایک پستہ قد یہودی تھا - کسی طرح اس کو معلوم ہو گیا کہ میرا ہاتھ ان دنوں تنگ ہے اس نے مجھ کو بتایا کہ ایک سو پونڈ کے نوٹ سامنے رکھ دیئے اور کہا صرف ایک ہفتہ کا کام ہے - جزیرہ حبشہ پہ ایک پارٹی منعقد ہو گی - آپ کی بے خوفی کی تعریف میں نے غائبانہ سنی ہے کام صرف یہ ہو گا کہ موقعہ پہ موجود رہ کر مہمانوں کی حفاظت کریں - بس!"

"لیکن یہی بات آپ نے کل کیوں نہ ہم سے بیان کی؟" بلور نے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

اس لئے کہ تب حالات جدا تھے - حالانکہ اب . . . اب میں اس نتیجہ پہ پہنچ چکا ہوں کہ جو کچھ آپ لوگوں کو پیش آتا ہے - میں خود بھی اس سے محفوظ نہیں - بہت کچھ غور کرنے کے بعد میں نے معلوم کیا ہے کہ جس طرح دوسرے مہمانوں کو مختلف ترکیبوں سے اس جگہ آنے پر آمادہ کیا گیا تھا - اسی طرح مجھ کو ایک سو پونڈ کا لالچ دکھایا گیا اور اب میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ کوئی بہت بڑا دام فریب تھا جو کسی نے ہمارے راہ میں بچھایا

پہلے ٹونی مارشٹن کی موت - اس کے بعد مسز راجرز کی ہلاکت اور [illegible] ہی ساتھ چینی کی دس مورتیوں کا صرف آٹھ رہ جانا ... یقین کیجیے ان ساری باتوں میں اسی پراسرار اوین کا ہاتھ کام کرتا نظر آتا ہے ... لیکن سوال یہ ہے کہ اوین ہے کہاں؟ اور وہ کس جگہ چھپ کر ہم پر وار کر رہا ہے ...؟"

نچلی منزل پر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی جو اس بات کی نشانی تھی کہ لنچ کھانے کا وقت ہو گیا

باب - ۲

[illegible]ی موت

راجرز کھانا کھانے کے کمرہ [illegible] کے دروازہ کے پاس کھڑا تھا - بلور - آرم سٹرانگ اور لومبرڈ کو آتا دیکھ کر رستہ چھوڑ کے مؤدبانہ ایک طرف ہٹ گیا اور فکر آمیز لہجہ میں کہنے لگا "امید کرتا ہوں لنچ کا انتظام پسندیدہ ہو گا - گھر میں کولڈ ہیم اور کولڈ ٹنگ موجود تھی [illegible] میں نے کچھ آلو ابالے ہیں اس کے علاوہ بسکٹ - پنیر اور ڈبوں میں بند میوے ہیں"

"بس کافی ہے" لومبرڈ نے جواب دیا "امید ہے گھر میں خوراک کا سامان کئی دن کے لیے کافی ہو گا"

"جی بہت ... کافی [illegible] سے بہت زیادہ!" راجرز نے کہا "غالباً اس کا پہلے سے خیال کر لیا گیا تھا کہ اگر [illegible] دن خشکی سے تازہ سامان نہ آ سکے تو بھی ضرورت پوری ہوتی چلی جائے ... [illegible] ہم سمجھ میں نہیں آتا - فریڈ نرکٹ کو کیا ہو گیا - وہ تو کبھی ناغہ نہ کرتا تھا"

اس طرح باتیں کرتے یہ چاروں کمرہ کے اندر چلے گئے۔ اتنے میں مس برنٹ اون کا گولہ ہاتھ میں لئے جو شاید گر کر ادھڑ گیا تھا۔ از سر نو اس کو لپیٹتی داخل ہوئی۔ اور میز کے پاس بیٹھ کر کہنے لگی "موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ آندھی چلنے لگی ہے اور سطح آب پر سفید گھوڑے سے دوڑنے شروع ہو گئے ہیں"

اس کے بعد زیچ دار گریو اور سب سے آخر میں ویرا کلے تھارن اندر آئی۔ اس کا دم پھولا ہوا تھا۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہنے لگی "مجھ کو دیر تو نہیں ہو گئی۔ ڈرتی تھی میری وجہ سے آپ لوگوں کو انتظار کی زحمت نہ ہو"

ایملی برنٹ بولی "لیکن مہمان تو اب بھی پورے نہیں۔ جنرل میکارتھر کہاں ہیں؟"

راجرز مس برنٹ کی طرف مڑا اور کہنے لگا "میڈم آغاز کیجیے گا یا جنرل صاحب کا انتظار ہوگا؟"

ویرا بولی "میں نے دیکھا جنرل میکارتھر سمندر کے پاس بیٹھے گہری فکروں میں پڑے تھے۔ غالباً گھنٹہ بجنے کی آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچی ہو گی"

راجرز اس بات کے لئے آمادہ ہوا کہ جا کر ان کو بلا لائے مگر دفعتاً ڈاکٹر آرم سٹرانگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا "آپ لوگ بسم اللہ کیجئے۔ میں ابھی جنرل صاحب کو ساتھ لیکر آتا ہوں"

اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا کمرہ سے رخصت ہو گیا۔

باہر ہوا کی تیزی ہر لحظہ بڑھتی جاتی تھی۔ فضا میں ابر سیاہ کے ٹکڑے تیزی سے اڑتے پھر رہے تھے۔ ویرا کانپتے ہوئے بولی "طوفان کے آثار تیز نظر آتے ہیں"

راجرز کھانے کی میز کے پاس سامان تقسیم کرتا پھر رہا تھا۔ دفعتاً کھڑا ہو گیا

اور چوکنا ہو کر کہنے لگا "یہ کیا آواز تھی!... شاید کوئی دوڑا چلا آتا ہے"

بے شک باہر چبوترے پر کسی کے دوڑنے کی آواز سنائی دیتی تھی

سب آدمی اپنی اپنی جگہ پر اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور گردنیں نکال نکال کر دیکھنے لگے۔ یکایک دروازہ کھلا اور ڈاکٹر آرم سٹرانگ چہرہ بے رنگ دم پھولا ہوا کمرہ میں داخل ہوا

"جبرئیل میکار تھر..." اس نے کہا مگر دم پھولنے کی وجہ سے فقرہ پورا نہ کر سکا

"کیا ہوا ان کو... کیا مر گئے؟" یہ ویرا کی آواز تھی۔ جس میں وحشت کی جھلک پائی جاتی تھی

"ہاں مر گئے!" آرم سٹرانگ نے جواب دیا

بس... اس کے آگے کوئی کچھ نہ کہہ سکا۔ سات آدمی کھڑے ایک دوسرے کے منہ کو تکتے تھے۔ مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے...

باب - ۱۴

اوون کون ہے؟

کچھ آدمی جا کر بڈھے جبرئیل کی لاش اٹھا لائے۔ باقی ہال کمرہ میں کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن ادھر لاش اندر لائی گئی۔ ادھر بجلی کی تیز چمک اور ایک زوردار کڑک کے ساتھ پانی اس طرح موسلا دھار برسنے لگا جیسے دوسرے طوفان نوح کا آغاز ہو یا قدرت اس بات کا تہیہ کر چکی ہو کہ پانی آج کے بعد پھر کبھی نہ برسے گا۔

لاش کو جرنیل کے کمرہ خواب میں لے جاکر اس کے بستر پہ لٹا دیا گیا جس طرح اس سے پہلے مسٹر پارٹشن اور مسز راجرز کی لاشوں کو ان کے کمروں میں رکھا گیا تھا۔

کھانا کھانے کے کمرہ میں سارا سادن جوں کا توں دھرا تھا۔ کسی کو ایک لقمہ تک منہ میں ڈالنے کی جرأت نہ ہوئی۔ دفعتاً ویرا کسی خیال کے زیر اثر اس چھوٹی میز کے پاس گئی جس پہ چینی کی بنی ہوئی مورتیں رکھی تھیں۔ وہ کھڑی دیکھ ہی رہی تھی کہ راجرز دبے پاؤں چلتا وہاں جا پہنچا۔ ویرا کو دیکھ کر اس نے معذرتی لہجہ میں کہا "اوہ مس میں ... میں یہ دیکھنے کے لئے آیا تھا ..."

ایک اس طرح کی سخت آواز میں جو خود بولنے والی کے کانوں کو عجیب معلوم ہوتی تھی ویرا نے تڑکر کہا "دیکھ لو راجرز ... اچھی طرح دیکھ لو ... اب صرف سات ہی مورتیں باقی ہیں!"

آخر جب تیسری خواب گاہ بھی لاش کا مسکن بن چکی یا دوسرے لفظوں میں بد نصیب جرنیل میکارتھر کی لاش بھی اس کے کمرہ میں بستر پر لٹا دی جا چکی تو سب مہمان پھر کمرہ نشست میں جمع ہوئے۔ مس برنٹ حسب معمول بننے میں مشغول تھی ویرا کلے تھارن کھڑکی کے پاس کھڑی تیز بارش کو دیکھ رہی تھی بلور دونو ہاتھ گھٹنوں پر رکھے کرسی پر بیٹھا تھا۔ لومبرڈ بے چینی سے ٹہلتا پھر رہا تھا اور کمرہ کے دور افتادہ حصہ میں جج وارگریو الو کی طرح آنکھیں بند کئے ایک آرام کرسی پر لیٹا ہوا شاید دن کے وقت خواب دیکھ رہا تھا

دفعتاً کسی کے کمرہ کے اندر آنے کی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور آرم سٹرانگ کو سامنے دیکھ کر بولا "کہیے ڈاکٹر صاحب۔ کیا معلوم ہوا؟"

ڈاکٹر کا چہرہ زرد تھا۔ سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگا "اس موقع پر زہر خورانی یا

حرکت قلب بند ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ جنرل میکارتھر کے سر پر کسی نے پیچھے سے جاکر کند آلہ سے وار کیا تھا"

ایک مدھم سی بھنبھناہٹ حاضرین کی گفتگو کی کمرہ کے اندر پھیل گئی مگر اس سے بلند و بالا جج وارگریو کی آواز یہ کہتے سنائی دی

"کوئی اس طرح کی چیز جس سے وار کیا گیا ہو۔ موقعہ واردات پر پڑی پائی گئی تھی؟"

"جی نہیں"

"بہرحال آپ کو پختہ یقین ہے کہ موت کسی خارجی چوٹ کا نتیجہ تھی جو متوفی کے سر پر لگائی گئی؟"

"جی ہاں۔ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں"

"خوب۔ تو اب امر غور طلب یہ ہے کہ ان معلومات کی بنا پر کیا نتیجہ نکالا جاسکتا ہے؟"

ہمارے آدمی چپ چاپ اس کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ کسی کی سمجھ میں نہ آتا ہوتا کہ اس کا کیا جواب دے

آخر کار وارگریو ہی بولا اور ایسا کرتے ہوئے اس کے لہجہ میں وہی شان عدالت پائی جاتی تھی جس کا وہ عمر بھر خوگر رہا تھا۔ کہنے لگا "صاحبو۔ ایک بات صاف ظاہر ہے یعنی وہ تین موتیں جو اس وقت تک ہو چکی ہیں نہ خودکشی کی تھیں۔ نہ کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ۔ درحقیقت ان کی تہ میں کوئی خاص ہی راز پوشیدہ ہے۔ میں اس راز کی حقیقت کو آپ لوگوں سے بھی پہلے سمجھ گیا تھا۔ لیکن امید ہے اب آپ بھی معلوم کر چکے ہوں گے کہ نام نہاد مسٹر اوون نے کسی مدعائے خاص کو مدنظر رکھ کر ہی ہم سب کو اس جگہ بلایا تھا"

بلوز نے بے چینی کی حرکت کی - پھر گلو گرفتہ آواز میں کہنے لگا "یہ آدمی اوون جو کوئی بھی ہے - پاگل ہے دیوانہ... خطرناک قسم کا دیوانہ ہے!"

"آپ کا خیال صحیح ہو سکتا ہے" جج وار گریو نے تسلیم کیا "لیکن اس کا امور تنقیح طلب پر کوئی اثر نہیں پڑتا - دیکھنا یہ ہے..."

"خیر ایک بات میں کہہ سکتا ہوں" آرم سٹرانگ نے اس موقعہ پر کانپتی ہوئی آواز سے کہا "اوون جو کوئی بھی ہے - ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے - کم از کم وہ اس جزیرہ کی حدود کے اندر موجود نہیں"

جج صاحب نے ایک ہاتھ سے اپنے جبڑے کو سہلاتے ہوئے کہا "آپ کا خیال صحیح ہے - اور مجھ سے پوچھئے تو آج صبح جس وقت آپ اس کی تلاش میں سرگرداں تھے - بارہا میرے جی میں آئی آپ سے کہہ دوں کہ اوون کی تلاش بے سود ہے - وہ کہیں آپ کو نہ ملے گا اس لئے کہ..."

وہ کہتے کہتے رک گیا - گویا اپنے آخری لفظوں کو خاص اہمیت دینا چاہتا تھا - اس کے بعد فیصلہ کن لہجہ میں بولا

"اس لئے کہ اوون ہم میں سے کوئی ایک ہے!"

باب - ۴

تحقیقات

الفاظ سنتے ہی ویرا چیختے ہوئے بولی "اوہ - نہیں! نہیں! نہیں!..."

جج صاحب نے تیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا اس کے بعد متین لہجہ میں کہا

"عزیز لڑکی آدمی کو یہ بات کسی حال میں زیب نہیں دیتی کہ حقیقت سے آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب اس وقت ایک بھاری خطرہ میں پڑے ہیں۔ یقینی طور پر یو۔این۔اوون ہم میں سے کوئی ایک ہے۔ مگر کون؟ اس کا حال کوئی نہیں جانتا کل دس آدمی اس جزیرہ پر آئے۔ تین بیچارے بہتر دنیا کو جا چکے ان پر کسی طرح کا شک کیا ہی نہیں جا سکتا اب ہم سات آدمی باقی ہیں اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم میں سے ایک آدمی ضرور فرضی شخصیت رکھتا ہے" اتنا کہہ کر وہ چپ ہو گیا پھر چاروں طرف نظر ڈالتے ہوئے اس نے حاضرین سے پوچھا "کہئے سب کو مجھ سے اتفاق رائے ہے یا کوئی صاحب اس پر اعتراض کیا چاہتے ہیں؟"

سب سے پہلے آرم سٹرانگ بولا "جو کچھ آپ کہتے ہیں شاید ٹھیک ہو لیکن یہ امکان اتنا بھیانک ہے..."

اتنے میں بلور بول اٹھا "خواہ وہ بھیانک ہو یا نہ ہو۔ ہے نہایت معقول اور میں اس رائے پر صاد کرتا ہوں لیکن اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو میں صاف لفظوں میں کہوں گا..."

جج وارگریو نے اپنا پھولا ہوا ہاتھ اونچا اٹھا کر چپ رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی کہا "آہستہ مسٹر بلور آہستہ! سب کام طریقہ اور قرینہ سے ہونا چاہئے جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں اس کی باری عنقریب آئے گی سر دست میں نے ایک نظریہ پیش کیا ہے اور امر غور طلب یہ ہے کیا وہ ٹھیک ہے یا نہیں"

اس موقعہ پر ایملی برنٹ جو حسب معمول بننے کے کام میں مشغول تھی نظر اٹھائے بغیر بولی "صاحب آپ کا استدلال خوب ہے اور میں اس بارہ میں آپ سے متفق

الرائے ہوں کہ ہم میں ایک اس طرح کا شیطان سیرت آدمی موجود ہے ... "

"لیکن میں نہیں مانتی ... میں نہیں مان سکتی!" ویرا نے لہجہ اضطراب میں کہا

دارگریو نے لومبرڈ کو آواز دے کر اس کی رائے پوچھی مگر اس نے کامل اتفاق رائے ظاہر کیا۔

یہ سب ہو چکا تو جج صاحب لہجہ اطمینان سے کہنے لگے "یہ عمل تو ختم ہوا اب ہمیں شہادتوں پر غور کرنا چاہئے سب سے پہلے میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کیا کوئی فرد واحد ایسا ہے جس پر خصوصیت سے شک کیا جا سکے؟ ... مسٹر بلور تھوڑی دیر پہلے آپ کوئی بات کہنا چاہتے تھے اب کہئے!

بلور کا سانس تیز تیز چلتا تھا کہنے لگا "دیکھئے۔ مسٹر لومبرڈ کے پاس ایک پستول ہے اول اس کو یہاں لانے کی ضرورت کیا تھی؟ دوم کیوں نہ اس نے کل رات ساری حقیقت بیان کی؟ کیا یہ حالات شک انگیز نہیں ہیں؟"

فلپ لومبرڈ کے ہونٹوں پر حقارت آمیز ہنسی پیدا ہوئی کہنے لگا "میں نے ساری تفصیل پیشتر مسٹر بلور کو سمجھا دی تھی اب پھر آپ لوگوں کے اطمینان کے لئے اس کو دوہراتا ہوں" اور اتنا کہہ کر اس نے وہی باتیں جو پیشتر مسٹر بلور سے کہی تھیں مجمع کے روبرو بیان کر دیں۔

"لیکن سوال یہ ہے۔ آپ کے اس بیان پر یقین کیسے کیا جائے کیا کوئی ثبوت ایسا ہے جسے آپ اس بیان کی تائید میں پیش کر سکیں؟"

"افسوس نہیں اس لئے کہ جو حالات پیش آئے ہیں ان کا مجھ کو گمان تک نہ تھا۔"

جج صاحب تھوڑی دیر گہری سوچ میں پڑے رہے پھر بولے "مسٹر لومبرڈ کے معاملہ پر بعد کو غور کیا جائے گا دیکھنا یہ ہے کہ ہم میں کتنے آدمی ایسے ہیں جنہیں

ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر سمجھا جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے گلا صاف کیا پھر بولا "میں لندن کا ایک نامور طبیب ہوں۔ میرا حال غالباً بہتوں کو معلوم ہو گا پھر اس طرح کا شبہ میری ذات پر کیونکر کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟"

جج صاحب نے ہاتھ کے اشارہ سے ڈاکٹر کی تقریر بیچ میں ہی روک دی اور کہا "دیکھئے صاحب دلیل اور شہادت کی دنیا میں مفروضات یا اپیل کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ میرا اپنا نام کیا کم مشہور ہے مگر اس سے کیا؟ اس سے پیشتر کیا کبھی ڈاکٹر دیوانے نہیں ہوئے؟ یا جج نہیں ہوئے؟" اس نے بلور کی طرف دیکھتے ہوئے اضافہ کیا "پولیس کے کارکن نہیں ہوتے؟"

کمرہ میں گہرا سناٹا چھا گیا تھا اس کو قطع کرتی ہوئی لومبرڈ کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا "کم از کم آپ عورتوں میں سے تو کسی کی ذات پر شک نہیں کر سکتے"

جج صاحب کی بھویں اونچی اٹھ گئیں پھر اس تلخ لہجہ میں جو وہ کمرہ عدالت میں اکثر برتا کرتے تھے کہا "کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے سروں پر کبھی خون سوار نہیں ہوتا؟"

لومبرڈ لاجواب ہو گیا تاہم اس نے رکتے رکتے کہا "اس کے باوجود۔۔۔ یہ بات غیر ممکن نظر آتی ہے کہ۔۔۔" وہ اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔

جج وارگریو ڈاکٹر آرم سٹرانگ کی طرف مڑے اور کہنے لگے "دیکھئے میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں جس وار سے بدنصیب میکارتھر کی موت واقع ہوئی کیا اس کے لئے خاص قسم کی طاقت درکار تھی؟ کیا ایک عورت کا ہاتھ اس طرح کا وار نہ کر سکتا تھا؟"

ڈاکٹر نے ایک لمحہ غور کیا اس کے بعد کہا "اگر عورت کے ہاتھ میں کوئی مضبوط ڈنڈا ہوتا تو یقیناً وہ اس کی مدد سے میکارتھر کو ہلاک کر سکتی تھی"

"مطلب یہ کہ اس کام کے لئے کسی غیر معمولی طاقت کی ضرورت نہ تھی؟"

"جی بالکل نہیں!"

جج دار گریو نے اپنی گردن کو کچھوے کی مانند ادھر ادھر ہلایا اس کے بعد کہا "باقی دو موتیں چونکہ زہر کے استعمال سے ہوئی ہیں اس لئے ان میں طاقت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا"

صریحاً اس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں عورتیں بھی ان تینوں جرموں کی مرتکب ہو سکتی تھیں۔ ایملی برنٹ تو پھر بھی چپ رہی لیکن ویرا غضبناک ہو کر بولی "مجھ کو یہ کہنے کے لئے معاف کیا جائے کہ آپ کے اپنے حواس فی الحال قائم نظر نہیں آتے"

ڈاکٹر نے گھورتی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھا مگر اس کی نگاہ میں کسی طرح کا بغض کینہ یا پرخاش نظر نہ آتا تھا۔ جچے تلے لفظوں میں آخر کار اس نے کہا "عزیز لیڈی میں پھر درخواست کرتا ہوں اپنے اعصاب پر قابو پانے کی کوشش کیجئے یہ عدالت کا کمرہ انصاف نہیں۔ نہ کوئی قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ میں نے رسمی طور پر سارے امکانات پیش کئے ہیں ورنہ اطمینان رکھئے کہ میں آپ پر کوئی الزام نہیں لگاتا اور نہ میرے خیال میں دانا مس برنٹ کو اس بات پر کسی قسم کا اعتراض ہوگا کہ حالات کے زیر اثر ہم سب شک کے گہرے سایہ میں چھپے ہیں"

ایملی برنٹ بدستور بنتی رہی نظر تک اٹھانے کی ضرورت نہ سمجھ کر اس نے سرد لہجہ میں صرف اتنا کہا "کبھی ممکن ہے مجھ ایسی عورت کسی انسانی جان کی ہلاکت منظور کرے؟ جو لوگ میری سیرت کو جانتے ہیں وہ ایک پل کے لئے کسی طرح کا شک میرے برخلاف نہیں کر سکتے تاہم اتنا میں بھی مانتی ہوں کہ ہم سب چونکہ ایک دوسرے سے نا آشنا ہیں اور حالات غیر معمولی پیش آ رہے ہیں اس لئے کسی کو کسی دوسرے کے برخلاف شکایت نہ ہونی چاہئے"۔

"حاصل کلام یہ" جج صاحب نے پُراطمینان لہجہ میں کہا "کہ اب ہمارا اس سوال پر قطعی اتفاق رائے ہے کہ کسی فرد واحد کو اس کی سیرت یا سوسائٹی میں اس کے درجہ کی بنا پر شک سے مستثنےٰ قرار نہیں دیا جا سکتا"

اوسبرڈ بول اٹھا "آپ نے راجرز کے متعلق کیا سوچا ہے؟"

"کیا مطلب؟" جج صاحب نے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"مطلب یہ کہ غالباً راجرز کے برخلاف کسی کے دل میں شبہ پیدا نہ ہوگا"

"آخر کیوں؟"

"اول اس لئے کہ خدا نے اس کو بڑا دماغ عطا نہیں کیا دوسرے اس لئے بھی کہ اس کی اپنی بیوی مقتولوں کی فہرست میں شامل ہے"

جج صاحب کی بھویں حیرت سے اونچی اٹھ گئیں تلخ لہجہ میں بولے "میرے عزیز دوست عدالت عالیہ کی مسند انصاف پر بیٹھنے کے دوران میں مجھے کئی ایسے مقدمات کا بھی فیصلہ کرنا پڑا جن میں شوہر کے برخلاف بیوی کے قتل کا الزام تھا۔ اکثر حالتوں میں ملزم خطاکار بھی پائے گئے اور سزایاب بھی ہوئے۔ اس لئے...."

"آپ کا فرمانا بے شک صحیح ہے۔ شوہر بیوی کو ہلاک کر سکتا ہے اور میں اس حد تک بھی ماننے کو تیار ہوں کہ وہ الزام سننے کے بعد جو گراموفون کے ذریعہ سے الم نشرح کئے گئے تھے عین ممکن ہے راجرز نے اپنی بیوی کو اس ڈر سے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ ایک کمزور دل عورت ہے کہیں کھولنے سے اصل حقیقت ظاہر نہ کر دے پھر بھی.... یہ بات میری سمجھ میں قطعاً نہیں آئی کہ اس کی ذات میں اس بیرحم مسٹر اوون کی شخصیت کیونکر پوشیدہ ہو سکتی ہے جو مختلف فرضی یا حقیقی جرموں کی سزا اپنے طور پر دینا چاہتا ہے"

مسٹر بلور اپنی مجمع کی معروف شان سے بولے "اس کے متعلق ہمارے

پاس شنید سے زیادہ کچھ نہیں ۔ تب کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ راجرز اور اس کی بیوی نے ہماری آمد سے پہلے سازش کر کے مسٹر اوون کو ہلاک کر دیا اور مسز راجرز کی طرف سے جو دہشت کل رات ظاہر ہوئی تھی اس کی وجہ درحقیقت یہ ہو کہ وہ ڈرتی تھی اس کے شوہر کا دماغ اور زیادہ نہ چل جائے"

اس کے بعد لومبرڈ لاجواب ہو گیا مجبوری کے لہجہ میں کہنے لگا "خیر صاحب میں ہارا آپ جیتے ۔ مان لیا کہ ہم میں سے ہر ایک پر اوون ہونے کا شک کیا جا سکتا ہے"

"اس صورت میں معاملہ کا ایک پہلو طے ہو گیا" جج وارگریو نے پر اطمینان لہجہ میں کہا "یعنی ہم اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ واقعات کی بنا پر ہم میں کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں جسے مشکوک شخصوں کی فہرست سے خارج کیا جا سکے اب ہم سوال کے دوسرے پہلو کو لیتے ہیں یعنی ہم میں ایسا کون ہو سکتا ہے جس سے ان مختلف جرموں کو زیادہ آسانی سے منسوب کیا جا سکے اور بھی صاف لفظوں میں وہ کون ہے جس نے انتھنی مارسٹن کو زہر سائینائیڈ دے کر مسز راجرز کو خواب آور دوا کی ضرورت سے زیادہ خوراک استعمال کرا کے یا جنرل میکارتھر کو سر پر ڈنڈا مار کر ہلاک کیا؟"

باب - ۵

لاحاصل کوشش

جج وارگریو کی اس تقریر کا اوروں کے دلوں پر خواہ کچھ ہی اثر ہوا ہو ۔ جاسوس بلور کے چہرہ پر سچ مچ رونق آگئی ۔ اپنی کرسی پر ذرا سا آگے جھک کر کہنے لگا "بس یہی وہ صحیح طریقہ ہے جو آپ نے اختیار کیا اور جس کی میرے دل کو خواہش تھی ۔ مارسٹن کے معاملہ میں ہم شاید کچھ نہ کر سکیں ۔ اس لئے کہ اس کے گلاس

میں زہر کی آمیزش اندر بیٹھے ہوئے آدمی بھی اسی آسانی سے کر سکتے تھے جس سے کوئی کھڑکی کے باہر سے کر سکتا۔ مجھ کو یہ بھی یاد نہیں کہ نوکر راجرز اس موقعہ پر کمرہ کے اندر موجود تھا یا نہیں۔ بہر حال باقیوں میں سے ہر شخص پر شک کیا جا سکتا ہے۔ اس سے دوسرے درجہ پہ ہے مسز راجرز کا معاملہ۔ اس میں ہمارا شک صرف دو آدمیوں پر ہوتا ہے۔ ایک اس کا شوہر۔ دوسرے ڈاکٹر آرم سٹرانگ..."

اپنا ذکر اس پیرایہ میں سن کر ڈاکٹر عالمِ جوش میں کھڑا ہو گیا۔ شدتِ غضب سے اس کے بدن کا ہر حصہ کانپ رہا تھا۔ قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "جج صاحب۔ میں اس بے جا توہین کے خلاف زور سے پروٹسٹ کرتا ہوں... یہ ایک سراسر بے بنیاد الزام ہے جو مجھ پر لگایا جا رہا ہے۔ میں حلف لینے کو تیار ہوں کہ جو دوا میں نے اس عورت کو کھلانے کے لئے دی..."

جج وارگریو کا ہاتھ پھر ایک بار اونچا اٹھا اور اس نے تیز آواز سے کہا "ڈاکٹر آرم سٹرانگ برا ماننے کی بات نہیں۔ آپ کا غصہ قابلِ معافی ہے۔ لیکن ایک مردِ فہمیدہ کی طرح آپ کو خود سوچنا چاہیئے کہ پیش آمدہ حالات میں ہمیں ہر ایک بات بے رد و رعایت ظاہر کرنی چاہیئے۔ اور یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ دو آدمی۔ نوکر راجرز اور آپ بڑی آسانی سے کوئی مہلک دوا متوفی عورت کو کھلا سکتے تھے۔ نظرِ انصاف سے دیکھئے باقی آدمی مثلاً انسپکٹر بلور۔ مس برنٹ۔ مس کلے تھارن۔ مسٹر لومبرڈ یا خود میں اگر اس کام کو کرنا چاہتے بھی تو کیونکر کر سکتے تھے؟ لیکن اس پر بھی میں ہر فرد واحد کے معاملہ پر جدا جدا غور کرنے کو تیار ہوں اور فرض کئے لیتا ہوں کہ جن شخصوں کے نام میں نے آخر میں لئے وہ بھی اس طرح کا موقعہ تلاش کر سکتے تھے بشرطیکہ..."

اس موقعہ پر ویرا کلے تھارن نے نخوت سے سر ہلایا اور بولی "خدا کے لئے میرا نام اس فہرست میں شامل نہ کیجئے۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں اس بدنصیب عورت کے

پاس تک نہیں گئی"

جج دارگریو نے ایک لمحہ تامل کیا اس کے بعد کہا "ٹھہریئے میں سارے حالات جس جس طرح پیش آئے تھے سلسلہ وار بیان کرتا ہوں۔ اگر مجھ سے کسی موقعہ پر بھول ہو جائے تو آپ لوگوں کو اختیار ہے میرے بیان کی اصلاح کر دیں۔ جس وقت مسز راجرز بے ہوش ہو گئی تو اینتھنی مارسٹن اور مسٹر لومبرڈ ان دونوں صاحبوں نے اس کو اٹھا کر صوفے پر لٹا دیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر آرمسٹرانگ اس کی حالت دیکھنے گئے اور انہوں نے راجرز کو برانڈی لانے کے لیئے بھیج دیا۔ اس وقت دفعتاً سوال پیدا ہوا کہ آواز جو سنی گئی کس مقام سے آئی تھی۔ ہر شخص حقیقت حال معلوم کرنے پاس والے کمرہ کی طرف گیا۔ صرف مس برنٹ یا بے ہوش مسز راجرز کمرہ کے اندر رہ گئیں"

ایملی برنٹ کے رخساروں پر دو سرخ چتیاں نمودار ہوئیں۔ اس نے بننے کا عمل شاید اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ بند کیا اور اس کے بعد صرف اتنا کہا "اوہ۔ کتنا شرمناک الزام آپ مجھ پر لگاتے ہیں!"

لیکن جج دارگریو کی بے رحم آواز ذرا بھی متاثر ہوئے بغیر کہتی چلی گئی "ہم جب کمرہ میں واپس آئے تو آپ مس برنٹ اس بدنصیب عورت پر جھکی ہوئی کھڑی تھیں"

ایملی برنٹ نے فاخرانہ گردن اٹھائی پھر پوچھا "کیا اس سرزمین ناپاک میں عام انسانی فرض ادا کرنا بھی جرم ہے؟"

"آپ سمجھیں نہیں" جج دارگریو نے کہا "میں صرف واقعات بیان کرتا ہوں ان کے نیک و بد سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اتنے میں راجرز برانڈی لے کر آ گیا جب ممکن ہے وہ پہلے سے مسموم کر کے لایا ہو۔ شراب پلانے کے بعد وہ اور ڈاکٹر آرمسٹرانگ عورت کو سہارا دے کر اس کے کمرہ میں لے گئے۔ اور وہیں ڈاکٹر آرمسٹرانگ نے اسے کوئی مسکن اور خواب آور دوا دی"

"ٹھیک۔ بالکل ٹھیک!" مسٹر بلور نے پر مسرت لہجہ میں کہا "بے شک سارے واقعات اسی طرح پیش آئے تھے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں کم از کم مجھ پر۔ جج صاحب پر اور مسٹر لومبرڈ او ر مس کلیے تھارن پر بالکل حرف نہیں آتا"

"آہ۔ لیکن کیا واقعی ایسا ہے؟" جج وارگریو نے قانونی اہمیت کے لہجہ میں پوچھا

"کیوں۔ اب کیا باقی رہا؟" بلور نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے دریافت کیا

"دیکھئے میں سمجھاتا ہوں" مسٹر وارگریو نے کہنا شروع کیا "مسز راجرز اوپر کی منزل پر اپنے کمرہ میں پڑی تھی۔ اور ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے جو دوا اس کو دی اس کے زیر اثر ایک طرح کی حالت خواب اس پر طاری ہونے لگی تھی۔ فرض کرو اس وقت کوئی آدمی اس کے پاس جا کر کہتا یہ دوا کی ایک ٹکیہ ڈاکٹر صاحب نے تمہارے لئے بھیجی ہے تم اسے کھالو۔ تو کیا پیش آمدہ حالات میں اس کی طرف سے کسی طرح کا اعتراض ممکن تھا؟"

پھر ایک بار کمرہ میں گہری خاموشی چھا گئی۔ بلور کے ماتھے پر بل پڑ گئے اور اس نے بے مدعا پیروں کو حرکت دی۔ البتہ فلپ لومبرڈ کہنے لگا "یہ ایک سراسر فرضی حکایت ہے جسے میں ایک پل کے لئے نہیں مان سکتا۔ یاد ہوگا ہم میں سے کوئی آدمی گھنٹوں تک کمرہ سے باہر نہ گیا تھا۔ کیونکہ مارسٹن کی موت واقع ہونے سے ہر شخص سراسیمہ اور پریشان تھا"

"اس صورت میں" جج وارگریو نے پھر ایک بار دلیل کا سہارا لے کر کہا "ممکن ہے کوئی شخص اپنی خواب گاہ سے چل کر اس عورت کے پاس گیا ہو"

"لیکن کیا اس وقت تک نوکر راجرز اپنے کمرہ میں نہ پہنچ چکا تھا؟" لومبرڈ نے

اعتراضاً پوچھا

"بالکل نہیں" آرم سٹرانگ نے جواب دیا "وہ تو نچلی منزل پر کھانے کے برتن اکٹھے کر رہا تھا"

"چلئے یہ بھی مان لیا" امِلی برنٹ پھر ایک بار گفتگو میں حصہ لے کر کہنے لگی "لیکن مسز راجرز کیا اس وقت تک آپ کی دی ہوئی گولی کے زیر اثر سو نہ گئی ہوگی؟"

"ممکن ہے سو گئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ سوئی ہو" ڈاکٹر آرام سٹرانگ نے جواب دیا "بات یہ ہے میڈم ایک ہی دوا کسی مریض پر جلد اثر پیدا کرتی ہے اور کسی پر کافی دیر کے بعد۔ اس کا حال لمبے تجربہ کے بعد ہی جانا جا سکتا ہے"

"جی بے شک آپ تو ایسا کہیں گے ہی" لومبرڈ نے تلخ لہجہ میں کہا "آخر کسی طرح آپ کو اپنی صفائی بھی پیش کرنی ہے"

ڈاکٹر کا چہرہ مارے غصہ کے سیاہ نظر آنے لگا۔ حالت نہایت ناخوشگوار ہو چلی تھی۔ مگر اس موقعہ پر جج وارگریو نے پھر اپنے سرد رسمی لہجہ میں کہا

"صاحبو یہ وقت کڑی آزمائش کا ہے۔ ایسے موقعہ پر آپس میں الجھنا کسی کو زیب نہیں دیتا۔ بات میں بات نکلتی چلی جاتی ہے۔ بہر حال سارے پہلو واضح کرنے کی نیت سے میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ گو ہم میں سے بعض کا آدھی رات کے عمل پر مسز راجرز کے کمرہ میں جانا غیر معمولی نظر آتا ہے۔ جیسے میرا۔ مسٹر بلور یا مسٹر لومبرڈ کا۔ تاہم اگر مس برنٹ یا مس کے تھارن وہاں جائیں تو بات ذرا بھی شک انگیز نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے کامل صفائی یا برأت اس معاملہ میں بھی کسی کو حاصل نہیں"

"چلو نہ ہی" بلور نے تنگ آ کر کہا۔ "تاہم میں پوچھتا ہوں اتنی ورد سری کے بعد ہم نے عملی طور پر کیا معلومات حاصل کیں؟ ... کچھ بھی تو نہیں!"

باب - ۱۹

احتیاط! احتیاط!

لیکن جج وارگریو سکون و متانت کی مجسم تصویر بنے اپنی کرسی پر بیٹھے بالائی ہونٹ پر انگلی پھیرتے رہے اس کے بعد بے تعلقانہ انداز سے بولے "اب ہم دو موتوں کی تحقیقات سے فارغ ہو چکے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں جسے شک و شبہ سے بالاتر سمجھا جا سکے" پھر ذرا سی دیر کے لئے رک کر انہوں نے کہنا شروع کیا "اب جینیل برکارنفر کا معاملہ ہاتھ میں لیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ آج صبح پیش آیا۔ حاضرین میں سے جو صاحب اپنے بارہ میں کسی طرح کا عذر پیش کرنا چاہتے ہیں کریں اپنے متعلق میں صاف لفظوں میں تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ میرے پاس کوئی معقول عذر ایسا نہیں جو پیش کیا جا سکے تاہم اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ صبح کے وقت میں حسب عادت چبوترہ پر بیٹھا حال کے واقعات پُر اسرار پر غور کرتا رہا تھا اور تب تک وہیں بیٹھا رہا حتیٰ کہ کھانے کی گھنٹی بجی لیکن یہ میرا واقعاتی بیان ہے میں اس کی تائید میں کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتا اور بلا ثبوت کوئی بیان لائق تسلیم نہیں"

اس کے بعد بلور نے اپنے متعلق بیان کیا کہ "میرا صبح کا سارا وقت مسٹر لومبرڈ اور ڈاکٹر آرمسٹرانگ کی صحبت میں گذرا تھا وہ اس کی تصدیق کر سکتے ہیں"

"لیکن شاید آپ بھول گئے" ڈاکٹر آرمسٹرانگ نے اعتراضاً کہا "جب آپ رستہ اپنے مکان پر گئے تو اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کا حال ہمیں کیونکر معلوم ہو سکتا ہے"

"اس طرح کہ مجھے صرف اتنا وقت لگا تھا جتنا مکان پر جانے آنے میں لگ سکتا ہے..."

"یہ غلط ہے آپ ضرورت سے زیادہ دیر کر کے آئے تھے"

بلوبر کا چہرہ مارے غصّہ کے لال بھبھوکا ہو گیا تیز لہجہ میں بولا "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آخر آپ کے لفظوں کا مطلب کیا ہے؟"

"میں یہی کہتا ہوں کہ آپ ضرورت سے دیر کر کے واپس آئے تھے"

"مگر بندہ خدا اتنا بھی تو سوچو کہ رسہ تلاش کرنے میں کچھ وقت صرف ہونا ضروری تھا۔ بس اتنی ہی دیر مجھ کو لگی تھی"

اس موقعہ پر داگریلو نے پوچھا "یہ فرمایئے کیا انسپکٹر بلوبر کی غیر حاضری میں آپ دونوں صاحب ایک دوسرے کے پاس رہے تھے یا کسی موقعہ پر علیٰحدہ بھی ہوئے تھے؟"

آرم سٹرانگ گرم ہو کر کہنے لگا "آپ تو بال کی کھال نکال رہے ہیں ایک موقعہ پر مسٹر لومبرڈ صرف چند منٹ کے لئے مجھ سے علیٰحدہ ہوئے تھے لیکن جلدی ہی واپس آ گئے۔ میں اپنے مقام پر کھڑا رہا"

لومبرڈ مسکراتے ہوئے بولا "میں بھی کسی ناسد ارادہ سے نہ گیا تھا صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا پہاڑی پر کونسا مقام ایسا ہے جہاں سے خشکی پر رہنے والوں کو خطرہ کا اشارہ کیا جا سکے۔ بہرحال میں ایک یا دو منٹ کے بعد واپس آ گیا تھا"

"میں اس کی تائید کرتا ہوں" آرم سٹرانگ نے اپنی طرف سے کہا "مسٹر لومبرڈ اتنا عرصہ غیر حاضر نہ رہے تھے جس میں ایک واردات قتل کی جا سکتی"

"آپ میں سے کسی صاحب نے گھڑی میں وقت دیکھا تھا؟"

"نہیں!"

لومبرڈ بولا "میرے پاس گھڑی ہی نہ تھی"

"تو پھر ایک یا دو منٹ کا اندازہ کیسے ہوا؟"

اور ہر دو اصحاب کو بغلیں جھانکتا چھوڑ کر وہ مس برنٹ کی طرف مڑے
ایملی برنٹ کہنے لگی "میں مس کلے تھارن کے ساتھ جزیرہ کی چہل قدمی کرنے گئی
تھی بعد ازاں واپس آکر چبوترہ پر دھوپ میں بیٹھی رہی"
"جہاں تک یاد ہے میں نے آپ کو چبوترہ پر نہیں دیکھا تھا" جج صاحب نے
"نہ دیکھا ہوگا اس لئے کہ میں ہوا کے زور سے محفوظ رہنے کے لئے ایک کونے
میں بیٹھی ہوئی تھی"
"اور لنچ کے وقت تک وہیں بیٹھی رہیں ؟"
"ہاں"
"آپ مس کلے تھارن ؟"
"میں مس برنٹ کے ہمراہ باہر گئی تھی ایک موقعہ پر ان سے جدا ہو کر
جنرل میکارتھر کے پاس گئی اور ان سے باتیں کرتی رہی ..."
"کیا بجا ہوگا اس وقت ؟" جج صاحب نے پوچھا
"ویرا شش و پنج میں پڑ گئی آخر سوچتے ہوئے بولی "میں یقینی طور پر نہیں
کہہ سکتی شاید لنچ کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے کی بات ہے یا کم و بیش"
"یہ فرمائیے" بلور نے اپنی طرف سے سوال پوچھا "آپ کیا جنرل میکارتھر
سے اس وقت کے بعد ملی تھیں یا پہلے جب ہماری ان سے باتیں ہوئیں ؟"
"اس کا جواب افسوس ہیں نہیں دے سکتی مگر ہاں اتنا جانتی ہوں کہ ان کی
حالت بے حد عجیب تھی کچھ اس طرح کی واہی تباہی باتیں کر رہے تھے کہ آدمی کی
زندگی پانی کے بلبلہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اب ہے اور اب نہیں ۔ پھر
یہ بھی کہہ رہے تھے میں وقت آخر کا انتظار کر رہا ہوں ۔ میں تو ان کی باتیں سن کر
سہم سی گئی تھی"

"پھر اس کے بعد کیا ہوا؟" جج دار گریو نے اگلا سوال پوچھا۔

"میں مکان پر واپس چلی آئی مگر بہت دیر نہ ٹھہر سکی۔ لنچ کے وقت سے ذرا پہلے پھر مکان کے پچھواڑے سے چلی گئی بات یہ ہے میرا جی سخت بے قرار تھا کہیں جم کر نہ بیٹھ سکتی تھی"

جج دار گریو ٹھوڑی کھجانے لگے پھر بولے "اب صرف راجندر باقی رہا ہے گو میں خیال کرتا ہوں اس کے بیان سے بھی کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکے گی"

آخر جب راجندر کو بلایا گیا تو جج صاحب کے خیال کی پوری تصدیق ہو گئی یعنی وہ اپنے بیان سے ان کی معلومات میں کوئی اضافہ نہ کر سکا اس نے کہا "میرے وقت کا بیشتر حصہ گھر کے کام کاج اور لنچ کی تیاری میں گذرا تھا لنچ کا سامان میز پر رکھنے سے پہلے میں نے چبوترہ کی میز پر کچھ مشروبات لے جا کر رکھے تھے بعد ازاں اپنے کمرہ سے سامان ضرورت لینے چلا گیا میں نے کسی موقعہ پر کھڑکی سے باہر نظر نہیں ڈالی اور نہ کوئی ایسی بات بیان کر سکتا ہوں جس سے جرنیل میکارتھر کی موت کے واقعہ پر روشنی پڑ سکے" آخر میں اس نے قسم کھا کر کہا کہ "جب میں لنچ کا سامان رکھ رہا تھا تو میں نے دیکھا چھوٹی میز پر چینی کی بنی ہوئی آٹھوں مورتیں رکھی تھیں!"

یہاں پر راجندر کا بیان ختم ہو گیا جج دار گریو تھوڑی دیر گہری سوچ میں پڑے رہے پھر بولنے سے پہلے گلا صاف کیا اس موقعہ پر لومبرڈ نے دبی آواز میں ویرا کلے تھارن سے کہا "اب سنیئے گا آپ ساری شہادتوں کا خلاصہ بیان کریں گے"۔

اتنے میں جج صاحب بولے "ہم نے جہاں تک ہماری معلومات مدد دے سکتی تھیں تین موتوں کے راز پر غور کیا۔ ہر چند یہ بات اغلب نظر آتی ہے کہ بعض حالات میں بعض خاص اشخاص پر شک کیا جائے لیکن بہر حال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مجرم کون تھا۔ اور نہ یہی کہنا ممکن ہے کہ کوئی شخص پوری طرح بری الذمہ ہے۔ ایک بات میں

یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں یعنی یہ کہ فی الحال اس کمرہ میں جو سات آدمی جمع ہیں ان میں سے کوئی ایک بڑا خطرناک مجرم ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ دیوانہ بھی ہو۔ یہ نہیں کہہ سکتے وہ آدمی کون ہے۔ پس امر غور طلب یہ ہے کہ پیش آمدہ حالات میں ہمارا طریق عمل کیا ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خشکی پر رہنے والوں سے امداد طلب کریں۔ لیکن بالفرض موسم کی خرابی یا کسی دوسری وجہ سے مدد حاصل نہ ہو سکے تو پھر سوچنا یہ چاہیے کہ ہم اپنی حفاظت کی کیا ترکیب کر سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہر شخص اپنی بے لاگ رائے ظاہر کر سکتا ہے مگر اس دوران میں میں تاکید اً عرض کرتا ہوں کہ ہر شخص مرد ہو خواہ عورت۔ اپنی سلامتی کے لئے ہر وقت فکر مند رہے اس وقت تک قاتل کو اپنے منصوبوں میں اس لئے سہولت رہی کہ کسی کے دل میں شک پیدا نہ ہوا تھا لیکن اب ہم پوری طرح محتاط ہو چکے ہیں اور مثل مشہور ہے کہ جو آدمی وقت پر خطرہ سے آگاہ ہو جائے اسے دوگنا مسلح سمجھنا چاہیے پس میری آخری ہدایت یہ ہے کوئی ایسا فعل نہ کیجیے جس سے خطرہ کا سامنا ہو اور ہر وقت چوکنے رہیے یہ میری بار بار کی تاکید ہے"۔

اتنا کہہ کر وار گریو چپ ہو گیا اور فلپ لومبرڈ بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "لیجیے عدالت کا اجلاس برخاست ہوا"

باب - ۷

قاتل کون ہے؟

باہر چھاجوں پانی برس رہا تھا ہوا آندھی کی رفتار سے چلتی اور بادلوں کو اڑائے لئے پھرتی تھی۔ کھڑکی کے بند شیشوں پر مینہ کے قطرے زور سے آ آ کر ٹکراتے اور

جزیرہ کی خاموش فضا میں بھیانک آوازیں پیدا کرتے تھے

ویرا اور فلپ لومبرڈ ایک کمرہ میں پاس پاس بیٹھے موسم کی اس بھیانک حالت دیکھتے ہوئے باتیں کر رہے تھے دفعتاً ویرا کے کسی سوال پر لومبرڈ کہنے لگا " دیکھیے اصولاً جو کچھ بڈھے دارگریو نے کہا اغلب اور صحیح ہے مگر اس کے باوجود... "

" بات ناقابل یقین معلوم ہوتی ہے! "

" کچھ شک نہیں۔ لیکن بڈھے میکارتھر کی پر اسرار موت کے بعد اب ایک بات پوری طرح ظاہر ہو گئی یعنی سوال خودکشی یا حادثہ کا نہیں رہا ضرور ان تینوں شخصوں کو کسی نے قصداً ہلاک کیا ہے "۔

ویرا کانپتے ہوئے بولی " مجھ کو تو سچ مچ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی بھیانک خواب دیکھ رہی ہوں... "

" اور عنقریب جاگ کھل جائے گی اور کوئی شخص دروازہ پر دستک دے کر صبح کی چائے لیے حاضر ہوگا... کیوں یہی خیال ہے نا آپ کا؟ "

" کاش ایسا ہونا ممکن ہو "۔

" لیکن اس جہان میں مانگنے سے کوئی چیز نہیں ملتی بہرحال اگر ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں تو وہ بڑا بھیانک خواب ہے لیکن ہمارا فرض ہے جہاں تک ممکن ہو اپنی جانوں کی حفاظت کریں "۔

ویرا تھوڑی دیر چپ رہی پھر آواز مدھم کر کے رازدارانہ بولی " مسٹر لومبرڈ سچ کہیے آپ کا شک کس پر ہے؟ "

" غالباً آپ ہم دونوں کو تو مستثنیٰ سمجھ رہی ہیں۔ خدا شاہد ہے میں قاتل نہیں اور یہ بھی میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کا دماغی توازن صحیح ہے میں اس کے متعلق

شرطیکہ دنیا کو بتا رہوں"۔

"شکریہ! شکریہ!" ویرا نے پھیکا تبسم کرتے ہوئے کہا

تھوڑی دیر خاموشی رہی اس کے بعد لومبرڈ کہنے لگا مس ویرا کلے تھارن افسوس آپ نے میرے حق میں کوئی بات نہ کہی"۔

ویرا بولی" کچھ شک نہیں حالات آپ کے خلاف بالکل نہیں لیکن اتنا تو آپ خود ہی تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ کی نظروں میں انسانی زندگی کوئی خاص قیمت نہیں رکھتی ورنہ یقیناً آپ ان بدنصیب حبشیوں کو جو ایک موقعہ پہ آپ کے ساتھ تھے جنگل میں ان کے حال پہ چھوڑ کر نہ چلے آتے"۔

"لیکن وہ ایک بالکل ہی جداگانہ بات تھی" لومبرڈ نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا" کم از کم میں اس طرح کے خون ناحق کا مرتکب نہیں ہو سکتا جیسا حال کی تین وارداتوں سے ظاہر ہے۔۔۔ تاہم یہ فرمائیے آپ کا شبہ ہم سات آدمیوں میں سے کس پر ہے؟ اپنی طرف سے میں کسی قدر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری نظروں میں وارگریو ہی اصل مجرم ہے!"۔

"اوہ۔ کیا واقعی؟" ویرا نے حیرت آمیز لہجہ میں پوچھا پھر ایک یا دو منٹ سوچنے کے بعد" کیوں؟ آخر کیوں۔۔۔؟"

"اس کا جواب میں نپے تلے لفظوں میں افسوس نہیں دے سکتا۔ پھر بھی کئی باتیں اس کے خلاف ہیں۔ اول تو وہ بہت بڈھا آدمی ہے اور بڈھوں کا دماغ اکثر چل جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ سالہا سال تک انصاف عمل میں لاتے رہنے کے بعد وہ اپنے اندر ایک طرح کی قدرتی شان سمجھنے لگا ہے اور یہ گمان فاسد اس کے دل میں جاگزیں ہو چکا ہے کہ اس دنیا میں بنی نوع انسان پر زندگی اور موت کے اختیارات کامل اس کو حاصل ہیں۔ ایسی ہی کئی اور باتیں اس کے خلاف کہی

جا سکتی ہیں ... مگر آپ کا شبہ کس پر ہے؟

"ایمانداری سے پوچھیئے تو میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ پر شک کرتی ہوں"

لومبرڈ کے منہ سے عالم حیرت میں سیٹی کی آواز نکلی پھر سوچتے ہوئے کہنے لگا

"اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو میں اس کا نام فہرست میں سب سے آخر رکھوں گا"

"افسوس آپ نے معاملہ کے ہر پہلو کو نہیں سوچا" ویرا نے صورت انکار سر

ہلاتے ہوئے کہا "کیا آپ بھول گئے کہ پہلی دو موتیں ضرچا" زہر خورانی کی تھیں بھلا

یہ کام ڈاکٹر سے بہتر کون کر سکتا ہے؟ اور یہ تو صاف ظاہر ہے کہ بدنصیب مسز

راجرز کو اسی نے کسی طرح کی خواب آور دوا استعمال کرائی تھی"۔

"اس صورت میں ممکن ہے آپ کا اندازہ صحیح ہو"۔

مگر ویرا اور بھی زیادہ زور دے کر بولی "ایک اور بڑی وجہ اس کے

برخلاف شک کرنے کی یہ ہے کہ ڈاکٹروں کو اپنے شعبہ عمل میں حد سے زیادہ

دماغی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جس سے عین ممکن ہے دماغ کی کوئی کل بگڑ جائے پھر

ان لوگوں کے برخلاف کسی کو آسانی سے شک بھی نہیں ہو سکتا ... سمجھے آپ؟"

"اچھا۔ خیر یہ تو ہوا" لومبرڈ اس کے جواب میں کہنے لگا "لیکن بڑا سوال یہ ہے

کہ میکارتھر کو کس نے ہلاک کیا؟ یاد ہوگا جب ہم پہاڑوں پر کھڑے تھے اور مسٹر

بلور مجھ کو نیچے اتارنے کی غرض سے رسہ لینے گیا تو ڈاکٹر صرف تھوڑی سی دیر کے

لئے اکیلا رہا تھا اتنے قلیل عرصہ میں یقیناً" وہ اس قسم کی واردات نہ کر پایا ہوگا"

"ہو سکتا ہے واردات اس وقت نہیں بعد میں ہوئی ہو"

"یعنی کب؟"

"جس وقت ڈاکٹر آرم سٹرانگ لنچ کے موقعہ پر جنرل کو تلاش کرنے گیا تھا"

"اوہو۔ آپ نے تو بہت دور کی سوچی ... افسوس میرا دل نہیں مانتا کہ کوئی

آدمی اتنے ٹھنڈے دماغ کا ہو سکتا ہے کہ خود ہی کسی کو ہلاک کر کے اس طرح کی پریشانی ظاہر کرے جیسی اس وقت ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے چہرہ پہ ظاہر تھی جب وہ جرنیل کے قتل کی خبر لے کر ہانپتا کانپتا دوڑتا دوڑتا واپس آیا تھا۔"

مگر ویراکا ان باتوں سے اطمینان نہ ہوا ضد کرتے ہوئے بولی "دیکھئے اس کی حالت میں ایک دو باتیں اور بھی ہیں جو موجب تحریک ہو سکتی تھیں۔ مثال کے طور پر یہ کہ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے وہ لاش کی حالت دیکھ کر بڑی آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ اس کو مرے ایک گھنٹہ کے قریب عرصہ ہو گیا خیال کیجئے اس طرح کی حالت میں کون ہے جو اس کے بیان کی تردید کرتا؟"

فلپ لومبرڈ تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر بولا "آپ کا نظریہ بیشک عجیب ہے۔ مگر ممکن ہے کہ وہی ٹھیک ہو۔"

باب - ۸

افکار و خیالات

مکان کے دوسرے حصوں میں باقی مہمان بھی آپس میں اسی سوال پر تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ نوکر راجرز کسی کام سے بلور کے کمرہ میں گیا تو تھوڑی دیر بے مدعا حرکت کرتے رہنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو تشنجی انداز سے کھولتے اور بند کرتے ہوئے بولا "مسٹر بلور زحمت نہ ہو تو ایک سوال پر آپ کی رائے پوچھتا ہوں۔ آپ بڑی دیر تک خفیہ پولیس میں کام کرتے رہے ہیں کیا خیال ہے آپ کا کہ موجودہ مہمانوں میں سے مسٹر اوون کون ہو گا؟"

بلور نے حیرت آمیز نظروں سے اس کے منہ کو تکنا شروع کیا پھر بولا "راجرز

تم نے بڑا گہرا سوال پوچھا ہے"

"حضور اتنا تو مسٹر دار گہیو نے طے کر دیا تھا کہ قاتل ہم میں سے ایک ہے۔ تاہم وہ ہے کون؟... ایسا آدمی کون ہے جسے انسان کی صورت میں شیطان سمجھنا چاہئے"۔

"یہی سوال ہر ایک کے دل میں پیدا ہو رہا ہو گا"۔

"مگر آپ نے بھی تو کوئی اندازہ قائم کیا ہے؟"

"بیشک کیا ہے" بلور نے سوچتے ہوئے جواب دیا "لیکن میرے پاس فی الحال تصدیق کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ممکن ہے میرا اندازہ سرے سے ہی غلط ہو مگر اس میں شک نہیں کہ جو کوئی بھی ہے بڑا عیار اور چالاک آدمی ہے"۔

بدنصیب راجرز نے رومال نکال کر پیشانی کا پسینہ پونچھا پھر گلوگرفتہ آواز سے کہنے لگا "بعض اوقات تو مجھے اپنے حواس کی درستی پر شک ہونے لگتا ہے۔ سچ مچ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کوئی دہشت ناک خواب دیکھ رہے ہیں..."

"بہرحال تم نے بھی اپنے دل میں کوئی رائے قائم کی ہو گی؟"

"کچھ نہیں۔ افسوس کچھ نہیں!" نوکر راجرز نے مایوسانہ سر ہلاتے ہوئے گلوگرفتہ آواز سے کہا "مجھے تو اپنے دماغ کی درستی پر ہی شبہ ہے... مسٹر بلور اس نہ جانے ہوئے خطرہ نے جو نظر نہیں آتا لیکن برحق ہے اور جس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس صورت میں ظاہر ہو گا۔ مجھ کو اتنا ہراساں کر رکھا ہے کہ... کیا عرض کروں"۔

مکان کے ایک اور حصہ میں ڈاکٹر آرمسٹرانگ۔ اور جج دار گریو کی بھی اس

سوال پر سرگرم بحث جاری تھی دفعتاً ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے پرجوش لہجہ میں کہا "میں تو اتنا ہی جانتا ہوں کہ خواہ کچھ ہو ہمیں اس منحوس جزیرہ سے جسقدر جلد ممکن ہو جانیں بچاکر نکل جانا چاہیئے"

جج وارگریو آرام کرسی پر بیٹھا آنکھ پر لگانے کے چشمہ کے دھاگہ سے کھیل رہا تھا کھڑکی کے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے جہاں پانی موسلا دھار برس رہا تھا اس نے کہا "مجھے اپنی زندگی میں موسم کے معاملات پر غور کرنے کا بہت کم موقعہ ملا ہے مگر اتنا میں پھر بھی کہہ سکتا ہوں کہ ان طوفانی حالات میں کسی کشتی کے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اس جگہ آنے کی امید نہیں کی جاسکتی۔ خواہ ساحل پر رہنے والوں کو ہماری حالت کا علم ہو جائے اور وہ مدد دینے کی خواہش بھی رکھتے ہوں تاہم اس خراب موسم میں کوئی کچھ نہیں کرسکتا"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی کہنے لگا "یا قسمت! یا نصیب! اس چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں نہ جانے ہم میں سے کس کس کا خون ہونا ہے"

"آپ لاحاصل اندیشوں کو دل میں جگہ نہ دیں" جج وارگریو نے متین لہجہ میں جواب دیا "اگر مناسب احتیاط برتی جائے تو یقین ہے کوئی خطرہ پیش نہ آئے گا"

ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے دل میں اس وقت خیال آیا کہ ایک ایسے بڈھے آدمی کے لئے جیسا کہ جج وارگریو تھا زندہ رہنے کی خواہش اور بھی زیادہ عظیم ہونی چاہیئے پر کتنا صبر و سکون اس کی طبیعت میں تھا کہ رب مارے فکر کے گھلے جاتے تھے اور وہ ہر ایک کو تسلیاں دیتا تھا یکایک اس نے ایک نیا سوال پوچھا "آپ احتیاط کی بات کہتے ہیں تو سے کونسی غفلت برتی جا رہی تھی کہ ان حالات کی اصلاح کی جاسکے گی"

"تب ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ قاتل ہم میں سے ہی کوئی آدمی ہے"

"اور اب؟"

آپ عدالت جدا ہے اس میں شک نہیں کوئی فیصلہ کن شہادت کسی کے بر خلاف میرے قبضہ میں نہیں مگر حالات پر غور کرنے کے بعد میرا شک ایک فرد واحد کی طرف ضرور جاتا ہے اگرچہ میں فی الحال اس کا نام لینا نہیں چاہتا"

آرم سٹرانگ تصویر حیرت بنا جج صاحب کے منہ کو تک رہا تھا آخر وہ آدمی کون ہوگا جس پر شبہ ہے دارگریو کو شک تھا۔ کاش! اتنا ہی معلوم ہو جاتا۔۔

جس وقت یہ لوگ دو دو مل کر آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے مس برنٹ سیدھی اپنے کمرہ میں گئی اور انجیل نکالی جسے وہ ہر وقت اپنے پاس رکھتی تھی پھر کھڑکی کے قریب بیٹھ کر اسے پڑھنے کا ارادہ کرنے لگی۔ اس نے اس کو کھولا بھی لیکن پھر کسی خیال سے بند کر کے جوں کا توں رکھ دیا اور الماری کے خانہ سے وہ جلد کی ایک چھوٹی سی نوٹ بک نکال کر اس پر کچھ لکھنے لگی اس کی تحریر کی عبارت جو کچھ تھی خواہ مربوط ہے یا بے جوڑ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

ایک بڑا بھیانک واقعہ پیش آیا ہے۔ جنرل میکارتھر مر گیا صریحاً کسی نے اس کو ہلاک کیا ہے! لنچ سے فارغ ہونے کے بعد جج صاحب نے ایک لمبی تقریر کے ذریعہ سے یہ انکشاف کیا کہ قاتل ہم میں سے کوئی ایک ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ مہمانوں میں سے کسی کے سر پہ شیطان سوار ہے لیکن کس کے سر پہ؟ سب ایک دوسرے سے یہی سوال پوچھتے پھرتے ہیں لیکن میں اس کا جواب معلوم کر چکی ہوں..."

اتنا لکھنے کے بعد اس کا قلم رک گیا تھوڑی دیر وہ عالم فکر میں کھوئی ہوئی چپ چاپ بیٹھی رہی آنکھیں بے مدعا کمرہ کے دور افتادہ سرے پر لگی تھیں پھر ایک مرتبہ اس کے انڈیپنڈنٹ نے حرکت کی اور اب کی بار اس نے جلی حرفوں میں یہ ایک فقرہ اس طرح تحریر کیا گویا عالم خواب میں بیٹھی لکھتی ہو:

"قاتل کا نام ہے بیٹرس ٹیلر!..." اور اس کے بعد اس کی آنکھیں خود بخود

بند ہو گئیں۔

یکایک وہ چونک کر بیدار ہوئی اور زانو پر رکھی ہوئی نوٹ بک کو دیکھا ان لفظوں کو پڑھ کر جو اس نے سب سے آخر میں تحریر کیے تھے ایک دبی ہوئی چیخ اس کے منہ سے نکل گئی اور اس نے جوجب قلم ہاتھ میں لے کر اس فقرہ پر ایک لمبا خط کھینچ دیا پھر بڑبڑاتے ہوئے اپنے آپ سے کہنے لگی "کیا میں نے یہ لفظ لکھے تھے؟... میں نے! ... اس صورت میں یقینی طور پر میں دیوانی ہوتی جا رہی ہوں!..."

باب - ۹

دہشت کی رات

طوفان کا زور ہر لحظہ بڑھتا جاتا تھا۔ کل کی فرحت بیز ہوا جو درختوں کی ٹہنیوں سے بے آواز گذر کر ننھی پتیوں سے اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلتی تھی۔ آج انہی درختوں اور مکان کی دیواروں سے جنگ کرتی معلوم ہوتی تھی۔ اس کی پر شور آوازوں میں ملی ہوئی نالہ و شیون کی صدائیں گویا ساکنان جزیرہ کے حال پر نوحہ خوانی کرتی تھیں۔ سچ سچ یہ کیفیت تھی جیسے صدہا نظر نہ آنے والی ارواح تیز آندھی کے پردہ میں چھپی ہوئی چیختی چلاتی اور ان بدنصیبوں کے حال پر ماتم کرتی تھیں جو خطرات عظیم میں گھرے ہوئے کوئی راہ فرار نہ دیکھ سکتے تھے۔ سطح آب پر اونچی موجوں کے پہاڑ بہتے نظر آتے اور خشمناک انداز سے جزیرہ کے ساحلی مقامات کے ساتھ ٹکرا کر سنسناتی آوازیں پیدا کرتے تھے۔ جیسی بھیانک ان سات بدنصیبوں کے دلوں کی کیفیت تھی جو اس شیطانی جزیرہ میں محبوس تھے۔ ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ بھیانک خرابی موسم کی پیدا کی ہوئی قدرت کی اپنی فضا معلوم ہوتی تھی۔

جس وقت نوکر راجر شام کی چائے لے کر آیا تو سب لوگ رفتہ رفتہ اسی ایک کمرہ نشست میں جمع ہو چکے تھے۔ گویا کوئی غیبی تحریک انہیں وقت ضرورت پر مدد حاصل کرنے کے خیال سے ایک دوسرے کے قریب رہنے پر اکساتی ہو۔ سامان میز پر رکھ کر واپس جانے سے پہلے راجر کھڑا ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر بولا "اگر آپ حکم دیں تو کھڑکیوں پر پردے تان کر بجلی جلا دوں؟ اس سے کمرہ زیادہ آرام دہ ہو جائے گا"

طوفان کی پیدا کی ہوئی افسردگی کو دلوں سے نکالنے کی یہ ترکیب بہتر نظر آئی۔ اور اس پر فوراً عمل کیا گیا۔ کمرہ کی حالت میں واقعی اصلاح پیدا ہو گئی۔ گویا ایک سایہ تاریک ان کے دلوں پر مسلط تھا جسے بجلی کی تیز چمکیلی روشنی نے آن واحد میں زائل کر دیا۔ قدرت نے اندھیرے اور اجالے میں اتنا ہی فرق رکھا ہے کہ ایک میں آدمی سہمگیں ہوتا اور دوسرے میں اپنے گرے ہوئے حوصلوں کو استوار کرنے لگتا ہے بجلی کی تیز روشنی کا یہی حوصلہ افزا اثر حاضرین کے دلوں پر ہوا۔ سب نے سوچا ایک عارضی پریشانی ہے کل صبح تک جوش طوفان ختم جائے گا اور کوئی نہ کوئی کشتی ضرور جزیرہ تک آ جائے گی...

اتنے میں ویرا کلے تھارن بولی "مس برنٹ آپ چائے تیار کیجیے گا؟"

"نہ بیٹی تم ہی کرو چائے دانی بھاری ہے۔ اس کے علاوہ میں بنتی کے دو تار بھول گئی ہوں اس سے جی کو اور زیادہ وحشت ہو رہی ہے"۔

ویرا آگے بڑھی پرچ پیالیوں کی جھنکار سے فضا اور بھی زیادہ خوشگوار ہو گئی تھی

"چائے... خدا اسے برکت دے! کتنی جانفزا چیز ہے آدمی جیسے پی کر تازہ دم ہو جاتا ہے"

یہ الفاظ قلب لومبرڈ نے کہے بلور نے ان کی تائید کی آرم سٹرانگ کسی زمانے کا ایک پُر مذاق قصہ سنانے بیٹھ گیا جج دارگریو عام طور پر چائے سے متنفر رہا کرتے تھے مگر اس موقعہ پر انہوں نے بھی اپنی پیالی منہ سے لے کر پی۔

عین اس وقت راجرز گھبرایا ہوا آیا اور بے مدعا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہنے لگا "معاف کیجئے آپ کے آرام میں خلل انداز ہوتا ہوں لیکن غسل خانہ کا پردہ نظر نہیں آتا... کیا کسی صاحب نے دیکھا ہے؟"

لومبرڈ نے بے تابانہ گردن اٹھائی "کیا کہتے ہو! غسلخانہ کا پردہ؟ اسے کون لے گیا؟"

"صاحب کیا عرض کروں۔ میں جگہ جگہ پردے ڈالتا پھر رہا تھا لیکن جا بجا ضرور... غسل خانہ کا پردہ غائب نظر آیا"

"کیا صبح کو اس جگہ موجود تھا؟" جج وارگریو نے پوچھا

"جی ہاں میں نے خود اسے دیکھا تھا"

"کس قسم کا پردہ تھا؟" بلور نے استفسار کیا

"سرخ رنگ کے آبی سنگ کا بنا ہوا"

"اور اب وہ کہیں نہیں ملتا؟" لومبرڈ نے پوچھا

"جی میں نے ہر جگہ اس کو تلاش کیا ہے۔ کہیں نظر نہیں آتا"

سب لوگ حیرت آمیز نظروں سے ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگے آخر کار بلور نے کہا "پردہ غائب ہو گیا اس کا تو خیر مضائقہ نہیں مگر میں یہ سوچ کر حیران ہوں کہ واقعات رفتہ رفتہ کیسے عجیب و پُراسرار ہوتے جا رہے ہیں خیر گمشدہ پردہ کوئی خطرناک چیز نہیں جس سے کسی کو ہلاک کیا جائے گم ہو گیا تو جانے دو"

"جو حکم" راجرز نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور دروازہ کو احتیاط سے بند کر کے پھر رخصت ہو گیا مگر اتنے ہی سے کمرہ کی فضا جو تھوڑی دیر پہلے دل خوش کن ہونے لگی تھی پھر ناقابل اظہار اندیشوں اور مبہم خطروں سے پُر معلوم ہونے لگی۔

دن جوں توں کر کے گذرا حتیٰ کہ رات کا کھانا میز پر لایا گیا اور اس کو بھی سب نے قریباً گہرے سکوت کی حالت میں نوش کیا آخر نو بجنے کے قریب تھے کہ ایملی برنٹ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور بولی "اجازت دیجئے میں اب جا کے آرام کرتی ہوں۔"

"اور میں بھی" ویرا نے اس کی تقلید کر کے کہا۔ دونوں عورتیں آگے آگے اور لومبرڈ اور بلور بطور احتیاط ان کے پیچھے ان سیڑھیوں پر چڑھنے لگے جو اوپر کی منزل تک لے جاتی تھیں جہاں خواب کے کمرے واقع تھے۔ ان کے دیکھتے دیکھتے دونوں عورتیں اپنے اپنے کمروں میں داخل ہو گئیں اور کنجی گھمانے کی آوازوں نے اس بات کا پتہ دیا کہ انہوں نے اپنے دروازے احتیاط سے بند اور مقفل کر لئے۔

لومبرڈ بولا "چلئے رات بھر کے لئے تو دونوں محفوظ ہیں" اور اس کے بعد وہ پھر اس کمرہ میں چلے گئے جہاں ان کے باقی ساتھی بیٹھے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ بعد یہ چاروں بھی اپنے اپنے کمروں میں جانے کے خیال سے اٹھے راجرز پاس والے کمرہ میں ابھی سے صبح کے ناشتہ کی تیاری میں سامان رکھتا پھر رہا تھا اس نے خود ان چاروں کو اوپر کی منزل کی طرف جاتے اور آخر کار ایک مقام پر کھڑے ہو کر باتیں کرتے سنا۔

جج صاحب کہہ رہے تھے "صاحبو غالباً میرے یہ کہنے کی حاجت نہیں کہ مناسب رہے گا ہر شخص اپنے اپنے کمرہ کے دروازہ کو اندر سے بند اور مقفل کر لے"

"بلکہ میں تو سفارش کرتا ہوں" بلور نے رائے دی "کہ بند دروازہ کے آگے

کمرہ کی بھاری کرسیاں رکھ دی جائیں۔ احتیاط ہی میں بہتری ہے ہرج کچھ نہیں"

"شب بخیر صاحبان" جج صاحب نے آخر کار کہا "خدا کرے ہم سب صحیح سلامت پھر ایک دوسرے سے ملیں"

راجندر آدمی سیڑھیوں تک ان کے پیچھے گیا اور اس نے چاروں کو اپنے اپنے کمروں میں جاکر ان کو اندر سے بند کرنے کی آوازیں سنیں

مرکو صورت اطمینان حرکت دیتے ہوئے بولا "اچھا ہوا رات بھر کے لئے اب کسی حادثہ کا خوف نہیں رہا"

واپس جاکر اس نے صبح کے ناشتہ کے لئے رکھے ہوئے سامان کو پُر اطمینان نظروں سے دیکھا پھر جب رخصت ہونے لگا تو اس کی نظر چینی کی ان سات مورتوں کی طرف گئی جو چھوٹی میز پر رکھی تھیں ان میں سے تین جیسا ناظرین کو معلوم ہے پُر اسرار طریقہ پر غائب ہو چکی تھیں

ان کی طرف بہ غور دیکھتے ہوئے اس نے کہا "میں دروازہ میں قفل لگا کر کنجی اپنے پاس رکھوں گا پھر دیکھوں ان میں سے کوئی ایک کیسے غائب ہوتی ہے"

مورکھ نادان! کاش اسے مستقبل کا حال دیکھنے کی طاقت ہوتی!

اس نے ایسا ہی کیا پھر روشنی گل کر کے اپنے نئے کمرہ خواب میں کیونکہ جس میں وہ پیشتر رہتا تھا وہاں اس کی بیوی کی لاش پڑی تھی چلا گیا۔

اس نے بلب جلا کر کمرہ کے سب کونوں کو غور کے ساتھ دیکھا ایک بہت بڑی الماری سامان پوشاک رکھنے کی ایک جانب کھڑی تھی از روئے احتیاط اس نے اس کو بھی کھول کر نیچے سے اوپر تک دیکھ لیا کمرہ میں اس کی اپنی ذات

کے سوا کوئی ذی روح موجود نہ تھا اس نے بھی باقیوں کی طرح دروازہ اندر سے بند اور مقفل کیا۔ پھر روشنی گل کرتے ہوئے بڑبڑا کر اپنے آپ سے کہنے لگا۔ "اب دیکھیں موذی شخص کیونکر کسی پر وار کرتا ہے....؟"

باب - ۱۰

خونی صبح

فلپ لومبرڈ کی جاگ بہت سویرے سے کھل جاتی تھی چنانچہ ابھی پوری طرح دن کا اجالا نہ ہوا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی وہ کہنی کے بل بستر پر لیٹے لیٹے ذرا سا اٹھا اور کان لگا کر سننے لگا۔ ہوا کی تیزی اب اتنی شدید نہ تھی جتنی کل۔ لیکن پھر بھی وہ فراٹے بھرتی سنائی دیتی تھی البتہ پانی برسنا شاید بند ہو گیا تھا کیونکہ اس کی آواز کانوں میں نہ آتی تھی۔

آٹھ بجے ہوا نے پھر وہی پہلے کی سی تندی اختیار کر لی مگر لومبرڈ اس کی آواز نہ سن سکا کیونکہ وہ دوبارہ پڑ کر سو گیا تھا آخر ساڑھے نو بجے تھے کہ وہ پوری طرح بیدار ہو کر اٹھا اور بستر پر بیٹھ کر گھڑی کو پہلے کان سے لگایا پھر اس میں وقت دیکھا ساڑھے نو بجنے کے قریب تھے کہ وہ اپنے آپ سے کہنے لگا "کتنی عجیب بات ہے۔ اب تک کوئی چاء کی خبر تک دینے نہیں آیا" دس بجنے میں پچیس منٹ باقی تھے کہ اس نے بلور کے کمرہ کے دروازہ پر جا کر دستک دی بلور اندر سے بولا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے ذرا سا دروازہ کھولا گویا ہر طرح محتاط رہنا چاہتا تھا مگر فلپ نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں اب تک نیند سے بھاری تھیں اور سر کے بال الجھے ہوئے تھے مسکراتے ہوئے کہنے لگا "خوب گھوڑے بیچ کر سوئے"

"کیوں کیا ہوا؟"

"یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ہر روز اس سے بہت پہلے چائے سے فارغ ہو لیا کرتے تھے کچھ معلوم ہے اس وقت کیا بجا ہوگا؟"

بلور نے بستر کے قریب رکھی ہوئی چھوٹی سفری ٹائم پیس میں وقت دیکھا پھر حیرت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "اوہو اتنا دن چڑھ گیا! کیا راجرز نہیں آیا؟"

"کم از کم میرے کمرہ تک تو نہیں آیا"

"پھر آپ نے کہیں اس کو تلاش بھی کیا؟"

"آپ کے کمرہ تک آنے سے پہلے میں نے ایک نظر اس کے کمرہ میں ڈالی تھی وہ اس جگہ موجود نہ تھا لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ نہ کسی نے چولہے میں آگ جلائی نہ اس پر چائے کا پانی رکھا ہے"

"کمبخت کدھر غائب ہو گیا۔ شاید کسی کام سے باہر گیا ہو... ٹھہرو میں کپڑے پہن کر ساتھ چلتا ہوں"

دونوں اگلے کمرہ میں گئے تو آرم سٹرانگ کپڑے پہنے تیار بیٹھا تھا البتہ مسٹر دارگریو اب تک پڑے سوتے تھے انہیں بلور کی طرح آوازیں دے کر جگانا پڑا۔ عورتوں میں ویرا کلے تھارن اپنے کمرہ میں کپڑے پہنے تیار نظر آئی مگر ایملی برنٹ کا کمرہ خالی پایا گیا

پھر ایک بار سارے آدمی مل کر راجرز کے کمرہ کی طرف گئے۔ وہ جوں کا توں خالی پڑا تھا۔ بستر کی حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ رات اس جگہ سویا۔ اس کے علاوہ حجامت بنانے کا سامان ایک میز پر رکھا ہوا اور اسفنج تر تھا۔ یہ ساری باتیں ظاہر کرتی تھیں کہ وہ حوائج ضروری سے فارغ ہو کر باہر گیا

ہے

دفعتاً ویرا سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگی "ظالم کہیں چھپا نہ بیٹھا ہو۔ ڈرتی ہوں ہم میں سے کسی پر اچانک وار نہ کر دے!"

"ڈرو نہیں" لومبرڈ نے تسلی دی "جماعت میں برکت ہے جب تک ہم اکٹھے رہیں گے کوئی خطرہ پیش نہیں آسکتا"

"وہ تو خیر مل ہی جائے گا۔ سوال یہ ہے مس برنٹ کہاں غائب ہو گئیں" بلور نے حیرت آمیز لہجہ میں کہا

لیکن عین اس وقت ایملی برنٹ صدر دروازہ کی راہ سے داخل ہوتی دکھائی دی اس نے ایک میکن ٹوش اوڑھ رکھا تھا جس سے ظاہر ہوا کہ کھلی ہوا میں سیر کر کے واپس آئی ہے کہنے لگی "سمندر آج بھی طوفانی ہے، ایسے میں کسی کشتی کے آنے کی قطعاً امید نہیں"

"لیکن مس برنٹ آپ نے کیا غضب کیا کہ اتنا سویرے تنہا جزیرہ کی سیر کرنے چل دیں۔ یہ بھی نہ سوچا کہ حالات بے حد خطرناک ہیں"

"مگر میں آپ لوگوں کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ میں نے انتہائی احتیاط سے کام لیا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چاروں طرف دیکھ لیتی تھی"

"کیا راجرز کہیں آپ کو نظر آیا؟"

مس برنٹ کی بھویں حیرت سے اونچی اٹھ گئیں "راجرز" اس نے متعجبانہ کہا "نہیں۔ میں نے آج صبح سے اس کو نہیں دیکھا۔ کہاں ہے وہ؟"

جج وارگریو جو کسی بھی کام میں عجلت کے قائل نہ تھے اپنے کمرہ میں بیٹھے پہلے خط بنا تے رہے۔ پھر لباس تبدیل کیا اور آخر کار پوپلے منہ میں مصنوعی دانت چڑھا کر زینہ کی راہ سے اترے۔ لیکن جب کھانا کھانے کے کمرہ کے دروازہ پر پہنچے

تو ناشتہ کا سامان قرینہ سے رکھا دیکھ کر پر اطمینان لہجہ میں کہنے لگے۔ "واہ۔ کیا خوب۔ سامان تو سب تیار رکھا ہے"

"معلوم ہوتا ہے کل رات ہی رکھ دیا گیا ہوگا" لومبرڈ نے کہا "کیونکہ صبح سے اب تک تو کسی نے راجرز کی صورت بھی نہیں دیکھی"

سب آدمی ایک ایک کر کے میز کے گرد بیٹھ گئے۔ لیکن ویرا کی نگاہ نہ جانے کیوں اس چھوٹی میز کی طرف گئی جس پر کل رات چینی کی سات مورتیں رکھی تھیں

"اُف ... میرے خدا۔ دیکھنا" اس نے چیختی ہوئی آواز سے کہا "یہ تو صرف چھ رہ گئیں ...!"

اس کے تھوڑی دیر بعد اس معجزہ کی عملی تعبیر ہو گئی۔ جب مال خانہ کے اندر بد نصیب راجرز کی لاش پڑی پائی گئی۔ اس کے ہاتھ میں لکڑیاں پھاڑنے کا چھوٹا سا کلہاڑا تھا۔ کچھ لکڑیاں پھاڑی ہوئی رکھی تھیں اور کچھ جوں کی توں پڑی تھیں۔ لیکن خود وہ لہولہان سکھائل اور بے جان تھا۔ ایک کافی بڑا کلہاڑا دیوار کے سہارے رکھا ہوا نظر آیا اور جو زخم راجرز کے سر میں آیا تھا اس کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا وقت طلب نہ ہوا کہ اسی کی مدد سے کسی نے اس کو ہلاک کیا ہے!

باب - ۱۱

ماتم کدہ

سب سے پہلے آرمسٹرانگ بولا۔ کہنے لگا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بیچارہ لکڑیاں پھاڑنے میں مشغول تھا قاتل نے چپ چاپ پیچھے سے آکر وار کر دیا!"

ڈاکٹر کو اپنا فرض، ڈاکٹر کے دیکھ کر بلور کو جاسوس کی حیثیت میں اپنے

غرض کا خیال آیا۔ اس نے اس کلہاڑے کے دستے کو بغور دیکھنا شروع کیا جس سے واردات کی گئی تھی لیکن فوراً ہی مایوس ہوکر بولا "کوئی بڑا محتاط آدمی ہے واردات کے بعد دستے کو خوب اچھی طرح صاف کر گیا تاکہ انگلیوں کے نشان باقی نہ رہیں"

جج دارگر پُرمتین نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے "ڈاکٹر صاحب، تمہارا کیا خیال ہے کیا وار کرنے کے لئے کسی طاقتور ہاتھ کی ضرورت تھی؟"

آرمسٹرانگ تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر کہنے لگا "اگر آپ کے سوال کا منشا یہ ہے کہ اس واردات کی مرتکب کوئی عورت ہو سکتی تھی یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی درجہ اوسط کی عورت کے لئے کلہاڑا چلانا اور بے خبری میں وار کرنا بعید ممکن نہیں سمجھا جا سکتا" مگر الفاظ کہنے سے پہلے اس نے حاضرین پر گھومتی ہوئی نظر ڈال کر یہ دیکھ لیا تھا کہ ویرا کلے تھارن اور ایملی برنٹ تو موجود نہیں۔ درحقیقت وہ دونوں ناشتہ کے سلسلہ میں چا دنیا رکھنے باورچی خانہ میں چلی گئی تھیں پھر سلسلہ تقریر جاری رکھ کر اس نے کہا "ویرا کلے تھارن کسرتی بدن کی طاقتور جوان عورت ہے رہ گئی مس برنٹ تو ہر چند سکڑی سمٹی نظر آتی ہے مگر بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس قماش کی عورتیں اپنے استخوانی بدن میں فولادی تار رکھا کرتی ہیں اس کے علاوہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قاتل جو کوئی بھی ہے نیم دیوانہ ہے اور بڈھی کنواری عورتوں میں دیوانہ پن اکثر پایا جاتا ہے"

جج صاحب نے ایک دو بار سر ہلایا لیکن معلوم ہوتا تھا وہ کسی گہری سوچ میں پڑے ہیں عین اس موقعہ پر کسی کے مجنونانہ قہقہہ کی آواز گونجتی ہوئی فضا کی خاموشی قطع کر کے چاروں طرف پھیل گئی جتنے آدمی کھڑے تھے۔ چونک کر ہو گئے۔

تو پیچھے مڑ کے کیا دیکھتے ہیں ویرا کلیے تھوڑ ے فاصلہ پر کھڑی دیوانوں کی طرح زور زور سے ہنس رہی ہے

وفعتاً وہ عجیب طرح کی چیختی ہوئی آواز میں جو اس بات کی دلیل تھی کہ وہ اپنے حواس پر قابو نہیں رکھتی کہنے لگی "میں پوچھتی ہوں اس جزیرے میں شہد کی مکھیوں کا بھی کوئی چھتہ موجود ہے؟ کوئی اس کا جواب دے۔ آخر شہد حاصل کرنے کو ضرور کوئی چھتہ ہوگا"

ہر شخص تصویر حیرت بنا اس کے منہ کو تک رہا تھا سچ مچ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آن واحد میں اس صحیح الحواس عورت پر دیوانگی طاری ہوگئی ہے آنکھوں کا انداز بدلا ہوا آواز غیر فطرتی۔ غرض اس کی مجموعی حالت پاگلوں کی سی تھی۔

اتنے میں وہ پھر بولی "کیوں تم لوگ میری طرف گھور گھور کے دیکھ رہے ہو؟ یہ نہ سمجھنا میں پاگل ہوگئی ہوں نہیں میرے ہوش و حواس قائم ہیں میں ایک سیدھا سادا سوال آپ سے پوچھتی ہوں۔ کیا اس جزیرے میں شہد کی مکھیوں کا کوئی چھتہ ہے یا نہیں؟... شاید آپ میرے سوال کا صحیح مطلب نہیں سمجھے ذرا اس نظم کو جاکر پڑھیئے جو ہر ایک مہمان کے کمرہ میں دیوار کے ساتھ ٹنگی ہے کیا اس میں ایک موقع پر نہیں لکھا:۔

سات چھوٹے حبشی لکڑیاں پھاڑنے لگے
ایک کے اپنے دو ٹکڑے ہوگئے۔ باقی رہ گئے چھ!

پھر اس سے اگلا شعر کیا ہے؟ شاید آپ کو یاد نہ ہو مگر مجھ کو ہے۔ سنیئے:۔

چھ چھوٹے حبشی ایک چھتے کو چھیڑنے لگے
شہد کی مکھی نے ایک کو ڈنک مارا۔ باقی رہ گئے پانچ

پس اب میں پوچھتی ہوں کیا اس جزیرہ میں شہد کی مکھیاں بھی پائی جاتی ہیں؟

کیونکہ ہم میں سے اگلے آدمی کی موت شہد کی مکھی کے ڈنک مارنے سے ہی واقع ہوگی

... کیوں ہے نہ پتہ کی بات ؟" اور اتنا کہہ کر اس نے پھر بڑے زور سے ہنسنا

شروع کر دیا ہا! ہا! ہا! ہی! ہی! ہی! ہو! ہو! ہو!

اب ڈاکٹر آرم سٹرانگ نہ رہ سکا۔ چند قدم آگے بڑھ کر وہ اس کے قریب پہنچا

اور سیدھے ہاتھ سے زور کا ایک تھپڑ اس کے دائیں رخسار پر رسید کیا۔ عورت نے

ایک دو لمبے اور گہرے سانس لئے پھر ایسا معلوم ہوا گویا کچھ نگلنے کی کوشش کرتی

ہے آخر میں کہنے لگی "شکریہ قبول کیجئے... اب میں ہر طرح اچھی ہوں" اور واقعی اس

کی آواز اب بدلی ہوئی معلوم ہوتی تھی

اس کے بعد پھر باورچی خانہ کی طرف جاتے ہوئے اس نے آواز دی "میں

اور مس برنٹ چاء تیار کرتی ہیں آپ لوگ تھوڑی سی لکڑیاں آگ جلانے کو باورچی

خانہ میں لے جاکر ڈال دیں"

ویرا کے اس حکم کی تعمیل کے بعد سابق انسپکٹر بلور اور فلپ لومبرڈ چاء کے

کی تیاری کے انتظار میں ایک علیحدہ مقام پر کھڑے ہو کر راجرز کے قتل کے واقعہ

پر تبادلہ خیالات کرنے لگے۔ دونو کا اس بارہ میں اتفاق رائے تھا کہ یہ واردات

عورتوں میں سے کسی ایک نے کی ہے یا ویرا کلے تھارن نے یا مس ایملی برنٹ نے۔

ایک کی رائے ویرا کے خلاف تھی دوسرے کی مس برنٹ کے۔ ویرا پر اس

کے شباب اور طاقت کی وجہ سے شک کیا جاتا تھا لیکن مس برنٹ کے متعلق محض

اس بنا پر شبہ تھا کہ اول تو عمر رسیدہ کنواری عورتیں ضرور ایک حد تک مخبوط الحواس

ہوتی ہیں دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ اس کا بہت سویرے اٹھ کر تو شش اور ٹھہ کر

جزیرہ کی سیر کرنے جانا کیا معنے رکھتا ہے؟ تھوڑی دیر ان میں اس سوال

کے مختلف پہلوؤں پر بحث ہوتی رہی اس کے بعد دفعتاً فلپ کسی نئے خیال

کے زیر اثر کہنے لگا "اگر ان عورتوں میں سے کسی نے یہ جرم نہیں کیا تو اس صورت میں میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے کیا ہوگا۔ وجہ یہ کہ جو شخص عمر بھر جرائم پیشہ لوگوں کے حالات پر غور کرتا رہا وہ ان کی بہت سی کمزوریوں سے آگاہ ہو کر ان سے بچنے کا طریقہ سیکھ لیتا ہے۔ لیکن پھر جب میں آپ کے پُراطمینان چہرہ کو دیکھتا ہوں تو مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اگر درحقیقت آپ مجرم ہیں تو اس کے ساتھ ہی ایک باکمال ایکٹر بھی ضرور ہیں۔ بھلا ایسا کون ہے جو عام حالت دیکھ کر کسی قسم کا شبہ آپ کے برخلاف کر سکے ؟"

بلور نے اس کے جواب میں تھوڑی دیر لومبرڈ کی طرف متین نظروں سے دیکھا اس کے بعد کہنے لگا "یقین کرو میرے دوست میرا اس جرم سے قطعاً کوئی تعلق نہیں بس میں اس سے زیادہ کوئی بات کہنا نہیں چاہتا۔"

"بالفرض آپ کا بیان صحیح ہو۔ تو اس صورت میں بھی اس الزام کو دیکھتے ہوئے جو آپ پر لگایا گیا تھا یعنی لنڈور کے برخلاف حلف دروغی کر کے اس کو سزایاب کرانے کا۔ اس کے متعلق آپ کے پاس کیا عذر ہے ؟"

بلور تھوڑی دیر چپ چاپ گہری سوچ میں رہا کبھی وہ ایک پاؤں پر زیادہ بوجھ ڈالتا تھا کبھی دوسرے پر۔ آخر کار کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچ کر اس نے جواب دیا "سنو مسٹر لومبرڈ آپ گو مجھ پر بدگمانیاں کرتے ہیں لیکن میں آپ پر ہر پہلو سے اعتماد کرنے کو تیار ہوں اس خیال کے زیر اثر میں آپ کو وہ بات بتانے لگا ہوں جس کا حال بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ لنڈور اس میں شک نہیں اس جرم سے بے قصور تھا جس میں اس کی سزایابی ہوئی۔ مگر اس سے پہلے چونکہ اس کی جماعت نے مجھے کئی نقصان پہنچایا تھا اس لئے میں کسی نہ کسی طریقہ پر ان لوگوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا پس جب لنڈور کا معاملہ میرے

ہاتھ آیا تو میں نے اس کو سزا دلانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا"
"گویا اپنے فائدہ کی خاطر آپ نے عدالت میں جھوٹ بول کر اس کو سزا دلائی اور نفع کمایا"
"نفع اتنا ہی تھا کہ مجھ کو عہدہ کی ترقی مل گئی لیکن بڑی بات وہی تھی جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں یعنی کسی طریقہ پر ان لوگوں سے بدلہ لینے کی"
"بہر حال لنڈ ورعمر قید کی سزا بھگتتے ہوئے جیل ہی میں مر گیا"
"لیکن سوچئے مجھے اس کا کہاں تک خیال آ سکتا تھا کہ اس کی موت جیل کی چار دیواری میں لکھی ہے" بلور نے جواب دیا
"بیشک بدقسمتی سے اس کا حال پہلے سے کسی کو معلوم نہ ہو سکتا تھا"
"بدقسمتی... کیا اس کی ؟"
"اس کی تو تھی ہی ۔ مگر آپ کی بھی ۔ اس لئے کہ اگر آپ کی زندگی میں یہ ایک واقعہ پیش نہ آیا ہوتا تو آج اس جزیرہ میں رہتے ہوئے آپ بھی ان امیدواروں کی فہرست میں شامل نہ ہوتے جن میں سے ہر ایک کا وقت آنے پر موت کے گھاٹ اتارا جانا یقینی ہے ۔"
بلور کے بدن میں ہلکی تھرتھری پیدا ہوئی حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا "اوہ کیا آپ خیال کرتے ہیں میری بھی اس جزیرہ میں موت لکھی ہے ؟
... لیکن نہیں ہرگز نہیں میں کسی حال میں نہ مروں گا... میں اس طرح مرنا قبول نہیں کر سکتا !"
"کوئی جانے موت پر بھی کسی کو اختیار ہے ۔"
"لیکن میں ہر وقت چوکنا رہتا ہوں..."
"اور آپ سے پہلے جو آدمی مارے گئے وہ بھی کچھ کم چوکتے نہ تھے

تاہم دیکھنا چاہیئے۔ وقت آنے پر میرا یا آپ کا کیا حال ہوتا ہے۔ آپ اپنی عملمندی کے مدعی ہیں۔ اور میں اس بات کا دعویدار کہ دنیا کی نہایت مشکل حالتوں سے گزرنے کے باوجود بچے رہنے کے بعد میں اس تنگ جزیرہ میں کسی نظر نہ آنے والے دشمن کے ہاتھوں آسانی سے جان دینا قبول نہ کروں گا۔ خیر دیکھنا چاہیئے آخر کو فتح آپ کی ہوتی ہے یا میری؟"

باب ۱۰

باورچی خانہ کا ایک سین

باورچی خانہ میں ایملی برنٹ فرائی پین میں انڈے تل رہی تھی اور ویرا چائے کی پتی تیار کرنے کے بعد توش تیار کرنے لگی تھی۔ بیٹھے بیٹھے اس کو خیال آیا میں کتنی نادان ثابت ہوئی کہ اس وقت آگا پیچھا نہ سوچ کر دیوانوں کی طرح بہک گئی۔ یہ میری بہت بڑی غلطی تھی مجھ کو ہر حال میں اپنے اوپر قابو رکھنا چاہیئے۔ اس کو وہ زمانہ یاد آیا جب بدنصیب سرل کی لاش کے متعلق کارونر نے دوران تحقیقات میں اس کی تعریف کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے تھے کہ "مس کلے تھارن نے اس موقعہ پر بڑے ضبط کا ثبوت دیا اور بلا تامل سرل کو بچانے کی کوشش شروع کی تھی"۔ اسی طرح باقی ممبران جیوری نے بھی اس کی ہمت اور دلیری کی تعریف کی تھی۔ لیکن ہیوگو کا منہ چھوٹ جائے جو اس نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں کہا ہو یونہی سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھتا رہا تھا جس سے ناقابل برداشت بھاری صدمہ اس کے دل کو پہنچا کیونکہ جو کچھ اس نے کیا وہ ہیوگو کے پاس خاطر سے ہی کیا تھا لیکن افسوس اس مرد جفاکار نے اس کی قدر نہ پہچانی۔

خدا جانے اب وہ کہاں تھا اور کیا کرتا تھا؟ ... کیا کبھی میری یاد اس کے دل میں آتی ہوگی یا کیا وہ شادی کر کے کہیں آباد ہو گیا ...؟

دفعتاً ایملی برنٹ کی تیز آواز کہتے سنائی دی۔ "ویرا کن خیالات میں پڑی ہو ٹوسٹ جلا جاتا ہے"

"اوہ مس برنٹ مجھے بے حد افسوس ہے۔ نہ جانے ایسی غفلت کیوں ہوئی" اور اس نے جلا ہوا ٹوسٹ الگ کر کے روٹی کا ایک اور ٹکڑا آگ پر رکھ دیا اتنے میں ایملی برنٹ بھی اپنے کام سے فارغ ہو چکی تھی ویرا اندر نفی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی "آپا بعض اوقات میں آپ کے ضبط عظیم کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوتی ہوں۔ خیال آتا ہے سارے آدمی دہشت زدہ ہیں لیکن آپ بالکل نہیں... کیا سچ مچ آپ کو موت کا ڈر نہیں؟"

ایملی برنٹ نے حیرت آمیز نظروں سے ویرا کی طرف دیکھا اور بولی "اول تو میں مرتی نہیں۔ دوسرے میرے خاندان میں کبھی کسی کے دل میں موت کی دہشت پیدا ہی نہیں ہوئی۔ مرد ہمیشہ فوج میں کام کرتے رہے۔ اور خطرے کی حالت میں سینہ سپر ہونا خوب جانتے تھے اس کے علاوہ کیا تم نے انجیل میں نہیں پڑھا کہ خداوند خدا اپنے بندوں کی آپ حفاظت کرتا ہے ایک موقعہ پر اس نے فرمایا ہے "تو رات کی دہشت سے نہ ڈرے گا نہ اس تیر سے جو دن کے وقت پرواز کرتا ہے..."

اس نے فرائی پین سے آخری انڈہ نکال کر برتن میں رکھ لیا لیکن ضبط عظیم کی دعویدار ہونے کے باوجود اس وقت نہ جانے کیوں اس کے خیالات پھر ایک بار بیٹرس ٹیلر کی طرف گئے۔ کل رات سپنے میں اس نے دیکھا بیٹرس کھڑکی کے شیشہ سے منہ لگائے اندر دیکھتی اور کراہتی آواز میں کہہ رہی تھی خدا کے لئے مجھ کو پناہ؛

میں آنے دو گے اس نے داملی بدبخت نے۔ اس کو گنہگار سمجھ کر اندر آنے کا موقعہ نہ دیا تھا پھر کیا ...؟

وہ بڑے زور سے چونکی ویرا متعجبانہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی اپنے آپ پر قابو پا کر کہنے لگی "آؤ ان چیزوں کو کھانا کھانے کے کمرہ میں لے چلیں، ناشتہ میں کافی دیر ہو چکی ہے"

کھانے کی میز کے گرد چھ آدمی ظاہرا پُرسکون اور پُرضبط کھانا کھانے میں مشغول تھے لیکن باطن میں ... ان سب کے خانہ دماغ کے اندر گوناگوں خیالات اس طرح چکر کاٹ رہے تھے جیسے کسی پنجرہ میں بند گلہریاں۔

اب کیا ہوگا؟ اب کس کی باری آئے گی؟ کیا ہم سب آدمی اس جزیرہ میں ہلاک ہوں گے یا کوئی بچنے میں کامیاب بھی ہو سکے گا؟

ہر شخص اس طرح کے سوالات سوچتا اور یہ کہہ کر اپنے دل کو ڈھارس دیتا تھا کہ اگر میں نے پوری احتیاط سے کام لیا تو کم از کم مجھ کو خطرہ پیش نہیں آسکتا۔
بہرحال ایک سوال ایسا تھا جس پر رہ رہ کر ہر ایک کی نظر جاتی تھی یعنی چھوٹی میز پر چینی کی بنی ہوئی صرف چھ مورتیں باقی رہی تھیں اور چھ ہی مہمان تھے کیا کوئی وقت آئے گا جب نہ کوئی مورت باقی رہے گی نہ مہمان ...؟

"کوئی صاحب انڈہ یا ٹوسٹ اور لیں گے؟" آواز سنائی دی

"نہیں صرف تھوڑا سا مارملیڈ درکار ہے"

اس طرح کی باتیں کرتے چھ پریشان شخصوں نے عجب طرح کے حالات میں صبح کا ناشتہ زہر مار کیا۔

باب - ۱۳

مکھی کا ڈنک

کھانا ختم ہو گیا تو جج وارگریو گلا صاف کر کے اپنے معروف حکیمانہ لہجہ میں بولے
"میرے خیال میں پھر ایک بار ہم لوگوں کو سارے حالات پر غور کرنے کی حاجت
ہے کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ ہم نصف گھنٹہ تک کمرہ نشست میں جمع ہوں؟"
ہر شخص نے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ خطرہ کی موجودگی میں سامان انسداد پر
غور کرنا ہی بہترین طریقہ عمل سمجھا گیا ہے۔
اتنے میں ویرا نے برتن اکٹھے کرنے شروع کر دیے کہنے لگی "میں انہیں
دھو کر اور صاف کر کے رکھ دوں گی" اس پر فلپ لومبرڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا
اور بولا "چلئے میں برتن آپ کو وہیں پہنچا دوں گا" ویرا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور
اس کمرہ کی طرف چلی جس میں برتن صاف کیے جاتے تھے
کوئی اور مصروفیت نہ دیکھ کر ایملی برنٹ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی مگر ایسا کرتے
ہوئے اس کے منہ سے تھکے ہوئے لہجہ میں یہ الفاظ نکلے "اوہ میرے خدا ...!
جج صاحب ہمدردانہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے "مس برنٹ مزاج
کیسا ہے؟ خدانخواستہ کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟"
"تکلیف تو کچھ نہیں" مس برنٹ نے جواب دیا "وہ میں برتن صاف کرنے
کے کام میں مس کلیتھارن کا ہاتھ بٹاتی لیکن نہ جانے کیوں ... مجھے سر میں چکر
آتے معلوم ہوتے ہیں"
"یہ سب میرے خیال میں حال کی پریشانیوں کا نتیجہ ہے" ڈاکٹر آرم سٹرانگ
نے آگے بڑھ کر کہا "لیکن میرے پاس ایک دوا ہے جس سے آپ کو فوراً

آرام آ جائے گا...؟"

"نہیں!... بالکل نہیں!"

یہ الفاظ ایملی برنٹ کے منہ سے سچ مچ اس طرح نکلے گویا کسی نے تھیٹر کے مجمع میں بم پھینک دیا ہو۔ ڈاکٹر آرم سٹرانگ گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا مگر اس کا چہرہ مارے شرم کے سرخ ہونے لگا اور صاف دکھائی دیتا تھا کہ بڈھی عورت کے دل میں یہ شک جاگزیں ہے کہ اگر اس نے ڈاکٹر کی دی ہوئی کوئی چیز استعمال کی تو اس کا بھی وہی حال ہوگا جو مسز راجرز کا ہوا تھا۔ کسی قدر تمکنت سے کہنے لگا "جیسے آپ کی مرضی..."

"میں ہرگز ہرگز کوئی دوا استعمال نہ کرونگی" مس برنٹ نے پھر ایک بار فیصلہ کن لہجہ میں کہا "مجھ کو آرام کی ضرورت ہے اس لئے تھوڑی دیر یہیں بیٹھ کر آرام کرونگی"

بلور بولا "چلئے مس نکلے تھارن میں آپ کے کام میں مدد دونگا مجھے گھر کے کام دھندوں سے عار نہیں" جس پر ویرا نے ممنونیت کی نظروں سے دیکھتے ہوئے شکریہ کے چند الفاظ کہے

رفتہ رفتہ سارے آدمی رخصت ہو گئے صرف ایملی برنٹ اپنے مقام پر بیٹھی رہی کسی قدر فاصلہ سے جدھر برتن صاف کرنے کا کمرہ تھا۔ اسے گفتگو کی مدھم آوازیں سنائی دیتی تھیں آہستہ آہستہ اسے اپنی حالت میں اصلاح نظر آنے لگی لیکن اب اس پر غنودگی کی سی حالت طاری ہونے لگی تھی جی چاہتا تھا لیٹ کر سو جائے اور دو گھڑی آرام کرے

دفعتاً مکھی کے بھنبھنانے کی تیز پُر شور آواز اس کو سنائی دینے لگی سوچا یہ آواز کہاں سے آتی ہے؟ نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک بڑی سی جنگلی مکھی یا مکھی

ہے شہد کی مکھی۔ بند کھڑکی کے شیشہ کے آس پاس اڑتی اور باہر نکلنے کی کوشش میں بھنبھناتی نظر آئی بڈھی عورت کو دیہاتی کلیسے کے نقارن کے وہ الفاظ یاد آگئے جو صبح اس نے مکھیوں اور شہد کے بارہ میں کہے تھے خود مس برنٹ کو شہد کا استعمال بہت مرغوب تھا اس طرح کا شہد جو تازہ چھتہ سے نکال کر ململ کے ٹکڑے میں رکھ کے نچوڑا گیا ہو اور اس کی بوندیں ٹپ ٹپ گرتی سنائی دیں

لیکن یہ کیا؟ یہ ٹپ ٹپ کی سی آواز کہاں سے آنے لگی؟ سچ مچ اس طرح کی آواز تھی گویا کسی کے بھیگے کپڑوں سے پانی کے قطرے زمین پر گرتے ہوں... کیا بیٹرس شیلر سچ مچ دریا سے نکل کر اس کمرہ میں آپہنچی ہے... کیا اس کی روح داد طلب کرنے آئی تھی...؟

ایملی نے چاہا پیچھے مڑ کر دیکھے کون ہے۔ لیکن سر کو گھما کر نہ دیکھ سکی سوچا کسی کو مدد کے لئے آواز دے لیکن ایسا بھی نہ کر سکی اس کے علاوہ وہ کس کو آواز دیتی؟ آس پاس کوئی موجود ہی نہ تھا۔ وہ فی الحال کمرہ میں اکیلی تھی۔ رفتہ رفتہ اس طرح کی آواز کانوں میں آئی جیسے کوئی لڑکھڑاتی چال سے دبے پاؤں اس کے پیچھے پیچھے چلا آتا ہو۔ ضرور یہ اس بدنصیب لڑکی کی لڑکھڑاتی چال تھی اسی لئے تو سیلن کی بدبو آنے لگی تھی...

اس اثنا میں وہی مکھی بند شیشہ کے پاس برابر بھنبھناتے جاتی تھی

دفعتاً ایسا معلوم ہوا گویا کسی چیز نے ایملی برنٹ کی گردن پر ڈنک مارا جیسے شہد کی مکھی نے ڈنک مارا ہو...!

باب - ۱۴

اور اس کے بعد ؟

پُر آسائش کمرہ نشست میں سب آدمی اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے لیکن ایملی برنٹ نہ آئی - اس پر ویرا کلے تھارن بولی "کیا میں جا کر اس کو بلا لاؤں ؟"

"ایک منٹ اور دیکھ لیں" بلور نے رائے دی جس پر ویرا دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی

ہر شخص بلور کی طرف دیکھنے لگا تھا اس نے کہنا شروع کیا "اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر میں اپنا ایک راز دل آپ لوگوں پر ظاہر کرتا ہوں مجھے اس کا یقین کامل ہو چکا ہے کہ یہی وہ عورت ہے جس نے اتنے آدمیوں کا خون کیا - میں اس کے متعلق حلف لینے کو تیار ہوں ..."

"مگر آپ کی رائے میں مدعائے خون کیا ہوگا ؟"

"کچھ بھی نہیں - مذہبی دیوانگی ... یا مجذوبیت - کیوں آپ کی کیا رائے ہے ؟"

"ہو سکتا ہے - آپ کا خیال صحیح ہو لیکن ہمیں ثبوت درکار ہیں"

... ویرا بولی "ناشتہ کھاتے وقت میں نے دیکھا اس کی آنکھوں کا انداز عجیب تھا اُف کیا بیان کروں اس کی آنکھیں ..." اور اتنا کہہ کر وہ نمایاں طور پر کانپنے لگی -

لومبرڈ کہنے لگا "میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں ہم سب آفات کے بوجھ سے نیم دیوانے ہو رہے ہیں - کوئی کسی پر شک کرتا ہے کوئی کسی اور پر"

"دیکھئے ایک بات میں اس سلسلہ میں اور کہتا ہوں" بلور نے رائے دی

کی "گراموفون کے ذریعہ سے ہم سب پر جو الزام کسی نے لگائے تھے۔ ان کے متعلق ہر شخص نے اپنی اپنی صفائی میں بیانات دیے لیکن مس برنٹ چپ رہی۔ کیا اس میں کوئی بھید نہیں؟

ویرا اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے بے تابانہ حرکت کرنے لگی تھی پھر بولی "اس کے متعلق آپ کوئی اندازہ قائم کرنے میں جلد بازی نہ کریں۔ اس نے ایک موقعہ پر سب حال مجھ سے بیان کر دیا تھا" اور اس نے بیٹرس ٹیلر کا قصہ حاضرین کو سنایا۔

جج وارگریو نے کہا "بات سولہ آنے صحیح نظر آتی ہے اگر اس بیان کو میرے سامنے بطور شہادت پیش کیا جاتا تو مجھے اس کو قبول کرنے سے ہرگز انکار نہ ہوتا مگر یہ بتائیے مس کلیے تھارن۔ کیا آپ کو مس برنٹ کے اس بیان میں پشیمانی یا افسوس کی بھی کوئی جھلک نظر آتی تھی؟"

"بالکل نہیں! ایسا معلوم ہوتا تھا جو کچھ اس نے کیا وہ اسی کو راستی پر مبنی تصور کرتی ہے"۔

"آہ یہ کنواری بڈھی عورتیں بے حد سخت جگر رکھتی ہیں۔ ان کی سختی اور بے رحمی دونوں ضرب المثل ہیں" بلور نے پرخیال انداز سے کہا۔

مگر وقت گذرا جا رہا تھا۔ آخر جج وارگریو نے گھڑی دیکھ کر کہا "گیارہ پر پانچ منٹ ہو گئے اب ضرور مس برنٹ کو بلوانا چاہیے"۔

"کیا آپ میرے بیان پر کوئی کارروائی اس خاتون کے برخلاف کرنا چاہتے ہیں؟" بلور نے دفعتاً پوچھا۔

"سردست ہم کیا کارروائی کر سکتے ہیں؟ بے شک بعض شبہات ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں سو میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ

مس برنٹ کی چال ڈھال اور برتاؤ کا پورا خیال رکھیں ۔۔؟

حاضرین میں سے ایک شخص بول اٹھا "چلئے وہیں چل کر دیکھیں مس برنٹ نے کیوں اتنی دیر کر دی" جس پر سب آدمی کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف روانہ ہو گئے مس برنٹ جوں کی توں کرسی پر بیٹھی تھی یعنی ٹھیک اسی حالت میں جس طرح وہ اسے چھوڑ کر گئے تھے اور پیچھے سے دیکھتے ہوئے وہ اس کی حالت میں کوئی تبدیلی بھی معلوم نہ کر سکے ۔ لیکن جب پاس جا کر دیکھا تو اس کے چہرہ کا انداز بالکل ہی بدلا ہوا نظر آیا ۔ ہونٹ نیلے ۔ آنکھیں نارائن کرس مینے کی طرف لگی ہوئی اور بے نور اور رخسار بے حد سرخ دکھائی دیتے تھے ۔

"میرے خدا ۔ یہ تو مردہ پڑی ہے!" بلور کے منہ سے نکلا

باب - ۱۵

غلط فہمی کا شکار

"لو صاحب جن لوگوں پر شک کیا جاتا تھا ان میں سے ایک اور بری ہو گیا" جج دار گریو نے وقفہ خاموشی کے خاتمہ پر کہا

اتنے میں آرم سٹرانگ جھک کر بد نصیب عورت کی حالت دیکھنے لگا تھا اس نے اس کے ہونٹوں کو سونگھا پھر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اس پر لومبرڈ نے بے صبری سے پوچھا "کیا کچھ معلوم ہو سکا کہ اس کی موت کیونکر واقع ہوئی؟"

آرم سٹرانگ کی توجہ عورت کی گردن کے دائیں پہلو میں ایک خفیف سے زخم پر لگی ہوئی تھی کہنے لگا "معلوم ہوتا ہے ڈاکٹری استعمال کی سوئی اس مقام پر

گھونپی گئی ہے!

بند کھڑکی کے شیشہ کے پاس وہی مکھی اب تک بھنبھناتی اڑتی پھر رہی تھی۔ ویرا اس کو دیکھ کر فاتحانہ لہجہ میں بولی "دیکھئے وہی بات ہوئی جو میں صبح کہہ رہی تھی وہ سامنے میرے خیال میں شہد کی مکھی ہے"!

"لیکن مس برنٹ کی موت شہد کی مکھی کے ڈنک مارنے سے نہیں ہوئی" آرم سٹرانگ نے جواب دیا۔ "صاف دکھائی دیتا ہے کسی نے ڈاکٹری سوئی کی مدد سے اس کی گردن میں زہر داخل کیا"۔

"لیکن یہ بھی معلوم ہوا زہر کیا تھا؟" جج وارگریو نے پوچھا

"اندازاً کہہ سکتا ہوں وہی پوٹیشیم سائنیائیڈ کا زہر تھا جو بدنصیب مارٹن کو پلایا گیا"۔ آرم سٹرانگ نے جواب دیا "دونوں حالتوں میں موت حبس دم سے واقع ہوئی"

"لیکن وہ مکھی... شہد کی مکھی... اس کی موجودگی کیا معنی رکھتی ہے؟" ویرا نے پرشور آواز سے اصرار کیا

"میں تو خیال کرتا ہوں قاتل نے یہ مکھی اس لیے یہاں لاکر چھوڑ دی کہ موت ویسی ہی معلوم ہو جیسی نظم میں لکھی ہے" لومبرڈ نے زہرخندہ کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی تیکھی تیز آواز اور عام ظاہری حالت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آخر کار اس مرد آہنی کے اعصاب بھی جواب دینے لگے تھے۔ مشکل سے اپنے اعضا کی تھرتھری پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پھر کہا "حالات سچ مچ ایسے ہیں جن میں اچھے اچھے آدمی بھی اپنا دماغی توازن کھو سکتے ہیں"

"لیکن اگر ہم سب واقعی اپنا توازن نہیں کھو بیٹھے" جج وارگریو نے پرسکون لہجہ میں اعتراض کیا "تو سوال پیدا ہوتا ہے اس قسم کی سوئی یا ہائپوڈرمک سرنج

اس گھر میں کیسے آئی؟ کیا کوئی صاحب اس کو اپنے ساتھ لائے تھے؟"

"ایسی ایک ... ار ... میرے بکس میں رکھی تھی" ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے رکتے رکتے جواب دیا

سب آدمی حیرت آمیز نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے خاموش سوال کا جواب دیتے ہوئے آرم سٹرانگ نے کہا "ہم ڈاکٹر لوگ ایسی چیزیں ہمیشہ ساتھ رکھتے ہیں نہ جانے کب ان کی ضرورت پڑ جائے"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" وارگریو نے تسلیم کیا "لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں آپ کی سرنج اب کہاں ہے؟"

"میرے کمرہ کے اندر سوٹ کیس میں ہوگی" آرم سٹرانگ نے جواب دیا "کم از کم میں نے اس کو نہیں نکالا"

"تو آیئے چل کر دیکھ لیں"

پانچ آدمیوں کا مختصر جلوس ڈاکٹر کے کمرہ خواب میں داخل ہوا۔ مگر جب سوٹ کیس کھول کر دیکھا تو باقی چیزیں جوں کی توں رکھی تھیں۔ لیکن ہائپوڈرمک سرنج غائب تھی!

باب - ۱۴

پانچ مشتبہ آدمی!

آرم سٹرانگ کے چہرے پر ایک تنا ہوا تھا۔ گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا "خدا جانے کون اس کو نکال کر لے گیا"

کمرہ میں گہری خاموشی چھا گئی۔ آرم سٹرانگ قابو میں آئے ہرن کی طرح دیوار

کے ساتھ پیٹھ لگائے کھڑا تھا۔ چار جوڑ سے آنکھوں کے شک و الزام کی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور خود وہ... بے بسی کے عالم میں کبھی ویرا۔ کبھی دارگریو اور کبھی پھر ویرا کی طرف دیکھنے لگتا گویا ان میں سے کسی کی طرف سے حمایت اور حوصلہ افزائی کے دو لفظ سننے کو بے تاب تھا

ادھر لیمبرڈ اور بلور آنکھوں ہی آنکھوں میں پراسرار باتیں کہہ رہے تھے۔ آخر کار جج دارگریو کی سرد آواز تیز دھار چاقو کی مانند فضا کے سکوت کو چیر کر یہ کہتی سنائی دی

"اس کمرہ میں... بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ ہمارے جزیرہ میں ہم صرف پانچ آدمی ہیں اور ان میں سے ایک قاتل ہے۔ خیال فرمائیے حالت کتنی خطرناک ہے۔ گویا چار آدمیوں کی جانیں ایک یا پانچویں نہ جانے کونسے آدمی کے رحم پر ہیں۔ اس صورت میں کیا ہم سب کی یہ کوشش نہ ہونی چاہیئے کہ ان چار کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر انتہائی تدبیر اختیار کرنے سے گریز نہ کریں؟... ضرور ہونی چاہیئے۔ پس میں سب سے پہلے ڈاکٹر آرم سٹرانگ سے پوچھتا ہوں آپ کے بکس میں کون کونسی دوائیں موجود ہیں؟"

"میرے پاس صرف ایک چھوٹا سا بکس ہے جس میں میں عادتاً یا احتیاطاً چند خواب آور ٹکیاں ٹرایونل اور سلفونل کی۔ ایک پیکٹ برومائیڈ۔ تھوڑا ہاضم سوڈا اور چند خوراکیں اسپرین کی لیتا آیا تھا۔ ان کے سوا کچھ نہیں۔ کم از کم سائنیائیڈ کی قسم سے کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے"

"میں خود بھی چند خواب آور ٹکیاں غالباً سلفونل کی اپنے پاس رکھا کرتا ہوں" جج دارگریو نے صاف گوئی کہتے ہوئے کہا "عام حالات میں یہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ لیکن کثرت مقدار مہلک بھی ہو سکتی ہے... مگر آپ مسٹر لومبرڈ

آپ بھی تو ایک پستول رکھتے ہیں"

فلپ لومبرڈ نے غصہ بھری نظروں سے دیکھا اور تیز لہجہ میں کہا "پھر اس سے کیا؟ کیا اس جزیرہ میں اسلحہ رکھنا جرم ہے؟"

"اسلحہ رکھنا بے شک جرم نہیں" دارگریو نے حسب عادت نرم لہجہ میں جواب دیا "لیکن چونکہ حالات غیر معمولی ہیں اس لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جتنی دوائیں ڈاکٹر صاحب کے یا میرے پاس ہیں نیز آپ کا پستول اور ایسی ہی کوئی اور چیز جو کسی دوسرے صاحب کے پاس ہو۔ ان سب کو اکٹھا کر کے ایک محفوظ مقام پر رکھ دیا جائے۔ پھر احتیاط مزید کے طور پر ہم ایک دوسرے کی جامہ تلاشی لیں اور ہر ایک آدمی کا سامان بھی نکلوا کر دیکھیں۔۔"

"جہنم میں گئی آپ کی تجویز!" لومبرڈ نے بھڑک کر کہا "میں اس کی تعمیل کا پابند نہیں کم از کم میں اپنا پستول کسی حال میں آپ کو نہ دوں گا"

دارگریو نے جواب دینے سے پہلے تھوڑی دیر لومبرڈ کی طرف متین نظروں سے دیکھا اس کے بعد آہستہ لہجہ اور نپے تلے لفظوں میں کہنا شروع کیا "مسٹر لومبرڈ آپ طاقتور جوان ہیں۔ اور میں ایک مرد ضعیف و کہن سال۔ اس لئے میری طرف سے اس موقعہ پر کسی قسم کی سختی کا عمل میں لایا جانا غیر ممکن ہے۔ پھر بھی اتنا سوچ لیجئے کہ اپنی جان ایک مجھ کو نہیں ہر شخص کو پیاری ہے۔ طاقت بدنی میں مسٹر بلور آپ سے کم نہیں۔ اور جس صورت میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ۔ مس کلے تھارن اور خود میں یعنی تین آدمی مسٹر بلور کے مددگار ہوں تو اکیلے آپ کسی طرح بھی جسمانی مقابلہ میں ہم سے بازی نہیں لے جا سکتے۔ اگر آپ سیدھی طرح اپنا پستول دے دیں تو بہتر۔ ورنہ وہ تو ہر حال میں آپ سے لے لینا ہی پڑے گا"

لومبرڈ نے اپنا سر فاتحانہ پیچھے جھکایا اس کے ماتھے ہی اس کے تیز نکیلے

دانت غصہ میں بھرے ہوئے بھیڑیے کی طرح نمودار ہوگئے۔ لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے مجبوری کے لہجہ میں کہا "اوہ اگر سچ مچ آپ لوگ یہ ساری ناپاک تیاریاں پہلے سے مکمل کئے بیٹھے ہیں تو میں بے بس ہوں"۔

بج دار گریو نے اظہار پسندیدگی کے طور پر سر ہلایا اور کہا "اب آپ ایک مردِ ذی فہم کی طرح عمل پیرا ہونے لگے ہیں۔ بتائیے آپ کا وہ ریوالور کہاں ہے؟"

"میرے پلنگ کے سرہانے جو میز رکھی ہے اس کے خانہ میں پڑا ہے ... کہئیے لادوں؟"

"ٹھہریئے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"

فلپ مسکرایا مگر اس کا یہ تبسم خوشگوار نہیں زہریلا تھا بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "کتنے وہمی ہیں یہ لوگ ...!"

سب آدمی لومبرڈ کے کمرہ خواب کی طرف گئے اس نے خود آگے بڑھ کر میز کا خانہ کھولا اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے پریشانی کے لہجہ میں گالی کی قسم کے کچھ الفاظ بے اختیار نکل گئے اس لئے کہ...

میز کا خانہ خالی پڑا تھا!

باب - ۱۷

ملبورہ کی سراغرسانی

"کہئیے اب تو اطمینان ہوگیا؟" لومبرڈ نے طنز آمیز لہجہ میں پوچھا یہ اس وقت کی بات ہے جب باقی تین مردوں نے اس کے کمرہ کی تلاشی پر کفایت نہ کر کے اسے کمر تک ننگا کرنے کے بعد اس کے بدن کی بھی تلاشی لے لی۔ ویرا کلے تھارن

کو عام آداب اخلاق کے مطابق باہر برآمدہ میں کھڑا کر دیا گیا تھا لیکن سچ پوچھئے تو لومبرڈ کے لیئے کوئی وجہ شکایت بھی نہ ہو سکتی تھی کیونکہ باری باری یہی عمل ڈاکٹر آرمسٹرانگ۔ جج وارگریو اور جاسوس بلور پر بھی کیا گیا آخر ایک دوسرے کے متعلق ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد چاروں آدمی پھر برآمدہ میں نکلے اور ویرا کے قریب پہنچے کسی اور کو شاید جرأت نہ ہوتی۔ مگر جج صاحب اپنی بزرگانہ شان سے کام لیکر بولے "مس کلے تھارن خدا کے لیئے برا نہ مانیئے۔ چونکہ ہم سب ایک دوسرے کے متعلق پوری طرح مطمئن ہونا چاہتے ہیں اس لیئے جو عمل مردوں پر ہوا ہے وہی آپ پر کرنا پڑیگا یعنی جامہ تلاشی اور اس کے ساتھ ہی سامان کی بھی تلاشی۔ میرے خیال میں آپ کے پاس تیراکی غسل کا کوئی سوٹ ضرور ہوگا"

ویرا نے سر کے اشارہ سے ہاں کہی پھر بولی "آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں کمرہ میں جاکر وہ سوٹ پہن لیتی ہوں پھر باہر آجاؤنگی"

چنانچہ تقریباً دو منٹ کے عرصہ میں وہ ریشم کی بنی ہوئی چست پوشاک جلیسی تیراک پہنا کرتے ہیں زیب بدن کرکے باہر نکل آئی صریحاً اس پوشاک کے اندر کوئی چیز چھپا کر نہ رکھی جا سکتی تھی وارگریو نے اس پر اظہار اطمینان کیا اور کہا "مس کلے تھارن۔ شکریہ ادا کرتا ہوں اب آپ تھوڑی دیر اس جگہ ٹھہریں تاکہ ہم کمرہ اور سامان کی بھی تلاشی لے سکیں"

ویرا نے اس کی بھی تعمیل کی اور جب تک تلاشی کا عمل جاری رہا وہ برآمدہ میں ہی ٹھہری رہی آخر جب چاروں آدمی مطمئن ہوکر باہر نکل آئے تو وہ دوبارہ تبدیلی لباس کے لیئے کمرہ کے اندر گئی اس موقعہ پر جج صاحب نے کہا "اب کم از کم ایک بات کے متعلق ہمارا کامل اطمینان ہوگیا۔ یعنی ہم

پانچوں میں سے کسی کے پاس نہ اسلحہ اور نہ ادویہ کی قسم سے کوئی چیز ہے میرے خیال میں اس سے ہم سب کے دلوں کو اطمینان ہوگا اب میں چاہتا ہوں ان دواؤں کو جو میرے اور ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے کمرہ سے نکلی ہیں ایک محفوظ مقام پر رکھ دیا جائے پستول مل جاتا تو اس کو بھی ساتھ ہی رکھ دیتے لیکن مجبوری ہے۔ میرے خیال میں باورچی خانے سے ملحق جو مال خانہ ہے اس میں چاندی کے برتن رکھنے کو ایک صندوقچہ موجود ہے اس میں ان سب چیزوں کو رکھ دینا چاہئے۔"

مگر بلور نے یہ کہتے ہوئے اعتراض کیا "وہ تو آپ بیشک کریں گے اور ہمیں اس پر اعتراض بھی کچھ نہیں لیکن سوال یہ ہے اس صندوقچہ کی کنجی کس کے پاس رہے گی ... کیا آپ کے ؟"

لیکن جج وارگریو نے شاید اس کا جواب دینا کسرِ شان سمجھا کیونکہ وہ چپ چاپ مال خانہ کی طرف چلنے لگے باقی بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لئے بے شک ایک چھوٹا سا صندوقچہ ظروف نقرہ رکھنے کو اس جگہ موجود تھا جج صاحب کے زیر نگرانی سب آدمیوں کی موجودگی میں دواؤں کا وہ ذخیرہ جو فراہم کیا گیا تھا اس میں رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا گیا یہ کر کے اس صندوقچہ کو دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری میں رکھ کے اس کو بھی مقفل کر دیا گیا پھر ان دو کنجیوں کو جو اب وارگریو کے پاس تھیں انہوں نے دو شخصوں میں یوں تقسیم کر دیا کہ صندوقچہ کی کنجی فلپ لومبرڈ کے حوالہ کی گئی اور الماری کی بلور کے۔ ایسا کرتے ہوئے انہوں نے متین لہجہ میں کہا

"ہم پانچ شخصوں میں آپ دو زیادہ طاقتور ہیں اور برابر کی ٹکر لے سکتے ہیں ان حالات میں غیر ممکن ہے کہ دونو کنجیاں کسی ایک آدمی کے قبضہ

نہیں جا سکیں اور ہم تین آدمی جو باقی رہے وہ عملی طور پر اس کے نا اہل ہیں کہ الماری توڑ کر صندوقچہ نکالیں یا پھر اس کا قفل توڑنے کی کوشش کریں کیونکہ اگر کوئی ایسی حماقت کرنے بھی لگے تو اس سے اتنی بلند آواز پیدا ہو گی کہ سب چوکنے ہو جائیں گے اس لیئے ظاہر ہے کہ ہم نے پیش آمدہ حالات میں حتیٰ الامکان احتیاط مکمل کر لی ہے"۔

پھر تھوڑی دیر چپ رہ کر اس نے کہا "پستول کے نہ ملنے سے بیشک میرے جی کو اب تک پریشانی ہے آخر وہ کہاں غائب ہو گیا؟"

"اس کا بہترین جواب میرے خیال میں پستول کا مالک ہی دے سکتا ہے" بلوبر نے چبھتے ہوئے لہجہ میں کہا۔

فلپ لومبرڈ کے نتھنے پھولنے شروع ہو گئے قہر آلود نظروں سے دیکھ کر کہنے لگا "بیوقوف! نا سمجھ! تو ایک تجربہ کار جاسوس ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے کی ذرا سی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ میں بار بار کہہ چکا کہ پستول کسی نے چرایا ہے مجھ کو کیا خبر کس نے ...."

دارگریو نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی پھر کہا "یہ بتائیے مسٹر لومبرڈ آخری بار کب آپ نے اس پستول کو دیکھا تھا؟"

"کل رات کی بات ہے۔ میں جب سونے لگا تو پستول میز کے خانہ میں رکھا تھا بلکہ سچ پوچھئے تو اس میں گولیاں بھی بھری گئی تھیں تاکہ وقت ضرورت یہ کام لینے میں دقت پیش نہ آئے"۔

جج صاحب نے اظہار تسلیم کے طور پر سر ہلایا پھر کہا "میرے خیال میں آج صبح جب راجرز کی لاش پائی گئی تو اس سے جو ہنگامہ ہوا اس میں کوئی شخص موقعہ پا کر پستول اڑا لے گیا"

"لیکن اس صورت میں وہ اس گھر میں یا اس کے آس پاس کسی مقام پر چھپا کر رکھا ہوا ہوگا" ویرا نے رائے زنی کرتے ہوئے بولی "کیوں نہ ہم پھر سے اس کو تلاش کرنا شروع کریں؟"

جج دار گریو نے حسب عادت اپنی کھوئی ہوئی انگلی بالائی ہونٹ پر پھیری اس کے بعد کہا "مجھے اب کامیابی کی زیادہ امید نہیں رہی قاتل جو کوئی بھی ہے اُسے پستول کو کسی محفوظ مقام پر چھپانے کے لئے کافی وقت مل گیا۔ اب ہم اس کو آسانی سے نہ پا سکیں گے"

اتنے میں بلور آگے بڑھا اور زوردار لہجہ میں کہنے لگا "میں نہیں جانتا پستول کہاں ہے تاہم ایک اور چیز کا پتہ میں اندازہ سے دے سکتا ہوں۔ یعنی اس سوئی کا جس سے بدنصیب مس برنٹ کی ہلاکت عمل میں لائی گئی تھی۔ آیئے میرے ساتھ..."

صدر دروازہ کھول کر وہ ساتھیوں کے ہمراہ مکان کے باہر ہی باہر ایک طرف کو چلنے لگا جیسے کہ دکھاتا تھا۔ نیچے کمرہ کی کھڑکی کے باہر تھوڑی ہی دور وہ سرنج پڑی مل گئی۔ اس کے قریب ہی ایک ٹوٹی ہوئی چینی کی مورت بھی پڑی تھی یعنی وہ جس کی ضرورت مس برنٹ کی موت کے بعد باقی نہ رہی تھی۔

سرنج دکھاتے ہوئے بلور نے کامیابی کے پُر مسرت لہجہ میں کہا "مجھے فوراً خیال آیا کہ قاتل نے یہیں کہیں اس کو پھینکا ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے پہلے اس نے اس کی مدد سے مس برنٹ کو ہلاک کیا پھر اسے کھڑکی کھول کر باہر پھینک دیا اور اس کے بعد چینی کی مورت کو۔"

سرنج اٹھا کر اس کا بغور معائنہ کیا گیا مگر اس پر انگلیوں کے نشان ندارد تھے صاف معلوم ہوتا تھا کسی نے ان کو بڑی احتیاط سے پونچھ ڈالا ہے۔

"اب آیئے پستول تلاش کرنے چلیں" بلور نے اس کامیابی سے پھولے نہ سماکر باقیوں سے کہا۔

جج دارگریو فوراً آمادہ ہوگیا مگر احتیاطاً اس نے کہا "چلیئے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ لیکن ہمیں اکٹھا رہنا چاہیئے اگر کوئی علیحدہ ہوگیا تو قاتل کو پھر موقعہ مل جائے گا۔"

سب نے تہ خانہ سے لے کر چوٹی کی منزل تک تمام کمروں اور گوداموں کو دیکھ ڈالا مگر پستول کہیں نہ ملا۔ خدا جانے وہ پر لگا کر اڑ گیا یا کیا ہوا۔ بہر حال وہ مکان کے اندر یا اس کے آس پاس کہیں نظر نہ آیا۔

ختم

جلد ۔ ۳ تمام ہوئی

جلد - ۴

کلبۂ احزان

دستگیری کن دریں حالت کہ آب از سر گذشت سرور (لاہوری)

دن رات کی یہ بے چینی ہے - یہ آٹھ پہر کا رونا ہے
آثار برے ہیں فرقت میں - معلوم نہیں کیا ہونا ہے اکبر (الہ آبادی)

بیکسی میں آسرا تیرے سوا کوئی نہیں
یا خدا طوفان ہے اور ناخدا کوئی نہیں ! چلتا پرزہ (ناٹک)

باب ۱

انتظار کی گھڑیاں

"ہم میں سے ایک !"... "ہم میں سے ایک !"... "ہم میں سے ایک !"...

یہ تین لفظ نہ ختم ہونے والے سلسلہ کی رفتار سے ہر لحظہ و ہر ساعت ان پانچ بدنصیب شخصوں کے کانوں میں اس طرح گونج رہے تھے گویا کسی نظر نہ آنے والے ہتھوڑے کی چوٹ ان کے دماغوں پر ان تین لفظوں کو پائیدار طریقہ پر منقش کرنا چاہتی تھی اور اس اثنا میں پانچ آدمی ... چار سہمے ہوئے مرد اور ایک دہشت زدہ عورت ۔ ہر گھڑی صدہا اندیشے دلوں میں لئے مشتبہ و مشکوک نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور اپنی کشیدگی اعصاب کو چھپائے رکھنے سے قاصر تھے ایمانداری کی بات یہ ہے کہ ہر طرح کا سکون و اطمینان قلب انہیں یکسر جواب دے گیا تھا دل سینوں کے اندر دھڑکتے ۔ کلیجے اچھل کر منہ کو آتے ۔ آنکھیں بھیانک انداز سے کشادہ ۔ ایک دوسرے سے بات کہتے ہوئے بھی ان کو بے اختیار جھجک پیدا ہوتی تھی یوں سمجھنا چاہیے وہ پانچ جانی دشمن تھے جنہیں ذاتی حفاظت کے خیال نے ایک رشتہ باہمی میں منسلک کر رکھا تھا ۔

اور اگر کوئی شخص بغور ان کی شکلیں دیکھنے کے لئے پاس ہوتا تو یقیناً معلوم کرتا کہ اب وہ طبقہ انسانی سے بہت زیادہ وحشی حیوانوں کی مانند نظر آتے تھے ۔

سینوں میں غصہ اور جوش کی آگ دہک رہی تھی لیکن ایک قوی تر دشمن کی موجودگی

میں اپنے آپ کو بے بس پاکر وہ اظہار خشم سے معذور تھے ایک کرسی پنج دار گرید
چپ چاپ اور بے حرکت بیٹھا تھا گردن کچھوے کی طرح سکوڑی ہوئی لیکن آنکھیں
تیز اور متجسس۔ تھوڑے سے فاصلہ پر جاسوس بلور تھا جس کی شان مردمی اب بالکل
جواب دے گئی تھی۔ لہجہ کشیدہ۔ چہرہ کے خط و خال گنوارانہ اور آنکھیں سینہ میں
چھپے ہوئے قہر عظیم کی وجہ سے سرخ انگارہ نظر آتی تھیں انتہا یہ کہ اس کی چال
میں بھی ایک طرح کا بیداپن آگیا تھا ایک ہی وقت میں اس کے چہرہ پر تندی اور
حماقت کے ملے جلے آثار پائے جاتے تھے مختصر لفظوں میں اس کی حالت اس
وحشی حیوان کی حالت سے ملتی جلتی تھی جو تعاقب کرنے والوں سے جان بچانے کے
لئے دیر تک دوڑتا پھرنے کے بعد کسی جائے محفوظ پر پہنچ کر مجبوری کی حالت میں
کھڑا ہو دشمنوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہو فلپ لومبرڈ کی حالت میں ایک اور طرح
کی تبدیلی نظر آتی تھی یعنی اب اس کے کان ذرا سی آہٹ سن کر یوں کھڑے ہو جاتے
جیسے کسی جانور کے دہشت کے وقت ہوتے ہیں اور جب کبھی وہ مسکراتا تو اس کے
ہونٹ اس کے لمبے سفید دانتوں کو برہنہ کر کے اس کی صورت کسی زخم خوردہ بھیڑیے
سے ٹھیک مشابہ بنا دیتے تھے۔ ویرا کلے تھارن گٹھڑی سی بنی ہوئی ایک اور کرسی
پر بیٹھی تھی اور اس کی آنکھیں وحشت کے آثار لئے کسی منزل موہوم کی طرف دیکھ رہی
تھیں۔ اس کی حالت اس چڑیا کی طرح تھی جس نے پنجرہ سے نکلنے کی کوشش میں
اپنا ننھا سر آہنی تیلیوں سے ٹکرا کے زخمی کر لیا ہو۔ اسی حالت میں شکاری اس
کو اٹھا کر ہاتھ میں لے لے اور وہ یوں سہم گئی ہو کہ چپ چاپ اور بے حرکت نظر
آئے گویا اپنی بے بسی اور بے حسی ظاہر کر کے جان بچا لینے کی امید وار ہے۔ رہ
گیا ڈاکٹر آرمسٹرانگ۔ تو ایک نامور طبیب ہوتے ہوئے وہ اس وقت اعصاب کشیدہ
کا نہایت دردناک مجموعہ نظر آتا تھا آثار تشنج چہرہ پر ہر لحظہ پیدا ہوتے اور جاتے تھے

کی لرزش ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود چھپائے نہ چھپ سکتی تھی وہ سگریٹ کے بعد سگریٹ جلائے چلا جاتا لیکن کچھ اس طرح کی بے خبری اس پر طاری تھی کہ وہ ہی چار کش لیکر پھر خیالات میں کھو جاتا اور بجھے ہوئے سگریٹ کو ایک طرف پھینک کر دوسرا نکال لیتا جب کبھی وہ بولتا۔ اور اس موقعہ پر سب سے زیادہ گفتگو اسی کی طرف سے ہوتی تھی تو اس کے الفاظ بے جوڑ اور لہجہ جھٹکے دار ہوتا تھا

دفعتاً شاید دسویں مرتبہ اس نے کہا "اب یہاں بیٹھ رہنے سے کیا حاصل؟ حرکت ہی میں برکت ہے پس ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے اس منحوس جزیرہ سے نکل جانے کے لئے یقیناً ہم کوئی تدبیر سوچ سکتے ہیں کیوں نہ پہاڑی کی چوٹی پر ایک الاؤ جلا دیا جائے..."

"اس طوفانی موسم میں؟... عقل کا دارو کرو" بلور نے وحشیانہ تندی کے لہجہ میں کہا

بارش اب پھر موسلا دھار ہونے لگی تھی اور ہوا آندھی کی رفتار سے چل کر سمندر کی سطح کو اس طرح بلو رہی تھی کہ دودھ کی سطح پر نکلے ہوئے مکھن کی طرح ہر طرف جھاگ ہی جھاگ نظر آتے تھے۔ بند کھڑکیوں کے شیشوں سے مینہ کی بوندوں کے ٹکرانے کی پرشور آوازیں دیوانگی کی سی کیفیت پیدا کرتی تھیں

کسی بیان کردہ تجویز کے بغیر انہوں نے عالم خاموشی میں ہی یہ ترکیب سوچی تھی کہ پانچوں ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑیں حتےکہ اگر کسی کو اشد ضرورت سے باہر جانا پڑے تو باقی چار اس کی واپسی تک مل کر کہیں نہ جائیں

ایک موقعہ پر لومبرڈ حوصلہ آمیز لہجہ میں کہنے لگا "یہ ایک وقتی مصیبت ہے تو امید ہے کچھ عرصہ کے بعد رفع ہو جائے گی جس وقت طوفان تھما ہم آگ جلا کر ساحل کے باشندوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیں گے یا جنگل سے لکڑیاں جمع کر کے

ایک بھدا سا بیڑا اپنا لیں۔ گے کنارہ بہت دور نہیں۔ عام حالات میں اس بیڑے کو کھے کر ہمارے لیئے ساحل تک پہنچ جانا غیر ممکن نہ ہوگا"

"آپ بیشک اس طرح کے دل خوش کن خواب دیکھیں" آرم سٹرانگ نے بھیانک انداز سے قہقہہ مارتے ہوئے کہا "لیکن میرا دل کہتا ہے کہ ہم میں سے ایک بھی اس جزیرہ سے زندہ واپس نہ جائے گا!"

جج وار گریو نے گو دن اوٹھائی پھر اپنی مہین لیکن واضح آواز سے کہا "کچھ ہو اگر ہم احتیاط سے کام لیتے رہیں گے تو کسی کا کچھ نہ بگڑے گا"

دوپہر کا کھانا جس حالات میں زہر مار کیا گیا ان کی تفصیل لاحاصل ہے مختصر یہ کہ پانچوں ملکر باورچی خانہ میں گئے ایک ڈبہ میں تیار گوشت بند تھا اسے کھولا دو پھلوں کے ڈبے کھول کر وہیں باورچی خانہ کی میز پر رکھ لئے اور جتنا کسی کا جی چاہا وہیں کھڑے کھڑے کھالیا۔ اس کے بعد پھر ان کبھیڑوں کی طرح جو قصائی کے باڑہ میں ہو۔ وقت آخر کا انتظار کرتی ہوں کمرہ نشست میں جا پہنچے اور سانپ کی طرح ایک دوسرے کی نگرانی کرتے ہوئے وقت گذارنے لگے۔ کوئی کسی کو مجرم خیال کرتا تھا کوئی کسی اور کو۔ ایک سوچتا تھا ضرور آرم سٹرانگ اصلی قاتل ہے۔ میں نے اسے کئی بار کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے دیکھا ہے اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی جھلک صاف پائی جاتی ہے کیا تعجب ڈاکٹر ہونے کا محض بہانہ ہو اور خیال تو یہ ہے کسی پاگل خانہ سے بھاگا ہوا مالیخولیا کا مریض ہے پھر کیا چیخ کر کہ اس کا راز ظاہر کر دیا جائے؟ لیکن نہیں! اس صورت میں وہ اور زیادہ محتاط ہو جائے گا۔ اف میرے خدا ابھی تو سوا تین ہی بجے ہیں دن پہاڑ کی طرح لمبا ہو گیا۔ دیکھنا اب یہ موذی پھر میری طرف گھورنے لگا ہے ضرور آرم سٹرانگ ہی اصل مجرم ہے!

مذومہزاد دل ہی دل میں کہتا "خواہ کچھ ہو میں ضرور دشمن کی زد سے بچا رہوں گا میں احتیاط کرنا جانتا ہوں۔ اس کے علاوہ پیشتر زندگی میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کر چکا ہوں... لیکن خدا جانے وہ پستول کدھر گم ہو گیا؟ اس وقت اس کی بے حد ضرورت تھی جانے کون اسے لے گیا۔ تلاشی سے اتنا تو معلوم ہوا تھا کہ وہ ہم میں سے کسی کے قبضہ میں نہیں ہے تاہم ضرور کسی نے اس کو چھپا یا دبا کر رکھا ہوا ہے..."

ایک کے خیالات کچھ اس طرح کے تھے "ہم سب رفتہ رفتہ دیوانے ہوتے جا رہے ہیں موت... یقینی موت نظروں کے سامنے پھرتی ہے۔ کسی کو دعوے ہو گا کہ وہ موت سے نہیں ڈرتا لیکن میں ڈرتا ہوں۔ گو اس وجہ سے موت یقیناً... میرے حال پر رحم نہ کرے گی۔ اس لڑکی پر میرا ظن غالب ہے میں اس کو ہر وقت نظروں کے سامنے رکھوں گا میں اس کی ہر نقل و حرکت کا خیال کرتا رہوں گا..."

ایک اور کے جی میں آتی "آج کا دن پہاڑ کی طرح لمبا ہو گیا۔ ابھی صرف پونے چار بجے ہیں کیا گھڑی چلنی بند ہو گئی؟ حیرت ہے نت نیا اچنبھا دیکھنے میں آ رہا ہے کیا ہم کوئی بھیانک خواب دیکھ رہے ہیں یا سچ مچ قیامت کا دن آ گیا... اف میرے خدا۔ میرے دماغ کو کیا ہوتا جا رہا ہے شاید میں صحیح الحواس نہ رہ سکوں۔ گھڑی میں جب دیکھو وہی پونے چار...!"

اسی طرح وقت جو عام حالات میں ہوا کی پرواز سے گذرا کرتا تھا اس روز بے حد سست رفتار سے گذرا حتے کہ خدا خدا کر کے پانچ بجے

باب - ۴

بجلی غائب

آخر جب گھڑی نے پانچ پرشور آوازیں پیدا کیں، تو سب لوگ گویا حالت خواب سے دفعتاً چونک پڑے۔ ویرا بولی "کیا کوئی صاحب چائے پئیں گے۔۔۔؟"

ایک منٹ کے لئے خاموشی رہی پھر ملبور کہنے لگا "ہاں میں ایک پیالی ضرور پینا چاہتا ہوں"۔

"تو آپ لوگ یہیں ٹھہریں، میں بنا لاتی ہوں"

"ٹھہرو" جج مارگریو نے فہمائش کے لہجہ میں کہا "یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ ہم سب آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ وہیں کھڑے رہیں گے جتنے کہ آپ چائے تیار کریں"

ویرا اس حد سے بڑھی ہوئی بدگمانی کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئی تاہم دیوانوں کی طرح ہنستے ہوئے بولی "چلئے یوں ہی آئیے میرے ساتھ۔۔!"

پانچوں آدمی باورچی خانہ میں گئے ویرا نے چائے تیار کی اور اس نے اور ملبور نے پی۔ باقی تین آدمیوں نے وسکی پر قناعت کی مگر اس کا خیال رکھا کہ ذخیرہ سے ایک نئی بوتل نکال کر کھولی گئی جس وقت یہ عمل جاری تھا تو جج صاحب پھیکا تبسم کرکے کہنے لگے "ہمیں اس موقعہ پر انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے"۔

آخر جب چائے اور وسکی پی جا چکی تو سب لوگ پھر کمرہ نشست کی طرف چلے ہر چند گرمیوں کے دن تھے لیکن بارش آندھی کی وجہ سے پیش از وقت ہی اندھیرا ہونے لگا تھا لومبرڈ نے بجلی جلانے کو بٹن دبایا مگر روشنی نہ ہوئی پھر خود ہی کہنے لگا "اوہ میں بھولا۔ آج راجرز کی عدم موجودگی میں کسی نے کارخانہ کا انجن بھی تو نہ چلایا ہوگا" (مخفی نہ رہے کہ گھر میں بجلی تیار کرنے کا ایک چھوٹا سا سیٹ لگا ہوا تھا اسی نے بجلی قوت پیدا

ہوتی اور کام میں لائی جاتی تھی) پھر تھوڑے سے تامل کے بعد "آپ کے میرے خیال میں ہم انجن چلا سکیں گے"

"مگر اس کی کیا حاجت ہے؟" جج دار گریو نے کہا "ہمیں تھوڑی سی دیر کے لیئے روشنی کی ضرورت ہے میں نے دیکھا تھا مال خانہ میں موم بتیوں کا ایک پیکٹ پڑا ہے۔ کیوں نہ ان سے کام چلایا جائے؟"

لومبرڈ پیکٹ لینے چلا گیا چاروں آدمی اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگے...

آخر جب وہ واپس آیا تو اس کے پاس لمبی موم بتیوں کا ایک پیکٹ اور متعدد چینی کی طشتریاں تھیں، پانچ طشتریاں پاس پاس رکھ کر ہر ایک میں ایک موم بتی پگھلے ہوئے موم کی مدد سے گاڑ کر جلا دی گئی۔

اس وقت پونے چھ کا عمل تھا۔

باب - ۳

سردہانہ

چھ بجکر بیس منٹ ہو چکے تھے کہ ویرا بیٹھے بیٹھے اکتا گئی۔ اس کے سر میں شدت کا درد ہو رہا تھا سوچا چل کر منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دے اور اپنے کمرہ میں لیٹ کر چین حاصل کرے۔ وہ اٹھ کر کمرہ کے دروازہ تک گئی لیکن پھر جب یاد آیا کہ آج بجلی آف ہے اور موم بتی کی روشنی سے کام چلانا پڑے گا تو دوبارہ کمرہ نشست میں جا کر ایک جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لی اور سیڑھیوں کی راہ سے اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہوئی

لیکن یہ کیا!... کمرہ کے دروازہ کے پاس پہنچی تو وہ عجیب طرح کی بدبو جو سمندری گھاس سے پیدا ہوتی ہے یکایک محسوس ہونے لگی خیال آیا جزیرہ پر رہتے ہوئے اس طرح کی بحری بوئیں آیا ہی کرتی ہیں اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں لیکن... اس سے پہلے تو اس قسم کی بو اس نے کبھی محسوس نہ کی تھی - یہ ٹھیک اس قسم کی بو تھی جیسی اس نیم مرطوب بھری گھاس سے آیا کرتی ہے جس کو سمندر کی لہروں نے اٹھا کر ساحلی چٹانوں پر ڈال دیا ہو اور دھوپ نے اس کو کسی حد تک خشک کرنا شروع کر دیا ہو...

آج دن میں گذرے ہوئے واقعات کی یاد اس کے دل میں تازہ ہوئی۔ ہیرل کا اس سے سمندر میں تیرنے کی اجازت مانگنا۔ ہیوگو کے پاس خاطر سے اس کا خاموش رہنا... آہ مگر ہیوگو اب کہاں تھا؟ کیا وہ پھر اس کو تلاش کرنے آیا ہے؟ وہی تو کمرہ کے اندر اس کی واپسی کا منتظر نہیں...؟ بے سروپا مجنونانہ خیالات جو بگڑی ہوئی دماغی کیفیت اور غیر معمولی حالات کا نتیجہ تھے۔

ویرا طبعاً حوصلہ مند عورت تھی - اس موقعہ پر بھی اس نے اپنے گرتے ہوئے حوصلہ کو استوار کیا اور دروازہ کھول کر کمرہ میں داخل ہوئی - ہوا چونکہ تیز چل رہی تھی اس لئے کمرہ کی کھلی کھڑکی سے ایک زوردار جھونکا آیا اس سے شمع جھلملائی اور کافور ہو گئی - گھپ اندھیرا چاروں طرف چھا گیا - جو روشنی کے یکایک غائب ہونے سے اور بھی زیادہ کثیف معلوم ہوتا تھا اس اندھیرے میں خوف نے پھر ویرا کے دل پر یورش کی مگر وہ اپنے آپ کو سمجھانے لگی "ویرا آج یہ تجھ کو کیا ہوتا جا رہا ہے؟ حوصلہ کر چار آدمی تیرے مددگار نچلے کمرہ میں بیٹھے ہیں - اس بند کمرہ میں کون داخل ہو سکتا ہے؟ کوئی بھی نہیں! محض تیرا وہم ہے...!"

لیکن اس بدبو کا کیا کیا جائے۔ جو بے اختیار کمرہ کی سمت سے آکر اس کے حواس کو مغلوب کرنے لگی تھی ... نہیں۔ واقعی کوئی ہستی نامعلوم کمرہ کے اندر موجود تھی۔ اس نے ایک دبی ہوئی آہٹ بھی سنی۔ ...

اس کے بعد دفعتاً جب وہ کمرہ کے وسط میں کھڑی سوچ رہی تھی کہ کیا کرے؟ پھر نچلے کمرہ میں جائے یا کسی کو آواز دے۔ ایک ٹھنڈی چپچپی سی چیز ... کسی گیلے ہاتھ سے مشابہ جس سے بجری بو آتی تھی بڑی آہستگی سے اس کی گردن کو چھو گئی۔ ویرا کے منہ سے تیز چیخ نکلی۔ ایک بار۔ دو بار۔ کئی بار نکلی۔ ایسی دردناک چیخیں جو انتہائی دہشت کی مظہر تھیں۔ جلسے آدمی نچلے کمرہ میں جمع تھے تاپانہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے گھبراہٹ میں ایک کرسی الٹ کر گر پڑی دروازہ پُر شور آواز سے کھلا اور بند ہوا سب آدمی آگے پیچھے دوڑتے ہوئے آئے مگر اس طرح جو آوازیں پیدا ہوئیں وہ ویرا کے کانوں تک بالکل نہ پہنچیں کیونکہ وہ اتنے ہی میں فرط خوف سے بے ہوش ہو گئی تھی کچھ دھندلی سی یاد اتنی اسے باقی رہی کہ کئی آدمی روشنی ہاتھوں میں لئے گھبرائے ہوئے کمرہ کے اندر پھر رہے تھے اور کوئی کہہ رہا تھا "آخر ہوا کیا؟ ... میرے خدا یہ کیا چیز ہے ... !"

اس کے بعد ویرا کے حواس یکسر جواب دے گئے

باب - ۴

پانی اور شراب

نہ جانے کتنی دیر کے بعد اس کو ایسا معلوم ہوا کوئی اس کے اوپر جھکا ہوا

بغور دیکھتا اور کہتا تھا "ذرا دیکھئے تو سہی بیچاری کی کیا حالت ہو گئی ہے"

اس نے پھر آنکھیں کھولیں سارے آدمی جلتی شمعوں کی روشنی میں اس کے آس پاس کھڑے تھے مگر ان سے بلند و بالا اس نے دیکھا بہت سی سمندری گھاس لمبے لمبے ریشوں کی صورت میں چھت سے لٹک رہی تھی اب اس کو معلوم ہوا کہ اندھیرے میں اسی کے ہلنے کی آواز اس نے سنی تھی۔ اسی کے گردن کو چھو جانے سے اس نے ایسا معلوم کیا تھا گویا ایک بھیگا ہوا ٹھنڈا ہاتھ اس کی گردن کو لگا۔ ان خیالات کے زیر اثر وہ مجنونانہ تیز آواز کے ساتھ ہنسنے لگی اور بولی "اف میرے خدا کتنی غلط فہمی ہوئی۔ اس بحری گھاس نے سخت دھوکا دیا اسی کی تیز بو نے گونا گوں خیالات ذہن میں پیدا کیے..."

مگر اس کے بعد ضعف جسمانی پھر اس پر غالب ہوئی ایسا معلوم ہونے لگا کہ بیماری اور نقاہت کی تیز لہریں بحر متلاطم کی موجوں کی طرح اسے اپنی گرفت میں لے رہی ہیں پھر کسی نے اس کے سر کو سہارا دیا۔ اور ایسا معلوم ہوا کوئی گلاس میں ڈالی ہوئی پینے کی چیز اس کے منہ کو لگاتا ہے۔ اس کو برانڈی کی تیز بو آئی۔ پہلے وہ اس خیال سے شکر گزار ہوئی کہ لوگوں نے اس کی حالت دیکھ کر اس کو برانڈی پلانے کی ضرورت محسوس کی لیکن اس کے بعد دفعتاً وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی۔ برانڈی کا ایک گھونٹ پینے سے پہلے ہی اس کو یہ دہشت ہوئی کہ وہ سم آلود نہ ہو! جان کی حفاظت کے خیال نے پرجوش ردعمل پیدا کیا۔ اور اس نے ایک کمزور ہاتھ اٹھا کر گلاس کو پرے دھکیلتے ہوئے کہا "یہ کیا ہے؟... تم کہاں سے اس کو لائے ہو؟... نہ... میں اس کو نہ پیوں گی!"

بلیر جو گلاس ہاتھ میں لیے اس کے اوپر جھکا ہوا کھڑا تھا جواب دینے سے پہلے ایک لحظہ عالم حیرت میں ڈوبا ہوا چپ رہا پھر بولا "کیا کہتی ہو مس کلے تھان

بھیا تمہارے لئے نیچے سے برانڈی لایا ہوں"

"مگر میں نہ پیونگی!" ویرا نے پرزور لہجہ میں جواب دیا۔

ایک منٹ کے لئے خاموشی چھاگئی اس کے بعد لومبرڈ نے زور کا قہقہہ مار کر تعریفی لہجہ میں کہا "ویرا اس دوراندیشی کی داد دیتا ہوں۔ اتنی گہری پریشانی میں بھی تم نے بدحواس ہونا نہیں سیکھا۔ خیر و میں ایک نئی بوتل نکال کر لاتا ہوں۔ جس کو تمہاری نظروں کے سامنے کھولا جائے گا" اور اتنا کہہ کر تیز چلتا کمرہ سے رخصت ہوگیا

لیکن ویرا اب بھی غیر یقینی حالت میں تھی دفعتاً وہ آرم سٹرانگ کے بازو کا سہارا لے کر اٹھی اور کہنے لگی "اب میں ہر طرح اچھی ہوں۔ میں تھوڑا سا پانی پیوں گی اور بس"

وہ ڈاکٹر کے سہارے سے آہستہ آہستہ اس مقام تک گئی جہاں نل کے پانی کی ٹونٹی لگی تھی اسے کھول کر اس نے اپنے ہاتھ سے گلاس پر کیا

بلور کے دل میں سخت غصہ تھا کہنے لگا "اس برانڈی کو کیا سانپ سونگھ گیا تھا میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ وہ بالکل بے ضرر ہے۔"

"آپ کو کیسے یقین ہوا؟" آرم سٹرانگ نے پوچھا

بلور قہرآلود نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا پھر بولا "اگر آپ کے لفظوں کا یہ مطلب ہے کہ میں نے اس میں کوئی آمیزش کی تھی تو یقین کیجئے ایسا ہرگز نہیں ہوا"

"سنو بھائی جوش میں آنے کی بات نہیں" آرم سٹرانگ نے نرمی سے سمجھایا "جتنے واقعات اس منحوس جزیرہ میں اب تک پیش آئے ہیں فہم وخرد سے بالاتر ہیں آپ نے بیشک شراب میں آمیزش نہ کی ہوگی مگر کون کہہ سکتا ہے کسی اور نے پہلے سے کردی ہو"

عین اس وقت لومبرڈ تیز چلتا کمرہ میں واپس آیا برانڈی کی ایک بند نئی

بوتل اور اسے کھولنے کا پیچ دونو چیزیں اس کے پاس تھیں سربمہر بوتل ویرا کو دکھاتے ہوئے کہنے لگا "لو ذرا اسے دیکھ لو بالکل نئی اور سربند بوتل ہے اس میں تو کسی نے کوئی چیز نہ ملائی ہوگی۔ پھر وہ پترہ جو کاگ کے اوپر چڑھا تھا اتار کے پیچ کی مدد سے کاگ کھولا۔ اور اس کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "کم از کم ہمیں ایک بات کے لئے یو۔ این۔ اوون کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ اس نے سامان خورد ونوش کی اتنی بہتات گھر میں رکھی ہے کہ کسی کو وحشت پیدا نہیں ہوسکتی۔"

شراب کو دیکھ کر ویرا پھر ایک مرتبہ کانپے بغیر نہ رہ سکی آخر آرم سٹرانگ نے ایک صاف گلاس اپنے ہاتھ میں لیا فلپ لومبرڈ نے ویرا کی نظروں کے سامنے اس میں برانڈی ڈالی۔ پھر اس کو پیش کرتے ہوئے کہا "مس کلے تھارن آپ بے خوف ہوکر اس کو پی سکتی ہیں چونکہ آپ کے دل کو بھاری صدمہ پہنچا ہے اس لئے سادہ پانی سے کچھ نہ بنے گا اس کو بے کھٹکے پی لیجیے"

ویرا نے رکتے رکتے دو چار گھونٹ پیے مگر اسی سے اس کے ستے ہوئے بے رنگ چہرہ پر نئی رونق آگئی...

فلپ لومبرڈ ہنستے ہوئے بولا "موذی نے ہلاکت کی ترکیب تو خوب سوچی تھی لیکن کارگر نہ ہوئی۔"

ویرا سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ کر دبی آواز سے کہنے لگی "تو کیا سچ مچ آپ کا خیال ہے...؟"

"بالکل" لومبرڈ نے سر ہلا کر جواب دیا "قاتل کا خیال تھا کہ تم دہشت زدہ ہوکے مرجاؤ گی اور میں کہہ سکتا ہوں تمہاری جگہ کوئی کم حوصلہ عورت ہوتی تو نہ بچتی... کیوں ڈاکٹر صاحب آپ کی کیا رائے ہے؟"

مگر آرم سٹرانگ کوئی یقینی جواب نہ دے سکا مشکوک لہجہ میں بولا "آپ

سے کہ سوال کا ٹھیک جواب دینا غیر ممکن ہے۔ بیشک مس کلے متھارن کی جوانی ہے دل بھی کمزور نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ..."

اس نے برانڈی کا وہ گلاس اٹھایا جو سب سے پہلے بلور نے پیش کیا تھا اس میں انگلی ڈبو کر ذرا سا چکھا مگر چہرہ کے انداز میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی مشکوک لہجہ میں بولا "والله تو ٹھیک معلوم ہوتا ہے..."

جاسوس بلور کے لئے اب ضبط کرنا غیر ممکن ہو گیا تھا۔ غصہ میں بھرا ہوا آگے بڑھا اور مٹھیاں کستے ہوئے کہنے لگا "اگر تمہارے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں نے کوئی آمیزش اس میں کی تھی تو سمجھ جاؤ میں تمہاری گردن مروڑ دینے سے دریغ نہ کروں گا۔"

باب ۵

آخری انصاف

حالات ناخوشگوار ہونے لگی تھی۔ جوش میں آئے ہوئے دو آدمی نہ معلوم کس ذرا سی بات پہ الجھ پڑتے اگر عین اس موقعہ پہ ویرا نے جواب پوری طرح ہوشمند اور صحت یاب ہو چکی تھی اس خطرہ کو محسوس کر کے حاضرین کی توجہ ایک اور معاملہ کی طرف نہ پھیر دی ہوتی

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی "جج وارگریو ابھی ابھی اس جگہ کھڑے تھے ... کہاں چلے گئے وہ؟"

تینوں آدمی حیرت سے ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگے لومبرڈ بولا "کتنی عجیب بات ہے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں وہ ہمارے ساتھ رہا

اس جگہ تک آئے تھے"۔

"یہی میرا اپنا خیال ہے" بلور نے تائید کی "مگر کیوں ڈاکٹر صاحب آپ ہم سب کے پیچھے تھے۔ آپ نے کبھی انہیں دیکھا تھا؟"

"مجھے ان کے پیچھے پیچھے آنے کی آواز سنائی دی تھی۔ مگر جج صاحب بڈھے آدمی ہیں، شاید کہیں تھک کر بیٹھ گئے ہوں"

تاہم لویبرڈ کا ان باتوں سے اطمینان نہ ہوا کہنے لگا "بات کچھ بھی کیوں نہیں ہمیں ضرور ان کو تلاش کرنا چاہیے"

اشارہ پاتے ہی بلور سب سے آگے باقی آدمی اس کے پیچھے اور ویرا سب سے آخر میں اس ترتیب سے یہ لوگ سیڑھیوں سے نیچے اترے

لیکن ہر شخص کا دل نہ جانے کیوں زور سے دھک دھک کر رہا تھا کسی آنے والے خطرہ کا مبہم اور غیر واضح سایہ انہیں گھر کی فضا کو مکدر کرتا دکھائی دینے لگا تھا پھر بھی ہر شخص اپنے جی کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا چنانچہ جب آرم سٹرانگ نے رستہ میں کہا "ممکن ہے مسٹر وارگریو ہمارے سامنے نہ آتے ہوں اور وہیں نچلے کمرہ میں بیٹھے رہے ہوں"۔ تو ہر شخص نے یقین کر لیا حالانکہ سچ پوچھئے تو تینوں نے وارگریو کو دیوانے کمرہ میں گھسے دیکھا تھا۔

خیر انہوں نے ہال کمرہ سے گذر کر آوازیں دینی شروع کیں "مسٹر وارگریو!... جج صاحب! کہاں ہیں آپ؟"

مگر کوئی جواب نہ ملا۔ موت کی سی خاموشی مکان کے ہر حصہ میں چھائی ہوئی تھی جس کو بس پانی کی بوندوں کے بند کھڑکیوں سے ٹکرانے کی آوازیں ہی قطع کرتی سنائی دیتی تھیں آخر جب وہ کمرہ نشست کے دروازہ کے پاس پہنچے آرم سٹرانگ اس طرح یکایک رکا اور ذرا سا پیچھے ہٹا گویا بجلی کی تار چھو جانے سے اس کے بدن کو زور کا جھٹکا لگا ہے

اس کے ساتھی بھی قریب نہ پہنچ سکے۔ اس کے شانوں کے اوپر سے دیکھنے لگے کتنا عجیب اور ہیبت ناک وہ منظر تھا جو ان کے دیکھنے میں آیا۔ کمرہ کے سرے پر ایک اونچی پیٹھ والی کرسی کے اوپر جیسی مسند عدالت کا کام دیتی ہے مسٹر جسٹس دار گریوسی میں بیٹھے تھے سامنے ایک چھوٹی میز پر دونو طرف دو موم بتیاں جل رہی تھیں عجیب تر بات جو دیکھنے میں آئی یہ تھی کہ ان کے گلے میں ججوں کی عام پوشاک کی بجائے کوئی سرخ کپڑا پڑا تھا اور سر پر اس طرح کی اونی ٹوپی تھی جسے عرف عام میں وگ کہتے ہیں اور جسے جج لوگ آداب عدالت کے مطابق سر پر رکھ لیا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے اشارہ سے باقی آدمیوں کو وہیں ٹھہرنے کے لئے کہا اور خود حیرت کی تصویر بنا اس منظر پراسرار کو گھورتی نظروں سے دیکھتا کسی بدمست شرابی کی مانند لڑکھڑا کر چلتا آگے بڑھا بالکل قریب پہنچ کر اس نے جج صاحب کے منہ کو بڑے غور سے دیکھا پھر ان کی اونی ٹوپی اتار کر زمین پر پھینک دی اس وقت کیا دیکھتا ہے گنجا گنجا سر کے وسط میں ایک گول سرخ داغ ہے جس سے کوئی سرخ گاڑھی چیز بڑی آہستگی کے ساتھ بہتی دکھائی دیتی ہے ڈاکٹر آرم سٹرانگ نے جج کا بازو پکڑ کر دیکھا پھر نبض محسوس کرنے کی کوشش کی اس کے بعد پُر وحشت لہجہ میں کہنے لگا "یہ تو چل بسا! نہ جانے اب کہاں اجلاس منعقد کر رہا ہوگا اور اس کے بعد ذرا رک کر "موت گولی کے زخم سے واقع ہوئی ہے"

"لیکن گولی... کس چیز کی؟" بلور نے حیرت آمیز لہجہ میں پوچھا "پستول تو گم ہے"۔

"خدا جانے کیا ہوا۔ مگر اس میں شک نہیں کہ گولی سر میں لگی"

ویرا نے جھک کر وہی اونی وگ اٹھائی اور اسے دیکھ کر دہشت آمیز لہجہ میں کہنے لگی "ارے! یہ تو وہ اون ہے جس سے مس برنٹ اپنی چیزیں بنا

کرتی تھی ایک روز کہتی تھی میری کھوا دن گم ہوگئی ہے"

"اور یہ سرخ کپڑا۔ جو گلے میں پڑا ہے۔ وہی سرخ پردہ معلوم ہوتا ہے جو غسلخانے کے باہر لٹکا کرتا تھا" لوبرڈ نے کہا

"مطلب یہ کہ قاتل نے پستول۔ یہ پردہ۔ اور مس ہرنٹ کی اون صرف اس لئے چرائی کہ اس طرح کی بھیانک نقل مکمل کر کے دکھائی جائے"

یکایک فلپ لوبرڈ دیوانوں کی طرح زور زور سے قہقہہ مار کر ہنسنے لگا پھر اس نے نظم کا یہ شعر پڑھا:۔

پانچ چھوٹے حبشی قانون پڑھنے لگے
ایک چانسری (عدالت عالیہ) میں جا پہنچا۔ باقی رہ گئے چار

اس کے بعد اس نے کہا "یہ گویا انجام ہے خونی جج وارگریو کا۔ اب وہ آئندہ کالی ٹوپی اوڑھ کر ملزموں کو مسخرانہ موت کا حکم نہ سنا سکے گا۔ قاتل نے اس کے آخری دنیاوی اجلاس میں اس کی زندگی کا ہی خاتمہ کر دیا میرے خدا اگر بدنصیب سٹین کی روح کہیں سے یہ حالت دیکھ رہی ہو تو اس خون آشام جج کے عبرتناک انجام پر کس طرح زور زور سے ہنسے...." اور اس نے پھر ہنسنا شروع کر دیا ہا! ہا! ہا! ہو! ہو! ہو!

مگر اس وقت اس کی ہنسی سب کو دل خراش محسوس ہوئی یکایک ویرا بولی

"آج صبح تم اسی کے برخلاف شک کر رہے تھے۔ اب بتاؤ....؟"

فلپ لوبرڈ کا جوش رفتہ رفتہ ٹھنڈا پڑنے لگا تھا بولا "صریحاً مجھ کو غلط فہمی ہوئی تھی جج وارگریو کے اپنے لفظوں میں ہم میں سے ایک آدمی اور آج بعد از وقت ناکردہ گناہ ثابت ہوا"

باب ۶

چار سہمی ہوئی صورتیں

اس سے پہلے جتنے مہمان مرے تھے ان سب کی لاشیں ان کے کمروں میں ان کے سونے کے بستر پر رکھ دی گئی تھیں یہی عمل جج وارگریو کی لاش کے متعلق ہوا یعنی وہ لوگ اس کو اٹھا کر اس کی خوابگاہ میں لے گئے اور اس کے بستر پر ڈال دیا۔

مگر اس کے بعد ...؟

بس یہی سب سے مشکل اور پیچیدہ سوال تھا کہ وہ لوگ آئندہ کے متعلق کیا طریق عمل اختیار کریں؟ اس کام سے فارغ ہو کر وہ ہال کمرہ میں جمع ہو گئے اور چھپی نظروں سے ایک دوسرے کے منہ کو دیکھنے لگے آخر کار بلور نے ایک لمبا اور گہرا سانس لیا اور کہنے لگا "بتائیے اب کیا کریں ...؟"

اس کے جواب میں لومبرڈ نے اس طرح کی خوشدلی کے لہجہ میں جو سراسر مصنوعی تھی جواب دیا "پہلے کھانے کی فکر کرنی چاہئے زندوں کے لئے کھانے بغیر زندہ رہنا محال ہے"

سارے آدمی باورچی خانہ میں چلے گئے وہیں بند گوشت کا ایک ڈبہ کھولا اور کھڑے کھڑے چند نوالے زہر مار کئے مگر حالت یہ تھی کہ کسی کو ذائقہ تک کا احساس نہ تھا۔ اتنا بھی تو معلوم نہ تھا کہ وہ کچھ کھا یا نگل رہے ہیں ...

یہی ہو چکا تو پھر وہی سوال کہ اب کیا کریں؟ چاروں آدمی باورچی خانہ کے گرد بیٹھ کر سوچنے لگے آخر بلور بولا "اب صرف چار آدمی باقی رہ ہے

ہیں خدا معلوم آئندہ کس کی باری آئے گی"

آرم سٹرانگ نے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھا پھر کہنے لگا "جہاں تک ممکن ہو ہم سب کو محتاط رہنا چاہئے کیونکہ..."

وہ آگے کچھ نہ کہہ سکا

بلور نے استفہامی نظروں سے دیکھا پھر کہا "کم وبیش اسی طرح کے جملے اگر لو نے بھی کہے تھے... لیکن اب وہ کہاں ہے؟ یہ تو کوئی ایسا طلسمی کارخانہ ہے کہ ساری احتیاطیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں - کچھ بھی سنائی نہیں پڑتا۔"

"حیرت تو اس بات کی ہے کہ اتنا کچھ کس طریقہ پر ہُوا؟" آرم سٹرانگ نے کہا۔

لومبرڈ تجھنا کر کہنے لگا "میں تو اسے قاتل کی عیاری اور ہماری اپنی کج فہمی کا نتیجہ قرار دیتا ہوں۔ اس نے یہاں تو جیسے ایسا انتظام سوچا کہ ہم سب دوڑے دوڑے مس کلے تھارن کے کمرہ میں گئے کسی کو کسی معاملہ کی [illegible] نہ رہی اس سے قاتل کو کامیابی کا موقعہ مل گیا"

"لیکن اندھیر تو یہ ہے کہ کسی نے گولی چلنے تک کی آواز نہیں سنی" بلور نے کہا

"اور کوئی سنتا بھی کیسے؟" لومبرڈ نے جواب دیا "ایک طرف مس کلے تھارن چیخ چلا رہی تھی دوسری جانب آندھی اور طوفان کا شور تھا تیسری بات یہ کہ ہم سب بد حواس ہو کر مارے مارے پھر رہے تھے قاتل نے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ خیر اب ہم ایسی کمزوریوں کے مرتکب نہ ہوں گے"

"تب وہ کوئی اور طریقہ سوچے گا" بلور نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا گئی پھر آرم سٹرانگ بولا "غضب خدا کا۔ ہم چار آدمی باقی ہیں اور اتنا نہیں جانتے کہ ان میں قاتل کون ہے"

"میں جانتا ہوں" بلور نے جلدی سے کہا اور اسی طرح ویرا۔ آرم سٹرانگ اور فلپ لومبرڈ نے اپنی اپنی باری پر اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے لیکن یقینی طور پر کوئی کسی پر الزام لگانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا

آخر کار ویرا اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور بولی "میرا تو بدن ٹوٹ رہا ہے اب میں آرام کرنا چاہتی ہوں"

اس پر لومبرڈ کہنے لگا "بیشک یہاں بیٹھے رہنے سے کیا حاصل؟ چلئے چل کے آرام کریں" اسی طرح بلور نے بھی کہا "مجھے کوئی اعتراض نہیں" اور آخر میں ڈاکٹر بولا کہ "پیش آمدہ حالات میں یہی بہتر طریقہ ہے گو اتنا میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ نیند کسی کو نہ آئے گی"

غرض وہ چاروں اپنے اپنے کمرہ میں جا کر لیٹ رہنے کے خیال سے اوپر کی منزل کی طرف چلے رستہ میں صرف ایک بار بلور نے اتنا کہا "خدا جانے اب وہ پستول کہاں ہوگا ..."

تینوں مرد چوتھی عورت اپنے اپنے کمروں کے دروازوں کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے پھر قریباً ایک ہی وقت میں وہ سب کمروں کے اندر گئے دروازے پرشور آواز سے بند کئے۔ چٹخنیاں لگا دیں اور کوئی بھاری چیز میز کرسی وغیرہ احتیاط مزید کے طور پر بند دروازہ کے اندر رکھ دی تاکہ کوئی سوتے میں کھول کر اندر نہ آ جائے ... چار سہمے ہوئے آدمی رات بھر کے لئے اپنے اپنے ڈربوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔

اور اب سنئے۔ ان میں سے ہر ایک پر تنہائی میں کیا بیتی ...؟

باب - ۷

رات کی بات

سب سے پہلے فلپ لومبرڈ۔

کمرہ کا دروازہ بند اور مقفل کرنے کے بعد اس نے اطمینان کا گہرا سانس لیا پھر سنگھار کی میز کے پاس جا کر شمع کی جھلملاتی روشنی میں اپنے چہرہ کو غور کے ساتھ دیکھا اور بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "بیٹا لومبرڈ تو نے اس دنیا میں سبھی پاپڑ بیلے صدہا مشکلات سے عہدہ برا ہوا۔ بڑی بڑی الجھنوں میں پھنسا اور بچ کر نکلا لیکن اس منحوس جزیرہ کے واقعات نے تیرے بھی حواس پراگندہ کر دیے۔ مگر حوصلہ رکھ امید ہے کوئی نہ کوئی طریقہ یہاں سے بھی جان بچا کر نکل جانے کا پیدا ہو رہے گا..."

خیال کے آتے ہی اس کے بھیڑیئے کے سے لمبے دانت مسکراہٹ کی حالت میں نمودار ہو گئے خیر اس نے جلد جلد کپڑے اتارے پھر بستر پر لیٹنے سے پہلے کلائی سے گھڑی نکال کر سنگھار میز پر رکھی دفعتاً کسی خاص ارادہ کے بغیر اس نے میز کا خانہ کھولا، دیکھا اس وقت کیا دیکھتا ہے...

اس کا کھویا ہوا پستول جوں کا توں اپنے مقام پر پڑا ہے!

اب چلیے ویرا کلے تھارن کے کمرہ میں

بستر پر لیٹنے سے پہلے اس نے شمع جلتی ہی چھوڑ دی تھی وہ جانتی تھی کہ ایک موم بتی رات بھر جلتی نہیں رہ سکتی لیکن اس پر بھی اسے گل کرنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ وہ اندھیرے سے ڈرتی تھی اتنی حوصلہ مند عورت ہو کر آج وہ بچوں کی طرح اندھیرے سے خوف کھانے لگی تھی!

بار بار اپنے آپ سے کہتی "ویرا یہ آج تجھ کو کیا ہوتا جا رہا ہے؟ شاید اس صدمہ کا اثر جو تیرے دل کو پہنچا تھا اب تک زائل نہیں ہوا ورنہ تو ہر طرح محنت در اور توانا ہے کل کی رات جس طرح گذری تھی اسی طرح یہ بھی گذر جائے گی دروازہ بند اور مقفل ہے کوئی اسے توڑ کر اندر نہیں آ سکتا..."

لیکن پھر خیال آیا کہ رات تو جوں توں کر کے نکل جائے گی دن کیسے گذرے گا؟ یہ تو صریحاً غیر ممکن تھا کہ وہ مسلسل دروازہ بند کر کے کمرہ کے اندر بیٹھی رہے۔ ممکن ہے ساحل سے مدد آنے میں ایک دن دو دن یا کچھ زیادہ عرصہ لگے۔ پھر کیا اتنی دیر اس کو یہیں قید ہو کر بیٹھے رہنا چاہئیے؟ نہیں... یہ صریحاً غیر ممکن تھا! دوسروں کی صحبت میں وقت گذر جاتا ہے لیکن تنہائی اور اپنے خیالات کی ہمراہی میں اتنی کوفت اور پریشانی ہوتی ہے کہ آدمی چند گھنٹے بھی اکیلا نہیں رہ سکتا ابھی سے اس کے خیالات ساحل کارتوال کی طرف جانے لگے تھے ہیوگو کی طرف... بد نصیب ہیرل کی طرف ... اور اس کی مرگ بے ہنگام کی طرف...

اس نے جی کڑا کر کے ان خیالات کو دل سے نکال دینا چاہا لیکن وہ ہر لحظہ اس کے ساتھ تھے ایک طرف سے دھیان ہٹاتی تو وہ اُسی معاملہ کے دوسرے پہلو پر جا لگتا۔ ہیرل کی موت کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تو ہیوگو کی یاد آ موجود ہوئی سوچنے لگی: وہ کیوں مجھ کو چھوڑ کر چلا گیا؟ کیا اس کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ ہیرل کی موت میری غفلت یا قصدی عدم توجہی کا نتیجہ تھی؟ کیا یہ شبہ اس کے دل میں جاگزیں تھا کہ میں نے اس کے لئے رستہ صاف کرنے کی غرض سے جان بوجھ کر بچہ کی ہلاکت کے سامان پیدا کئے؟ افسوس افسوس۔ اس بیوفا سے ایسی امید ہرگز نہ تھی۔ ظالم نے اس چٹھی کا جواب بھی نہ بھیجا۔ جو اس کی خاموشی سے تنگ آ کر میں نے لکھی تھی..."

اس نے بے تابانہ کروٹیں بدلنی شروع کیں۔ وہ ہیوگو کا خیال دل سے نکال
پھینکنا چاہتی تھی ... وہ کہیں ہوا سے اس سے کیا؟ لازم ہے۔ وہ اس کو بھول جائے
لیکن پھر یاد آیا کہ آج سر شام جب وہ اس کمرہ میں آئی تو کیوں اس کے دل میں یہ خیال
پیدا ہوا تھا کہ ہیوگو اندر موجود ہے۔ اس نے شمع کی روشنی میں چھت کی طرف دیکھا جس
کے وسط میں ایک موٹا سا مضبوط سیاہ رنگ کا ہک لگا تھا۔ لیکن پہلے تو اس نے
کبھی اس کو لگا ہوا نہ دیکھا تھا۔ شاید اس لیے کہ اس پر دھیان ہی نہ گیا تھا وہ سمندر کا
گھاس جس کی بدبو اس نے محسوس کی تھی اور جس نے گردن کو چھونے سے ایسا معلوم
ہوا تھا کسی نے سرد چپچپا ہاتھ اس کو لگایا ہے وہ اس ہک سے لٹکی ہوئی تھی۔ کاش
وہ اس کو اکھڑوا سکتی وہ اسے ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ وہ صبح ضرور اس کا ذکر
کرے گی ...

ایک اور کمرہ میں جاسوس بلور لیٹنے سے پہلے پلنگ پر بیٹھا گہرے خیالات
میں غرق تھا۔ اس کی چھوٹی تیز آنکھیں سرخ اور چمکیلی تھیں چہرہ کے آثار اس جنگجو
سے ملتے جلتے تھے جو دشمن پر حملہ کرنے کو تلا ہو ...

اُسے نیند کی رغبت بالکل نہ تھی۔ بیٹھا یہی سوچتا تھا کہ دس میں سے چھ
آدمی رخصت ہو گئے اب چار کا حشر کیا ہو گا؟ حیرت تو اس بات کی تھی کہ بڈھا جج
جو اتنا ہمہ دان اور محتاط تھا وقت آنے پر وہ بھی اپنی حفاظت نہ کر سکا۔ کہتا تھا ہم
سب کو محتاط رہنا چاہیے واہ اچھی احتیاط کی اس نے۔ لیکن سچ پوچھیے تو اسے
اپنی کرنی کا پھل ملا۔ اتنے بے گناہوں کو پھانسی دلوانے کا ذریعہ بننے کے بعد اس کا
اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہی بہتر تھا۔ لیکن سوال تھا اب اس کے بعد کس کی باری
آئے گی؟ لڑکی ویرا۔ لومبرڈ۔ آرمسٹرانگ اور خود وہ۔ یہ چار آدمی باقی تھے لیکن

تو اگر کچھ ہو بلور اس کا مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ وہ اپنی باری نہ آنے دے گا۔۔۔

رفتہ رفتہ اس کے خیالات اس گمشدہ پستول کی طرف گئے۔ کون اس کو چرا کر لے گیا؟ اور اگر بڈھے وار گریو کی موت اسی پستول کی گولی سے واقع ہوئی ہے تو اس کے معنی صریحاً یہ تھے کہ وہ ضرور کسی ایسے آدمی کے قبضہ میں ہے جو انتہائی تلاش و تحقیق کے باوجود اس کو چھپا کر رکھنا جانتا ہے۔ بڑی دیر تک پیشانی پر بل ڈالے وہ بستر پر بیٹھا اس پستول کے معمے پر غور کرتا رہا مگر اس کی ساری جاسوسی دھری کی دھری رہ گئی اور اس سوال کا کوئی حل ذہن میں نہ آ سکا۔ نچلی منزل پر کلاک نے ایک ایک کر کے بارہ بجائے۔ آدھی رات ہو گئی۔ کیا صبح تک بیدار ہی رہنا پڑے گا؟

"نہیں" اس نے دل کو ڈھارس دیتے ہوئے کہا "خطرہ بند دروازوں کے اندر نہیں آ سکتا" وہ جوں کا توں کپڑوں میں ملبوس بستر پر لیٹ گیا ان کو اتارنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔

مگر لیٹنے کے باوجود نیند کسے آتی ہے؟ جس طرح خفیہ پولیس کے عرصہ ملازمت میں وہ ہر سوال کا ایک ایک پہلو سامنے رکھ کر اس کو بغور جانچا کرتا تھا اسی طرح اب بھی کیا لیکن کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہ پہنچ سکا۔ اس اثنا میں موم بتی تین چوتھائی سے زیادہ جل چکی تھی یہ سوچ کر کہ ضرورت پیش آنے پر پھر اس کو جلا لوں گا اس نے دیا سلائی کا بکس پاس رکھ لیا اور موم بتی کو پھونک مار کر بجھا دیا

اندھیرے میں آدمی کے اعصاب کشیدہ کو احساس راحت ہونے لگتا ہے لیکن آج خلاف معمول اس کو تاریکی میں اور بھی زیادہ اضطراب لاحق ہونا شروع ہوا عجیب و غریب شکلیں ہوا میں اڑتی دکھائی دیتی تھیں ان میں جج وار گریو کا چہرہ بھی نظر آیا جس کے سر پر بڑے تام اونی وگ رکھی تھی اس نے مسز روجرز کا چہرہ دیکھا ٹھنڈا سپید اور ڈراونا تک۔ اینتھنی مارسٹن کا بھی دیکھا جو حبس دم کی وجہ

سے آثار تشنج لئے ہوئے اور سرخ تھا پھر ایک اور چہرہ اس کو نظر آیا رنگت زرد چھوٹی زرد مونچھیں آنکھوں پر چشمہ لگا ہوا... لیکن اس چہرہ کا ساکنان جزیرہ سے کوئی تعلق نہ تھا وہ ایک بہت پرانی بات تھی جس کی یاد مدت گذری ذہن سے اتر چکی تھی لیکن نہ جانے آج کیوں وہ پھر سے تازہ ہوگئی..

ایک بھاری صدمہ کے ساتھ اس کو یاد آیا کہ یہ چہرہ اس ناکردہ گناہ لنڈور کا تھا جسے پرانی رقابتوں کے سلسلہ میں اس نے حلف دروغی کر کے سزا دلائی تھی ٹھیک وہی صورت تھی وہی چہرے کا انداز مگر اب اس کی آنکھوں میں گہری ملامت کے آثار پائے جاتے تھے پھر وہ خیالات کی رواس بدنصیب سکڑی سمٹی عورت کی طرف گئی جو اس غریب کی بیوی تھی اور مقدمہ کی سماعت کے دوران میں اکثر کمرہ عدالت میں پریشان حال و پریشان خاطر بیٹھی نظر آتی تھی ایک چودہ سال کی مسکین صورت لڑکی بھی بسا اوقات اپنی ماں کے ہمراہ باپ کا حال دیکھنے آجاتی تھی آج پہلی مرتبہ اس کو سوچ پیدا ہوئی کہ نہ جانے لنڈور کی سزایابی اور جیل میں اس کی بلیشانہ وقت موت کے بعد ان غریبوں پر کیا بیتی اور ان کا کیا انجام ہوا...؟

خیالات کا یہ جانکاہ سلسلہ نامتناہی تھا کسی طرح اس یاد کو دل سے بھلانے کے لئے اس نے پھر اپنے خیالات کی رو پستول کی طرف پھیری کیونکہ فی الحال سب سے زیادہ پراہمیت سوال یہی تھا کہ وہ پستول کس کے پاس ہے اگر مکینوں میں سے کسی ایک کے پاس چھپا ہوا رکھا ہے تو اس کی طرف سے خوف کا امکان زیادہ ہے لیکن وہ ہے کون؟... اور اس کا پتہ کیونکہ لگایا جاتا ہے...؟

باب - ۸

پُر اسرار آوازیں

نچلی منزل پر گھڑی نے ایک بجایا اور رات کے سناٹے میں اس پُرشور آہنی آواز نے دفعتاً دلیور کا سلسلہ خیالات منقطع کر دیا اس کے ساتھ ہی ایک ہلکی سی آہٹ اس کو سنائی دی... بہت ہلکی۔ اور معلوم ہوا وہ اس کے کمرہ کے دروازہ کے باہر کسی مقام سے آئی ہے۔

وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گیا نصف شب کے وقت کون تھا جو مکان میں اس طرح دبے پاؤں پھر رہا تھا!... ٹھنڈے پسینہ کے قطرے بے اختیار اس کی پیشانی پر نکل آئے یقیناً وہ کوئی خطرناک دشمن ہوگا ورنہ اس کے سامنے کی بات تھی کہ سب آدمی بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے اپنے کمروں میں داخل ہو کر ان کو اندر سے بند اور مقفل کر چکے تھے پھر یہ کون تھا جو کسی موذی درندہ کی طرح اندھیرے میں آہستگی اور احتیاط کے ساتھ ادھر اُدھر پھر رہا تھا...؟

ہر چند دلیور کا بھاری بھر کم وجود تھا تو بھی اس موقعہ پر وہ بالکل بے آواز بستر سے اٹھا اور دو قدم چل کر بند دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا تاکہ اچھی طرح آواز سن سکے

لیکن آواز پھر نہ آئی اس کے باوجود دلیور کو یقین کامل ہو چکا تھا کہ پیشتر جو آہٹ اس نے سنی محض فرضی یا خیالی نہ تھی وہ کسی غلط فہمی کا نتیجہ بھی نہ ہو سکتی تھی پھر...؟

عین اس وقت ویسی ہی آواز پھر اس کو بند دروازہ سے بالکل

قریب سنائی دی حوصلہ مند اور دلیر ہونے کے باوجود بلور کے رونگٹے کھڑے ہوگئے زندگی میں پہلی مرتبہ اس نے معلوم کیا کہ خوف کس چیز کو کہتے ہیں!

یقیناً کوئی آدمی آدھی رات کے اندھیرے میں پراسرار طریقہ پر مٹر گشت کرتا پھر رہا تھا جو اب وہ کیا کرے؟ اس نے کچھ دیر اور انتظار کیا لیکن آواز پھر نہ آئی۔ اب وہ کھڑا سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھول کر باہر نکلے اور دیکھے کون ہے یا اسی حالت میں محفوظ رہ کر واقعات کا انتظار کرے؟ دروازہ کھولنے کی صورت میں صدہا خطرات کا سامنا ممکن تھا کیونکہ دشمن کی نیت یہی ہو کہ وہ لیبی بلور اس کے پاؤں کی آہٹ سن کر دروازہ کھول دے اور باہر نکلے

اسی ادھیڑ بن میں کھڑا دیر تک سوچتا رہا کہ اسے کیا کرنا چاہیے رات کے سنائے میں کتنی طرح کی پراسرار آوازیں سرسراہٹ۔ دبی ہوئی گفتگو اور چوبی سامان کے چرچرانے سے مشابہ بار ہا اس کے کانوں میں آئیں۔۔۔ فرضی آوازیں جو خوف و خطر کی حالت میں آدمی کو جوش میں آئے ہوئے دماغ کی بدولت اکثر سنائی دیتی ہیں۔۔۔

لیکن اس کے بعد دفعتاً پھر ایک آواز کانوں میں آئی جو اتنی واضح اور صاف تھی کہ اس کو بہرحال فرضی تصور نہ کیا جا سکتا تھا پہلے ایسا معلوم ہوا کوئی دبے پاؤں چلتا کمرہ کے دروازہ کے آس پاس منڈلاتا پھرتا ہے پہلے وہ ایک طرف گیا پھر ادھر سے پلٹا اور اس کے بعد بلور کو دیکھے بغیر ایسا معلوم ہوا کہ بند دروازہ کی دوسری جانب کھڑا وہ بھی اسی طرح کان لگائے سنتا ہے جیسے بلور اپنے مقام پر کھڑا سنتا تھا

اب اس کے لئے نچلا بیٹھنا ناممکن ہوگیا آخر اس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ خطرناک ملزموں کا پیچھا کرتے ہوئے گذارا تھا پھر کیا اس نازک وقت میں اسے اپنے فرض سے غافل ہونا زیب دیتا۔ نہیں خواہ کچھ ہو پتہ لگانا چاہیے

یہ اجنبی کون ہے اور کیا کرتا پھرتا ہے؟

اتنے میں پیروں کی آواز پھر اس کے دروازہ سے ہٹ کر سیڑھیوں کی طرف جاتی معلوم ہوئی بلور نے آن واحد میں فیصلہ کر کے دیا سلائی کی ڈبیہ جیب میں ڈال لی پھر کچھ سوچکر بجلی کے ٹیبل لمپ کا مضبوط پلگ جس میں کافی لمبی تار لگی تھی اور جو سرہانے کی میز پر رکھا تھا اس کو بھی اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ ضرورت پیش آنے پر نہتا ہونے سے اس چیز کی موجودگی بہرحال بہتر ہوگی۔ ...... اس کی مدد سے دشمن پر وار تو کر سکے گا...

یہ سب کر کے اس نے بے آواز طریقہ پر وہ کرسی جو بند دروازہ کے ساتھ لگا کر رکھی تھی پرے ہٹائی اور بے آواز طریقہ پر ہی دروازہ کی چٹخنیاں کھول دیں پھر اس کو ذرا سا وا کر کے برآمدہ میں نظر ڈالی دور و نزدیک کوئی نظر نہ آتا تھا۔ البتہ ایک مدھم سی آہٹ نچلی منزل کے ہال کمرہ سے آتی سنائی دیتی تھی۔ پا برہنہ صرف جرابیں پہنے بلور دوڑا دوڑا اس مقام کے پاس گیا جہاں سے زینہ شروع ہوتا تھا اور اب کمرہ سے باہر نکلنے کے بعد یہ بھی اس نے معلوم کیا کہ یہ ساری مدھم آوازیں کیوں اتنی صاف اس کو سنائی دی تھیں بات یہ تھی کہ طوفان تھم گیا اور ہوا بالکل بند تھی بے رونق اور مٹیالے آسمان پر زرد رنگ کا سہما ہوا چاند صرف اتنی روشنی پیدا کر رہا تھا جتنی کسی بھیانک کھنڈر کے گوشہ میں رکھے ہوئے چراغ کی ہو سکتی ہے۔

اس پھیکی چاندنی کے اجالے میں بلور کو ایک جھلک کسی آدمی کے صدر دروازہ کی راہ سے باہر نکلتے کی بھی دکھائی دی پہلے اس کے جی میں آئی کہ اس آدمی کے پیچھے پیچھے جائے لیکن پھر کچھ سوچکر رک گیا۔ خیال جو اس کے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ ممکن ہے جو کچھ اس وقت تک دشمن کی طرف سے ہوتا رہا ہے ایک چال ہو ہم میں سے کسی کو اپنے تعاقب میں لگانے اور مکان کی حد سے باہر نکال کر لے جانے کی۔

اچھا ہوا میں وقت پر رک گیا۔ ورنہ اس کے پیچھے جانا نا عاقبت اندیشی کی انتہا ہوتا۔۔!

اس کے ساتھ ہی ایک بالکل نیا خیال اس کے ذہن میں اور پیدا ہوا۔۔۔ کتنا احمق تھا وہ دشمن کہ جس نے معاملہ کے اس پہلو پر غور کرنے کی حاجت نہ سمجھی اور اس طریقہ پر اپنے آپ کو الٹ بلور کی گرفت میں دے دیا۔

نیا خیال یہ تھا کہ دشمن چونکہ ہم چار شخصوں میں سے ایک ہے اس لئے لازمی طور پر اس کا کمرہ اس وقت خالی ہوگا اور ایک ایک کر کے باقی تین کمروں کے دروازے کھٹکھٹا کر اور اندر سے جواب پا کر یہ معلوم کرنا ذرا بھی دشوار نہیں ہو سکتا کہ کون کون اپنے کمرہ خواب میں موجود ہے اور کون نہیں۔ جو اپنے کمرہ میں نہ ہو یقینی طور پر وہ قاتل ہے!

باب ۹

کس کا کمرہ خالی تھا؟

اس نتیجہ پر پہنچ کر بلور پھر پیچھے ہٹا اور برآمدہ سے گذر کر سب سے پہلے اس کمرہ کے دروازہ پر گیا جس میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ کی سکونت تھی اس نے ایک بار۔۔۔ دو بار دستک دی لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ملا پھر بھی از روئے احتیاط اس نے ایک منٹ انتظار کیا لیکن جب معلوم ہوا کہ کمرہ کے اندر گہری خاموشی چھائی ہے اور کسی کے حرکت کرنے تک کی آواز سنائی نہیں دیتی تو وہ فلپ لومبرڈ کے کمرہ کی طرف گیا مگر اس جگہ دستک دیتے ہی فوراً کسی نے پوچھا "کون ہے؟"

"میں ہوں بلور۔۔۔ میرے خیال میں آرم سٹرانگ اس وقت اپنے کمرہ میں نہیں ہے لیکن ایک منٹ ٹھہریئے میں تیسرا کمرہ بھی دیکھ لوں پھر واپس آتا ہوں"

ویرا کلے تھارن کا کمرہ برآمدہ کے سرے پر واقع تھا اس نے وہاں جاکر دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی "مس کلے تھارن ... مس کلے تھارن ...!"

ویرا چونک کر بولی "کون ہے؟ ... کیوں کیا ہوا؟"

"مس کلے تھارن میں بلور ہوں اور عنقریب واپس آکر سب حال آپ سے کہتا ہوں۔ ایک منٹ انتظار کیجئے۔"

ادھر سے فارغ ہو کر وہ پھر لومبرڈ کے کمرہ کی طرف گیا اور دروازہ کھلوایا لومبرڈ شب خوابی پہنے جلتی ہوئی شمع کی طشتری ہاتھ میں لئے باہر نکلا مگر بلور نے دیکھا اس نے اپنا دایاں ہاتھ پتلون کی جیب پر رکھا ہوا تھا آتے ہی تیز لہجہ میں بولا "کیوں کیا ہوا؟ اور یہ آدھی رات کا ہنگامہ کیا معنی رکھتا ہے؟"

بلور نے جلد جلد مختصر حالات بیان کئے لومبرڈ کی آنکھوں میں تیز چمک پیدا ہو گئی دبے ہوئے جوش کے لہجہ میں کہنے لگا "کیا آرم سٹرانگ؟ ... ٹھیک! بہت ٹھیک! غالباً وہی اصل مودی ہے تاہم ٹھہرو میں بھی اپنا اطمینان کر لوں۔"

اتنا کہہ کر وہ باہر نکلا اور بلور کو ساتھ لئے آرم سٹرانگ کے دروازہ کی طرف گیا اس نے دو تین بار زور کی دستک دی اور ڈاکٹر کو نام لے لے کر بلایا بھی۔ مگر کوئی جواب نہ تھا۔

اطمینان مزید کے طور پر اس نے جھک کر کنجی کے سوراخ کی راہ سے اندر دیکھا لیکن اندھیرے میں کوئی خاص بات معلوم نہ کر سکا پھر اپنی چھوٹی انگلی قفل کے سوراخ میں ڈالی اور اس کے بعد کہنے لگا "کنجی دروازہ کے اندر بھی نہیں ہے۔"

"جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ دروازہ کو باہر سے بند کر کے کنجی اپنے ساتھ لے گیا" بلور نے جواب دیا

لومبرڈ نے سر کے اشارہ سے تائید کی پھر جوشیلے لہجہ میں بولا "خیر وہ

ہم سے بچ کر کہاں جا سکتا ہے ہم عنقریب اس کو ... مگر ایک سکنڈ ٹھہرو"

وہ بات کو بیچ ہی میں چھوڑ کر دوڑا دوڑا ویرا کے کمرہ کی طرف گیا اور اس کو آواز دی جب ویرا اندر سے بولی تو کہنے لگا "سنو آرم سٹرانگ اپنے کمرہ میں نہیں ہے اور ہم دونو میں اور ریلور اسے ڈھونڈنے جاتے ہیں مگر ایک بات کا خیال رکھنا یعنی ہماری واپسی تک دروازہ کسی حال میں نہ کھولنا سمجھ گئیں کیا؟"

"خوب اچھی طرح"

"لیکن دیکھو پھر سمجھاتا ہوں بالفرض ہماری غیر حاضری میں آرم سٹرانگ آ کر دروازہ کھٹکھٹائے اور کہے کہ لومبرڈ مارا گیا یا بلور ہلاک ہو گیا تو بالکل پروا نہ کرنا۔ نہ دروازہ کھولنا۔ پھر تاکید کرتا ہوں کہ دروازہ اسی صورت میں کھولنا اگر میں اور بلور دونو آ کر ایسا کرنے کے لئے کہیں کسی ایک کی آواز پر ہرگز ہرگز یقین نہ کرنا سمجھیں کیا؟"

"نہایت اچھی طرح" ویرا نے حوصلہ مند لہجہ میں اندر ہی سے جواب دیا "اور آپ لوگ مجھے اتنا سادہ لوح یا بیوقوف بھی نہ سمجھیں"

"بس ٹھیک ہے" لومبرڈ نے کہا اور واپس اس مقام کے پاس جا کر جہاں بلور کھڑا انتظار کر رہا تھا کہنے لگا "اب آؤ اس کا پیچھا کریں آج ہم شکار کو بچ کر نکل جانے کا موقعہ ہرگز ہرگز نہ دیں گے!"

بلور اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولا "ہم جاتے تو بے شک ہیں مگر اتنا سوچ لو کہ پستول اسی کے پاس ہے اور ہم نہتے ہیں"

فلپ لومبرڈ سیڑھیوں پہ آگے آگے اتر رہا تھا ہنستے ہوئے بولا "یہ تمہاری بھول ہے ..."

اتنے میں وہ صدر دروازہ تک پہنچ چکا تھا اسے کھولتے ہوئے کہنے لگا

غالباً وہ اسی لیے اس کو بند کر کے نہیں گیا کہ واپسی پر اندر آنے میں سہولت ہو"

پھر جب بلور بھی دروازہ سے باہر نکل آیا تو لومبرڈ اپنی پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اور پستول کو آدھا نکال کر کہنے لگا "تم پستول کی بات کہتے تھے دیکھو وہ میرے پاس ہے۔ یہ مجھ کو آج رات سوتے وقت میز کے اسی خانہ میں پڑا ہوا مل گیا جس سے غائب ہوا تھا۔"

بلور دروازہ کی بیرونی سیڑھیوں سے اترنے لگا تھا مگر الفاظ سنتے ہی پتھر کی مورت کی طرح وہیں کا وہیں جم کر رہ گیا اس کے چہرہ کے آثار میں عظیم تبدیلی پیدا ہو گئی۔ فلپ لومبرڈ نے یہ کیفیت دیکھی تو مطلب سمجھ کر بولا "بلور احمق نہ ہو۔ اطمینان رکھو میں تم پر فائر نہ کروں گا۔ اگر اتنے ہی ڈرپوک ہو تو جاؤ اپنے کمرہ میں دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤ میں اکیلا آرم سٹرانگ کو ڈھونڈنے جاتا ہوں"

اور اتنا کہہ کر تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کو چلنے لگا بلور نے ایک لحظہ تامل کیا پھر وہ بھی اپنے منہ میں کچھ کچھ بڑبڑاتا اس کے پیچھے ہو لیا خیال جواب اس کے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ کیا اس نے پیشتر پولیس کی کارگذاری کے دوران میں پستولوں سے مسلح مجرموں کا پیچھا نہ کیا تھا؟ پھر اب تامل کیوں ہو...؟

بلور میں دوسرے اوصاف کی کمی ہو تو شاید ہو ہمت اور حوصلہ کی نہ تھی۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ہر طرح کے خطرناک حالات میں سینہ تان کے مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتا تھا۔ کھلے میدان کا خطرہ اس کے لیے کوئی وقعت نہ رکھتا تھا دہشت اگر کسی چیز سے ہوتی تھی تو غیر واضح مبہم اور مافوق الفطرت خطرات سے مگر ہو سو ہو وہ لومبرڈ کے ساتھ ہو لیا...

باب - ۱۰

پُراسرار گمشدگی

اپنے کمرہ میں ویرا کپڑے پہن کے تیار ہو کر بیٹھ گئی اور واقعات کا انتظار کرنے لگی...

ایک دو مرتبہ اس نے کمرہ کے بند دروازہ کی طرف دیکھا وہ کافی مضبوط اور ٹھوس لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اندر کی طرف سے مقفل۔ اوپر نیچے چٹخنیاں لگی ہوئی اور وزندار شاہ بلوط کی لکڑی کی ایک بھاری کرسی اس کے آگے رکھی ہوئی تھی۔ غرض مجموعی طور پر اس دروازہ کو دیکھ کر گمان نہ ہو سکتا تھا کہ کوئی اس کو زور سے مقفل کیا اس پر ضربات لگا کے کھول یا توڑ سکتا ہے۔ کم از کم یہ کام ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے کرنے کا نہیں تھا۔ کیونکہ اس کی جسمانی حالت کچھ ایسی ویسی ہی تھی پس اگر وہی قاتل تھا تو یقینی طور پر وہ طاقت اور قوت سے نہیں بلکہ عیاری اور چالاکی سے کام لے کر ہی مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

بیٹھے بیٹھے اس نے سوچنا شروع کیا وہ کیا کیا ترکیبیں ہیں جو ایسے آدمی کی طرف سے دروازہ کھلوانے کے لئے برتی جا سکتی ہیں پہلی ترکیب تو وہی تھی جس کا ذکر فلپ لومبرڈ نے کیا تھا یعنی ممکن تھا وہ کسی وقت آکر دروازہ کھٹکھٹائے اور کہہ دے کر لومبرڈ یا بلور یا وہ دونوں ہلاک ہو گئے یا اس قسم کا بہانہ کر کے کہ خود وہ یعنی ڈاکٹر آرم سٹرانگ کو کاری زخم لگا ہے اور ہمدردی حاصل کرنے کے خیال سے دروازہ کے باہر درد سے کراہنا شروع کر دے۔

مگر اس کے علاوہ کچھ صورتیں اور بھی ممکن سمجھی جا سکتی تھیں مثلاً وہ واپس آکر کہہ دے کہ گھر میں آگ لگی ہے یا خود ہی مکان کو آگ لگا دے!... اُف ظالم

خدایا یہ کتنا بھیانک امکان تھا کیا تعجب وہ اس کے یعنی ویرا کے درپے آزار ہوں۔ صورت میں پہلے اس نے بہانہ کر کے اس کے دو ساتھیوں کو گھر سے باہر نکال لیا اور اب اس کے لیے مکان کے گرد پٹرول چھڑک کر اس میں آگ لگا دینا کیا دشوار تھا؟ ایسی صورت میں بند دروازے ویرا کے لیے کس کارآمد ہو سکتے تھے؟ وہ بڑی ناعاقبت اندیش ہوگی کہ اطمینان کے ساتھ چپ چاپ بیٹھی رہے اور اپنے آپ کو دشمن کے رحم پر چھوڑ دے

خیال کے پیدا ہوتے ہی کچھ ایسی دہشت اس پر سوار ہوئی کہ وہ جو ایک منٹ پہلے سکون و اطمینان کی حالت میں پلنگ کے سرے پر بیٹھی تھی اب دفعتاً گھبرا کر اٹھی اور کھڑکی کھول کر دیکھنے لگی۔ فرش زمین سے اس کی اونچائی بیشک کافی تھی تو بھی نیچے کی زمین چونکہ پولی تھی اور اس پر لمبی گھاس اگی ہوئی تھی اس لیے موقعہ پیش آنے پر اس کی راہ سے کود کر نکل جانا غیر ممکن نہ ہو سکتا تھا۔

وہ پھر جا کر بستر پر بیٹھ گئی اور شمع کی روشنی میں وقت گذارنے کے لیے ڈائری لکھنے لگی لیکن یکایک اس کا ہاتھ چلتے چلتے رک گیا۔ ایک ہلکی سی آواز اس کو سنائی دی جیسے شیشہ ٹوٹنے کی۔ یہ آواز صریحاً نچلی منزل سے آئی تھی وہ ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگی لیکن آواز پھر نہ آئی اس کے باوجود کچھ اور مبہم آوازیں کسی کے دبے پاؤں چلنے۔ لکڑی کی سیڑھیوں کے چرچرانے اور کپڑوں کی سرسراہٹ سے ملتی جلتی اس کو سنائی دیں لیکن چونکہ کوئی ایک آواز بھی پوری طرح واضح اور صاف نہ تھی اس لیے جیسا بلور نے پیشتر کیا تھا اس نے بھی یہ نتیجہ نکالا کہ آوازیں حقیقی نہیں محض اس کے جوش تخیل کا نتیجہ ہیں۔

مگر اس کے بعد جلد ہی چند ایسی آوازیں بھی اس کے کانوں میں آئیں جو یقیناً فرضی یا خیالی نہ ہو سکتی تھیں۔ نچلی منزل پر بعض شخصوں کے ادھر ادھر چلنے اور دبی آواز میں باتیں کرنے کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا کوئی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر آیا دروازے کھولے اور بند کیے گئے پھر سب سے چوٹی کی منزل پر جو ایک کمرہ راجبز اور اس کی بیوی

تے ہوئے تجسس تھا اور جس میں فی الحال مسٹر راجن کی لاش پڑی تھی کہ ابھی اس میں داخل

ہوا اور ادھر ادھر چلنے پھرنے لگا...

لیکن انجام کار ان سب آوازوں کا خاتمہ باہر کے برآمدہ میں کسی کے تیزی سے قدم اٹھانے کی آہٹ پر ہو گیا پھر لومبرڈ کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا "ویرا کیا ہر طرح اچھی ہو؟"

"ہاں لیکن یہ بتاؤ تمہاری تلاش کا نتیجہ کیا نکلا؟"

اس پر بلور کی آواز کانوں میں آئی جو کہہ رہا تھا "دروازہ کھولو۔ اندر آ کر سب حال بتائیں گے"۔

ویرا اٹھ کر دروازہ کی طرف گئی۔ پہلے کرسی ہٹائی پھر کنجی لگائی اس کے بعد چٹخنیاں کھولیں اور انجام کار دروازہ کھول دیا۔ دونو آدمی باہر کھڑے ہانپ رہے تھے اور ان کے پاؤں اور پتلونوں کے زیریں حصے پانی سے بھیگے ہوئے نظر آتے تھے۔

انہیں چپ دیکھ کر وہ پھر کہنے لگی "آخر ہوا کیا؟ ڈاکٹر آرم سٹرانگ کا کوئی پتہ مل سکا یا نہیں؟"

"بالکل نہیں" لومبرڈ نے جواب دیا "ایسا معلوم ہوتا ہے وہ اس جزیرہ کی سرزمین سے ہی ناپید ہو گیا"۔

"کیا کہتے ہو...؟"

"بالکل سچ کہتا ہوں۔ ہم نے ایک ایک کونہ تلاش کیا۔ لیکن اس کا نشان تک نہیں ملتا"۔

اتنے میں بلور اپنے ساتھی کی تائید کرتے ہوئے بولا "بس یوں سمجھ لو جادو کی ایک گولی تھی جو ہوا میں غائب ہو گئی"۔

لیکن ویرا کا ایسی باتوں سے اطمینان نہ ہو سکتا تھا کہنے لگی "تم جادو اور آسیب

کا ذکر رہنے دو۔ میں ان چیزوں کی قائل نہیں ہوں ضرور وہ کسی جگہ چھپا بیٹھا ہے۔۔

"لیکن میں پھر کہتا ہوں ہم نے جزیرہ کی چپہ چپہ زمین چھان ڈالی" بلور نے اصرار کرتے ہوئے کہا "اگر کف دست پر کوئی مقام پناہ ممکن ہے تو اس جزیرہ پر بھی ہوگا ورنہ کونسی جگہ ہے۔ جس میں ہم نے اس کو نہیں ڈھونڈ لیا۔۔۔ بیکار! بالکل بیکار!"

"اس صورت میں ضرور وہ تم لوگوں سے پہلے مکان پر واپس آگیا ہوگا" ویرا نے جواب دیا۔

"یہی خیال ہمارے اپنے دلوں میں پیدا ہوا تھا" بلور نے اس پر کہا "چنانچہ باہر کی دیکھ بھال کرنے کے بعد ہم نے واپس آکر دوبارہ مکان کی تلاشی لی لیکن وہ اس جگہ بھی نہیں ہے۔ سچ کہتا ہوں وہ صفحہ موجودات سے بالکل ہی غائب ہوگیا"

"مگر میں نہیں مان سکتی" ویرا نے پر اصرار لہجہ میں کہا

"میں خود بھی مسٹر بلور کی تائید کرتا ہوں" لومبرڈ نے اپنی طرف سے کہا اور پھر تھوڑے سے توقف کے بعد "ایک بات اور بھی قابل ذکر ہے یعنی ہم نے واپس آکر دیکھا کہ کھانا کھانے کے کمرہ کی ایک کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا ہوا! اور میز پر رکھے ہوئے چینیوں کی صرف تین مورتیں باقی رہی ہیں!"

باب ۱۵

زبوں حالی

باورچی خانہ کی میز کے گرد تین آدمی صبح کا ناشتہ کرنے بیٹھے۔۔۔ دس میں سے تین جو باقی رہے تھے۔

آج دھوپ نکلی ہوئی اور مطلع صاف تھا۔ افق مشرق سے شاہ خاور کے طلوع کے ساتھ ہی گویا حالات تبدیل ہو گئے تھے کل کا طوفان ایک گذرا ہوا بھیانک خواب تھا اور موسم کی خوشگواری سے جزیرہ کے بدنصیب قیدیوں کے دلوں میں بھی نئے نئے حوصلے اور نئی نئی امنگیں پیدا ہونی شروع ہو گئی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا ایک دہشتناک خواب دیکھنے کے بعد ابھی ابھی ان کی آنکھ کھلی ہے۔ خطرہ کا سامنا بیشک اب بھی تھا لیکن دن کی تیز روشنی میں ہر طرح کے خوف آدھے رہ جایا کرتے ہیں وہ دہشت عظیم جو طوفانی موسم میں ہوا کی چیخ چنگھاڑ اور نہ تھمنے والی موسلادھار بارش میں ان کے دلوں کو لاحق تھی اب بڑی حد تک معدوم ہونے لگی تھی

دفعتاً لومبرڈ بولا "جی میں آتی ہے آج اس جزیرہ کے کسی اونچے مقام پر کھڑے ہو کر آئینہ کی چمک ساحل پر ڈالنے کی کوشش کروں امید ہے کوئی نہ کوئی آدمی اشارہ دیکھ کر سمجھ لے گا کہ ساکنان جزیرہ کی طرف سے امداد طلب کی جاتی ہے اس سے بھی کچھ حاصل نہ ہو سکا تو پھر رات کو الاؤ جلا دیں گے مشکل صرف ایک نظر آتی ہے اتنی خشک لکڑیاں موجود نہیں جن سے کافی بلند شعلے پیدا کئے جا سکیں"۔

اس پر ویرا کہنے لگی "تم رات کا ذکر جانے دو دن میں جو کوشش ممکن ہے کرنی چاہئے ایسا بھی کیا اندھیر ہے کہ خشکی پہ رہنے والوں میں سے کوئی ہمارے اشارہ کو نہ سمجھے گا میں تو اب یہی چاہتی ہوں رات ہونے سے پہلے پہلے اس ہولناک جزیرہ کی حد سے باہر نکل جائیں"۔

"خواہش تو ہم میں سے ہر ایک کی یہی ہے" لومبرڈ نے تسلیم کیا "لیکن سطح بحر کو بھی دیکھو۔ ہر چند طوفان تھم گیا لیکن پانی اب بھی اتنا ہی متلاطم ہے ایسے میں کوئی کشتی کیونکر جزیرہ تک آ سکتی ہے؟"

"تو پھر کیا ہمیں اسی منحوس مقام پر ایک رات اور بسر کرنی پڑے گی؟" ویرا

نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"مجبوری ہے.. بلکہ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹوں کی بات سمجھو اگر کسی نہ کسی طرح یہ وقت نکل جائے تو پھر کوئی خطرہ باقی نہ رہے گا"

بلور چپ چاپ بیٹھا سوچ رہا تھا اب یکایک گلا صاف کر کے کہنے لگا "آپ لوگ اور اور باتوں میں اصل حقیقت نظر انداز کر رہے ہیں اصلی حل طلب سوال یہ ہے کہ آرم سٹرانگ کدھر غائب ہو گیا؟"

"اس کے متعلق ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس جزیرہ کی حد میں کہیں نہیں" لومبرڈ نے جواب دیا اور جب اس کے ساتھ ہی اس بات کو مد نظر رکھا جائے کہ چھوٹی میز پر رکھی ہوئی چینی کی مورتوں میں صرف تین باقی رہی ہیں تو اس کے معنی یہی سمجھے جا سکتے ہیں کہ آرم سٹرانگ بھی چل بسا!"

"بالفرض ایسا ہو تو پھر اس کی لاش کہاں غائب ہو گئی؟" ویرا نے پوچھا

"بے شک یہی سوال حل طلب باقی ہے" بلور نے تائید کی۔

"مگر اس کا جواب کون دے؟" لومبرڈ نے مایوسانہ سر ہلا کر کہا "ایک ٹھوس حقیقت ہماری نظروں کے سامنے ہے جس سے انکار ممکن نہیں"

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس کی لاش سمندر میں پھینک دی گئی ہو؟" بلور نے مشکوک لہجہ میں پوچھا

لومبرڈ گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا پھر بولا "آپ نے بات تو کہہ دی مگر اس کے وسیع امکانات کو نہ سوچا سوال کے اندر سوال پیدا ہوتا ہے کہ لاش کو سمندر میں پھینکنے والا کون تھا؟ کیا ہم میں سے کوئی؟ جائے غور ہے کہ تم نے اسے صدر دروازہ کی راہ سے باہر نکلتے دیکھا واپس آ گئے تو میں اپنے کمرہ میں بند تھا: پیچھے ہم اس کو تلاش کرنے گئے۔ اس صورت میں بتاؤ مجھے اس کو

ہلاک کرکے اس کی لاش کو سمندر میں پھینکنے کا وقت کیسے ملا؟

"سچ ہے" بلور نے تسلیم کیا "تاہم ایک بات اور بھی قابل ذکر ہے"

"وہ کیا؟"

"یہ کہ پستول تمہارے پاس ہے وہ پہلے بھی تمہارے پاس ہی تھا اور اب بھی تمہارے ہی قبضہ میں ہے اس لئے کون مان سکتا ہے کہ وہ اس درمیان میں کسی موقعہ پر تمہارے پاس نہیں بھی تھا"۔

"بلور میرے دوست عقل کی بات کرو۔ کیا ہم میں سے ہر ایک کی جامہ تلاشی اور خانہ تلاشی عمل میں نہ لائی گئی تھی؟"

"پھر اس سے کیا؟ بالفرض تم نے کسی مقام پر اس کو چھپا کر رکھ دیا اور بعد ازاں وہیں سے دوبارہ نکال لیا تو اس سے تلاشی کے عمل پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟"

"لیکن میرے نادان دوست میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ پہلے یہ پستول میری میز کے خانہ سے گم ہوا پھر کسی نے دوبارہ وہیں لاکر رکھ دیا۔ سچ کہتا ہوں اس کو دوبارہ دیکھ کر خود مجھ کو سخت حیرت ہوئی"

"بس یہ کہانیاں رہنے دو وہ کسی اور کو مطمئن کرسکیں تو کردیں۔ میرے دل کو نہیں کرسکتیں" بلور نے خشک لہجہ میں جواب دیا "میں پوچھتا ہوں اگر آرمسٹرانگ یا کسی مرد نامعلوم نے پستول کو ایک بار چرایا تھا تو پھر اسے کیا مصیبت پڑی تھی کہ دوبارہ اس کو تمہاری میز کے خانہ میں رکھنے جاتا؟"

"بات بیشک عجیب ہے" لومبرڈ نے پریشانی کے لہجہ میں کہا "اور میں خود اب تک اس معمے کو حل کرنے سے قاصر رہا ہوں"

"تو جس صورت میں اس کہانی سے تمہارا اپنا اطمینان نہیں ہوتا۔ کسی اور کا کیا ہوگا؟ آئندہ اس طرح کا موقعہ پیش آئے تو تمہیں کوئی بہتر عذر تلاش

کرنا چاہیئے"

"لیکن کیا میرے بیان کی یہ کمزوری بجائے خود اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے؟"

"معاف کرو میں اس سوال کو کسی اور پہلو سے دیکھتا ہوں"۔

"یہ تمہاری ہٹ دھرمی ہے"

"سنو مسٹر لومبرڈ" بلور نے متین لہجہ میں کہنا شروع کیا "اگر تم سچ مچ اتنے ہی دیانتدار ہو جتنا تم اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہو ..."

"مگر میں نے کب دیانتدار ہونے کا دعوے کیا میں تو ایک درجہ اوسط کا گنہگار انسان ہوں"۔

بلور نے ہاتھ کے اشارہ سے روکا پھر کہا "یہ لفظی بحث لاحاصل ہے میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اگر تم جو کچھ کہتے ہو صحیح ہے اور تمہاری نیت واقعی نیک ہے تو پھر میرے کہنے کے مطابق عمل کرو جب تک تم اس پستول کو ساتھ لئے پھرو گے میری اور مس کلے تھارن کی جانیں تمہارے رحم پر ہوں گی مساوی حیثیت پیدا کرنے کی یہی ایک صورت ہے کہ جہاں کچھ چیزیں پیشتر بند کر کے رکھی گئی تھیں وہیں اس پستول کو بھی رکھ دیا جائے اور سابق کی مانند ایک ایک کنجی ہم دونو کے پاس رہے نہ تم کوئی چیز نکال سکو نہ میرے لئے ایسا کرنا ممکن ہو ... کیوں ہے یا نہیں؟"

فلپ لومبرڈ اپنی کرسی کی پیٹھ پر جھک گیا۔ اس نے سگرٹ نکال کر سلگایا پھر اس کے دو تین لمبے کش لینے کے بعد کہنے لگا "دیکھو بلور۔ ناحق ضد نہ کرو ..."

"تو کیا تم کو انکار ہے؟"

"ہاں انکار ہی سمجھو۔ میں اس پستول کا مالک ہوں اور پیش بینی کی راہ سے اس لئے ساتھ لایا تھا کہ بضرورت پیش آنے پر اپنی حفاظت کر سکوں پھر یہ کس طرح

ممکن ہے کہ عین خطرہ کے وقت میں اسے ہاتھ سے دے دینا قبول کروں؟"

"اس صورت میں مجبوراً ہمیں یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ..."

"کہ میں ہی اصل قاتل ہوں اور میرا ہی نام یو۔ این اودن ہے... چلو اچھا یوں ہی۔ مجھے تمہارے خیالات کی پرواہ نہیں لیکن پھر بھی ایک بات کہتا ہوں اگر میں اس پستول سے تمہاری جان لینے کا قصد کرتا تو کیا کل رات جب تم اکیلے میرے ساتھ تھے میں بآسانی تم کو ہلاک نہ کر سکتا تھا؟"

بلور نے ایک دو بار سر ہلایا اس کے بعد کہا "بیشک میں اس دلیل کی معقولیت تسلیم کرتا ہوں تاہم ممکن ہے تمہارے رکے رہنے میں کوئی وقتی مصلحت پوشیدہ ہو۔"

ویرا نے اسوقت تک اس تلخ اور ناخوشگوار بحث میں کوئی حصہ نہ لیا تھا اب وہ پہلی مرتبہ کرسی پر حرکت کرتے ہوئے بولی "صاحبو یہ آپس کا جھگڑا فضول اور لاحاصل ہے میرے خیال میں تم دونوں کسی بھاری غلط فہمی میں پڑے ہو"

لومبرڈ اور بلور حیرت آمیز نظروں سے اس کے منہ کو تکنے لگے پھر اول الذکر بولا "کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ کمروں کی دیواروں پر جو نظم چھوٹے حبشیوں کے بارہ میں لگی ہے شاید وہ تم کو یاد نہیں رہی کیا اس میں ایک موقعہ پر یہ شعر نہیں آتا:۔

چار چھوٹے حبشی سمندر کی سیر کرنے گئے
ایک کو مچھلی نگل گئی۔ باقی رہ گئے تین

اب یہ تو صاف ظاہر ہے کہ آرم سٹرانگ کو کوئی مچھلی نہیں نگل سکتی تھی ضرور وہ کہیں روپوش ہے اور ہمیں دھوکا دینے کے لئے حبشی کی چوتھی مورت اپنے ساتھ لیتا گیا ہے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ وہ اس جزیرہ کے اندر کسی مقام

پہ چھپا بیٹھا ہے۔"

"لیکن ہم نے چپہ چپہ زمین دیکھ ڈالی کوئی ایک مقام بھی نہیں چھوڑا" لومبرڈ نے
زور دے کر کہا "پھر وہ کہاں چھپ سکتا تھا۔"

"شاید تم بھول گئے" ویرا حقارت آمیز لہجہ میں کہنے لگی "ایسی ہی کیفیت
پستول کے معاملہ میں پیش آئی تھی ہم نے ہر جگہ اُسے ڈھونڈا تھا لیکن کہیں
نہ پا سکے۔ اس کے باوجود وہ آخر کار مل گیا۔"

"سچ کہتی ہو" لومبرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے جواب دیا "لیکن عزیزہ لڑکی
تم نے یہ نہ سوچا کہ آدمی اور پستول میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پستول
ایک چھوٹی سی چیز ہے بہ آسانی چھپا کر رکھی جا سکتی ہے لیکن آدمی کو چھپانا یا خود
اس کے لئے ایک محدود قطعہ زمین کے اندر چھپے رہنا عملی طور پر ناممکن
ہے!"

"کچھ بھی ہو" ویرا نے ضد کر کے کہا "میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ وہ
مرا ہرگز نہیں۔"

"تو پھر اس کے چھپے رہنے میں کیا بھید ہے؟"

"اب اس کا حال میں کیا جانوں" ویرا نے تلخ لہجہ میں جواب دیا "اتنا
تو ہم سب کو معلوم ہے کہ قاتل خواہ آرم سٹرانگ ہے یا کوئی اور۔ نیم دیوانہ
ضرور ہے اس کا نظم کے شعروں کے مطابق دس آدمیوں کو جمع کرنا۔
پھر ان شعروں کی مطابقت سے ایک ایک کی موت عمل میں لانا یہ اگر پاگل پن
نہیں تو اور کیا ہے؟ مارسٹن کا پھنس دم سے مرنا۔ مسز راجرز کا سوتے میں
دم توڑنا۔ اس کے شوہر کا لکڑیاں پھاڑتے ہوئے ہلاک ہونا۔ مس برنٹ
کی موت کے وقت ایک شہد کی مکھی کا بھنبھناتے نظر آنا... سچ کہو یہ اگر

کسی بچہ کا کھیل یا دیوانے کی جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ ...

بلونڈ سوچ میں پڑ گیا پھر کہنے لگا "ایک حد تک مجھے تمہاری رائے سے بے شک اتفاق ہے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اس جزیرہ میں ریچھ کہاں سے آئے گا اور جس کی موت ریچھ کے ہاتھوں لکھی ہے اس کے متعلق کیا انتظام سوچا جائے گا؟"

"اس کا حال خدا کو بہتر معلوم ہے۔ مگر میں تو اتنا جانتی ہوں کہ جو کچھ اب تک ہوا اس میں دیوانگی کی جھلک قائم ہے... کیوں ہے یا نہیں؟"

باب - ۱۲

دوپہر اور اس کے بعد

ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد یہ لوگ ایک اونچے پاوٹہ پر کھڑے ہو گئے اور باری باری ٹیلیسکوپ لے کے اندر سے کافی دیر تک اس ساحل کو بار بار دیکھا لیکن ایسی کوئی بات ظہور میں نہ آئی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ ساکنان ساحل میں سے کسی نے ان کے اشاروں کو دیکھا یا ان کا مطلب سمجھا ہے۔ مطلع صاف ہونے کے باوجود قطعہ آب پر ہلکی غباری دھند پھیلی ہوئی تھی۔ سمندر میں اونچی اونچی موجیں اٹھتی تھیں اور دور دور نزدیک کوئی چھوٹی یا بڑی کشتی دکھائی نہ دیتی تھی۔

پھر ایک بار انہوں نے مل کر سارے جزیرہ کا گشت لگایا لیکن ڈاکٹر صاحب نہ جانے کہاں مطب کرنے جا بیٹھے تھے کیونکہ وہ ان کو کہیں نظر نہ آئے۔

ایک بار ویرا نے اس مکان کی طرف نظر ڈالی جس میں سات پراسرار

اور بیدیاں ہوتیں واقع ہو چکی تھیں اس کے بعد لرزتی ہوئی آواز سے کہنے لگی "اگر تم دو تو میرا کہا مانو تو اس مکان پر واپس جانے کا خیال دل سے نکال دو مجھے تو اب واقعی اس سے ڈر لگتا ہے۔ اس جگہ کھلے میدان میں بیٹھے ہوئے ہم زیادہ محفوظ ہیں۔"

"خیال بے شک اچھا ہے" لومبرڈ نے تائید کی "یہاں وہ کہ ہم چاروں طرف نظر بھی دوڑا سکتے ہیں اور اگر کوئی ادھر آنے لگے تو وقت پہ خبردار ہو جائیں گے۔"

"تو پھر ہم یہیں ٹھہریں گے!" ویرا نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا

"دن تو بے شک گذر جائے گا" بلور نے اس موقعہ پر کہا "لیکن رات کیسے کٹے گی؟ آخر تب ہم کو مکان پر جانا پڑے گا۔"

"اف راحم خدا" ویرا کانپتے ہوئے بولی "نا صاحب مجھ سے تو اب ایک رات اور اس مکان میں ہرگز ہرگز نہ گذاری جا سکے گی۔"

"لیکن تم ناحق خوف کھاتی ہو" فلپ لومبرڈ نے سمجھایا "کمروں میں بند ہونے کے بعد ہمیں کسی طرح کا خطرہ پیش آنا غیر ممکن ہے۔"

"اس جگہ کھلی ہوا اور دھوپ میں میں اپنے آپ کو ایک بالکل ہی نئی دنیا میں پاتی ہوں جہاں قدرت آپ میری نگہبان ہے۔ میرے حوصلے بلند ہیں اور میں سمجھتی ہوں کوئی طاقت مجھ کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ قصہ صرف رات کا باقی رہ جاتا ہے۔"

اس وقت بلور نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا "الو دو بج گئے اب کیا لنچ کھانے نہ چلو گے؟"

ویرا بولی "خواہ کچھ ہو۔ مجھے بھوکا رہنا منظور لیکن مکان پر واپس

نہ جاؤں گی"

"اوہ مس کلیے تھارن - یہ آپ کس طرح کی باتیں کرتی ہیں - آدمی کو اپنی طاقت ہر حال میں بنائے رکھنی چاہیے کھانا کھائے بغیر کیسے کام چلے گا؟"

"لیکن میرا مطلق جی نہیں چاہتا" ویرا ضد کرتے ہوئے کہنے لگی "کھانے کا نام سن کر ہی دل گھبراتا ہے - اس کے علاوہ میں نے سنا ہے لوگ کئی کئی دن فاقہ کرتے ہیں اگر میں ایک دن کیلوں گی تو کون بڑی بات ہے؟"

"چلئے جس طرح آپ کی مرضی - میں تو کھانا کھائے بغیر نہیں رہ سکتا"

بلور نے اس کے جواب میں کہا "کہو مسٹر لومبرڈ آپ کا کیا ارادہ ہے؟"

"میرا ارادہ بھی وہی ہے جو مس کلیے تھارن کا - ڈبوں کا بنا گوشت کھاتے کھاتے اجیرن ہو گئی - آپ جا کر کھائیے میں اس جگہ مس کلیے تھارن کے پاس ٹھیروں گا"

لیکن بلور پھر بھی متامل نظر آتا تھا اس پر ویرا کہنے لگی "آپ میری فکر نہ کریں آپ کے واپس آنے تک مجھے کسی طرح کا حادثہ پیش نہ آئے گا" اور اس کے بعد ہنستے ہوئے "اطمینان رکھیے لومبرڈ آپ کے پیٹھ پھیرتے ہی مجھے گولی نہ مار دے گا"

"وہ تو بیشک درست ہے" بلور نے تسلیم کیا "لیکن ... ہم میں قرار پایا تھا کہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوں گے"

"مگر اس کا کیا علاج کہ آپ اپنی خوشی سے شیر کی ماند میں گھسنا چاہتے ہیں" فلپ لومبرڈ نے جواب دیا "ہاں اگر واقعی آپ کو ڈر لگتا ہے - تو میں ساتھ چلا چلتا ہوں"

"نہ آپ اسی جگہ رہئے" بلور نے جلدی سے کہا

فلپ قہقہہ مار کر ہنسنے لگا پھر بولا "معلوم ہوتا ہے میری دہشت تمہارے دل سے اب تک نہیں نکلی۔ بھائی اتنا تو سوچ لیا ہوتا کہ اگر میری نیت میں فتور ہے تو کیا میں یہیں تم دونوں کو ایک منٹ کے اندر اندر گولی مار کر ہلاک نہیں کر سکتا؟"

"سچ ہے" بلور نے جواب دیا "لیکن ایسا کرنا قائم شدہ طریقہ کے خلاف ہوگا۔ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ ایک ہی آدمی ایک وقت میں ہلاک ہو اور وہ بھی ٹھیک اس طریقہ پر جو نظم میں درج ہے"

"خیر تم جاؤ۔ میں اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہوں؟"

"میرا خیال تھا کہ مکان پر تنہا واپس جانے میں چونکہ خطرہ ہے..."

"اس لئے میں اپنا پستول تم کو مستعار دے دوں؟ ... مگر اس کا جواب سن لو۔ نہیں میں کسی حال میں نہ دوں گا۔ سمجھ گئے کیا؟"

بلور نے مایوسانہ شانوں کو حرکت دی اور اس کے بعد مکان کی طرف چلنے لگا۔

باب - ۱۳

ربیچہ کا خاتمہ

اسمتھ کے چلے جانے پر لومبرڈ بولا "اب اس کا کیا علاج ہو کہ وہ جان بوجھ کر خطرہ میں پڑتا ہے۔ بہتیرا سمجھایا مگر اس نے ایک نہ مانی"

"تو کیا تمہاری رائے میں اسے کسی خطرہ کا سامنا ہو سکتا ہے؟"

"ایک طرح نہیں بھی ہو سکتا" لومبرڈ نے جواب دیا "اس لئے کہ آہم ٹھرنگ مسلح نہیں اور بلور اس سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے پھر ان سب باتوں

کے بھلا وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ آرمسٹرانگ مکان پر ہی واپس گیا ہوگا میرا اپنا دل کہتا ہے کہ وہ اس جگہ نہیں گیا"

"تو پھر خطرہ کس کی طرف سے ہے؟"

"مجھ کو تو خود اس آدمی بلور ہی کی طرف سے خطرہ نظر آتا ہے" فلپ نے دبی آواز میں کہا

"اوہ میرے خدا ... کیا تم سچ مچ تم خیال کرتے ہو کہ ...؟"

"سنو ویرا میں سب حال بیان کرتا ہوں" لومبرڈ نے کہنا شروع کیا "بلور نے جو قصہ واقعات شب کے بارہ میں سنایا وہ غیر معمولی اور ایک حد تک غیر اغلب ہے لیکن وہ صحیح ہو یا غلط اس بیان کی موجودگی میں میری بیگناہی صادق آتا ہے مگر اس کی نہیں یہ محض اس کی اپنی زبانی ہے کہ اس نے کسی کے پیروں کی چاپ سنی - پھر کسی آدمی کو سیڑھیوں کی راہ سے اترتے دیکھا اور وہ انجام کار اس کی نظروں کے سامنے صدر دروازہ سے باہر نکل گیا - میں نہیں کہتا یہ بیان صحیح ہے یا غلط - لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے اس سے دو گھنٹے پہلے ہی آرمسٹرانگ کا خاتمہ کر دیا ہو"

"تاہم کس طرح؟"

لومبرڈ نے شانوں کو حرکت دی پھر کہنے لگا "اس کا جواب افسوس میرے پاس کچھ نہیں لیکن اگر احتیاط کوئی چیز ہے تو ہمیں بلور کی طرف سے ہر گھڑی خبردار رہنا چاہیے - اس کے حالات زندگی نہ تم کو معلوم ہیں اور نہ مجھے ممکن ہے اس کا یہ بیان کہ وہ کسی زمانہ میں سکاٹ لینڈ یارڈ سے تعلق رکھتا تھا محض فرضی ہو پھر حال کوئی نہیں جانتا اصل حقیقت کیا ہے لیکن ممکن ہے یہی آدمی نیم پاگل یا دیوانہ ہو یا اگر اوون کی کوئی حقیقت نہیں تو شاید یہ براڈمور کے پاگل خانہ سے چھپ

کہ یہ جو کچھ ہوا کوئی دیوانہ ہے اس کے علاوہ ایک بات ظاہر ہے یعنی جتنے جرم اس وقت تک ہوئے وہ سب اس کی ذات سے منسوب کیئے جا سکتے ہیں"۔

اس ہولناک بیان کو سن کر ویرا کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگی "تب تو بڑا خطرناک آدمی ہے"۔

"لیکن تمہارے لیئے ڈرنے کی بات نہیں" لومبرڈ نے جواب دیا "میں نے یہ پستول کس دن کے لیئے رکھا ہے؟ اور اس نے اس جیب کو تھپتھپایا جس میں پستول پڑا تھا "بس اب اتنا ہی اور کہنا چاہتا ہوں کہ مجھ پہ بھروسہ رکھو اور اس خیال کو دل سے نکال دو کہ میں تمہیں کوئی گزند پہنچا سکتا ہوں"۔

"خیر یہ تو میں جانتی ہوں کہ آپ ایک بے بس نہتی عورت پر وار کرنے نہ بیٹھیں گے لیکن جو آپ نے بڈ کے متعلق کہا وہ بھی کوئی جی لگتی کہانی نہیں میرا خیال اب تک یہی ہے کہ آرم سٹرانگ ہی اصلی مجرم ہے... یا ہو سکتا ہے کوئی نظر نہ آنے والی ہستی ہو سچ مچ عالم ارواح سے اس جزیرہ میں آ کر سب کچھ کر رہی ہو۔ میں نے ایک بار ایسا ہی ایک قصہ کسی امریکن قصبہ کے متعلق اخبار میں پڑھا تھا..."

"بس بس میں ارواح کا قائل نہیں ہوں" لومبرڈ نے ہاتھ کے اشارہ سے روکتے اور ہنستے ہوئے کہا "جو کچھ اس وقت تک ہوا۔ اس میں کسی زندہ اور باحیات آدمی کا ہاتھ کام کرتا صاف دکھائی دیتا ہے۔ روحوں کا کیا واسطہ؟"

"پھر بھی اس قسم کے خیالات کبھی کبھی میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں"۔

لومبرڈ نے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھا اس کے بعد کہا "مجھ سے پوچھو تو ان خیالات کا تعلق تمہارے اپنے ضمیر سے ہے..." پھر ایک منٹ کی خاموشی کے بعد "سچ کہو ویرا۔ اس لڑکے سیرل کی غرقابی میں تمہارا قصد کہاں تک شامل

تھا؟"

"میرا اس کی موت سے کوئی تعلق نہیں" ویرا نے پرجوش لہجہ میں جواب دیا
"اور تمہیں کیا حق حاصل ہے اس طرح کا جھوٹا الزام مجھ پر لگانے کا؟"
لوہبرڈ پھر قہقہہ مار کر ہنسنے لگا اس کے بعد بولا "نیک لڑکی اس میں جھلانے
اور خفا ہونے کی بات نہیں۔ تم سے پہلے بارہا عورتوں نے مردوں کی خاطر اس
سے بدتر جرم کیے ہیں یہ اور بات ہے کہ تم نے ایسا نہیں کیا۔ اس صورت میں
سوال کو ختم سمجھنا چاہیئے"۔

ویرا تھوڑی دیر گہری سوچ میں پڑ گئی ایک عجیب طرح کا اضمحلال اس پر
طاری ہونے لگا تھا آخر کار نظریں جھکا کر اس نے دبی آواز سے کہا
"سچ پوچھتے ہو تو میں بیشک قصوروار ہوں۔ اس بچہ کی جان ایک مرد ہی نا
کی خاطر ہی ضائع ہوئی تھی"۔

"بس... میں یونہی پوچھ رہا تھا تفصیل میں جانے کی حاجت نہیں" لوہبرڈ
نے سرسری لہجہ میں کہا

دفعتاً ویرا چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی
"یہ کیا آواز تھی!... تم نے سنی؟" اس نے آخر کار گھبرائے ہوئے لہجہ
میں لوہبرڈ سے پوچھا

"سنی تو میں نے بھی ہے" لوہبرڈ نے جواب دیا "لیکن نہیں کہہ سکتا اس
کا مطلب کیا ہے آواز مکان کی سمت سے آئی تھی پہلے ایک ہلکی تیز چیخ اس
کے بعد کسی کے زمین پر گرنے کی آواز... کیا چل کر دیکھیں کیا معاملہ ہے؟"

"نہ بھائی میں تو ہرگز نہ جاؤنگی"

"اچھا تو دو منٹ کے لئے مجھ کو اجازت دو"

"لیکن میں اکیلی بھی نہیں رہ سکتی ... خیر چاہو میں بامر مجبوری ساتھ چلتی ہوں"

دونو مکان کے قریب پہنچے تو باہر کا وسیع چبوترہ جس پر جج دار گریو عموماً بیٹھ کر وقت گذارا کرتا تھا دھوپ میں نہایت پر امن نظر آیا پہلے ان کا ارادہ اس طرف سے ہو کر دروازہ کی طرف جانے کا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر لومبرڈ نے رائے دی "کیوں نہ ہم مکان کے باہر گھومتے ہوئے چلیں؟ اس طرح خطرہ سے محفوظ رہ کر حالات معلوم کر سکیں گے"

وہ آدھا ہی فاصلہ طے کر پائے تھے کہ ایک مقام پر پہنچ کر تصویر حیرت بن کے کھڑے کے کھڑے رہ گئے! مکان کے مشرق میں بلور کی لاش فرش زمین پر اس طرح پڑی دیکھی کہ منہ نیچے - بازو سر کے اوپر کو پھیلے ہوئے اور سر میں گہرا گھاؤ جس سے سرخ رنگ کا خون اب تک بہتا نظر آتا تھا وہیں اس کے قریب سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ریچھ کی شکل کا ایک خول تھا جو ویرا کے کمرہ میں رکھا رہتا تھا اور جس کے اندر ایک ٹائم پیس جڑا کرتی تھی

فلپ نے اوپر نظر اٹھا کے کھڑکی کی سمت میں دیکھا پھر پوچھا "یہ کس کا کمرہ ہے؟"

"میرا" ویرا نے لرزتی ہوئی آواز میں جواب دیا "اور پتھر کا یہ ٹکڑا ریچھ کی شکل کا میرے کمرہ کے آتشدان پر رکھا رہتا تھا"

"بس تو نظم کی ایک اور شرط پوری ہوگئی - بدنصیب بلور ایک ریچھ کے ہاتھوں مارا گیا!"

باب ۱۴

آرم سٹرانگ۔ لیکن کس حال میں!

ایک یا دو زیادہ سے زیادہ تین منٹ کے عرصہ تک وہ تینوں اس طرح چپ چاپ اور بے حرکت کھڑے رہے گویا اس صدمہ عظیم نے جو اس دریافت کی بدولت ان کے دلوں کو پہنچا ان کا رشتہ زیست ہی منقطع کر دیا تھا آنکھیں تاریخی ہوتی لاش کی طرف دیکھتی اور بدن ہلکی تھرتھری کے اثر لئے تھے۔ آخر کار فلپ سب سے پہلے سنبھلا اور ویرا کا شانہ مضبوطی سے دباتے ہوئے کہنے لگا " یہ آخری دریافت میرے پیمانہ انتظار میں آخری بوند کا کام کر گئی اب میں نے یقینی طور پر معلوم کر لیا کہ آرم سٹرانگ گھر کے اندر ہی چھپا بیٹھا ہے اور خواہ کچھ ہو میں ضرور اس کا پتہ لگا دوں گا "!

ویرا دہشت کے عالم میں اس کے بدن کے ساتھ لگ گئی اور کانپتے ہوئے بولی " خدا کے لئے احمق نہ بنو۔ اب اس جزیرہ میں ہم دو ہی آدمی باقی ہیں اور قاتل کسی نہ کسی طریقہ پر ہمیں اپنی گرفت میں لانا چاہتا ہے میرے خیال میں اس نے پہلے سے سوچ رکھا ہے کہ ہم ضرور اس کو ڈھونڈنے جائیں گے اور اس طرح اس کا مقصد پورا ہو جائے گا "۔

فلپ جو مکان کے اندر جانے کے لئے تیار کھڑا تھا ان لفظوں کو سن کر رک گیا اور بولا " کچھ شک نہیں ویرا تمہارا خیال بڑی حد تک صحیح معلوم ہوتا ہے "۔

" اب تو تم میری دوراندیشی کے قائل ہوئے "؟

" سچ ہے تم جیتیں۔ قاتل یقینی طور پر آرم سٹرانگ ہے لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ وہ کہاں چھپ کر بیٹھا رہا۔ ہیں نے بور کے ساتھ مل کر اس جزیرہ کو ڈال ڈال پات پات دیکھا تھا یہ کہ ہم نے اس کے رقبہ محدود میں ایک

کنگھی سی پھیر دی لیکن ...."

"پس میں جو بات کہنا چاہتی ہوں یہ ہے کہ اگر اتنی کوشش کرنے پر تم کل رات اس کو نہ پا سکے تو اب کیونکر پا سکو گے؟ ... کیوں ہے نا جی لگتی بات؟"

"سچ ہے لیکن ...."

"میں کہتی ہوں اس نے پہلے سے کوئی اس طرح کا خفیہ مقام سوچ رکھا ہو گا جس کا حال کسی کو معلوم نہیں میں نے اکثر سنا ہے مکانوں میں کئی ایسے پوشیدہ مقامات ہوتے ہیں ...."

"پرانے مکانوں میں بے شک ہوتے ہیں۔ لیکن یہ تو آج کل کا نو تعمیر شدہ مکان ہے ...."

"لیکن اگر آرم سٹرانگ ہی اس کا مالک ہے تو اس کے لئے کوئی پوشیدہ مقام پہلے سے تیار کروا کے رکھ لینا کیا دشوار تھا؟"

مگر فلپ لومبرڈ نے صورتِ انکار سر ہلایا اور کہا "دیا قسم خدا کی میں نے بلور کے ساتھ مل کر اس مکان کی ایک ایک انچ زمین ناپی تھی مجھے تو کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آئی ...."

"لیکن اس کے باوجود ضرور ہو گی!"

"اس صورت میں میں ایک نظر پھر اس کو دیکھنے کا خواہش مند ہوں"

"معلوم ہوتا ہے تم پھر اس کے فریب میں آنے لگے ہو بھائی لومبرڈ وہ موذی یہی چاہتا ہے تم اس کو تلاش کرنے جاؤ اور وہ تمہارا قصہ پاک کر دے ...."

لومبرڈ نے پستول جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور فاخرانہ بولا "جس صورت میں یہ میرا ساتھی اور مددگار ہے ...."

"پھر وہی نادانی کی باتیں۔ کیا بھول گئے تھوڑی دیر پہلے تم اسی منہ سے کہہ

رہے تھے بلور کو کسی قسم کا خطرہ پیش نہیں آسکتا وہ ارم سٹرانگ سے توانا تر اور مضبوط ہے لیکن یہ نہ سوچا کہ اس دنیا میں طاقت ہی ہر بات پر نہیں ہوتی۔ عیاری بھی وزن رکھتی ہے اور جب اس کے ساتھ کوئی مرد عیار نیم دیوانہ بھی ہو.... تو پھر ہم جیسوں کا خدا حافظ!"

لومبرڈ نے پستول دوبارہ جیب میں رکھ لیا اور کہنے لگا "اچھا جیسے تمہاری مرضی۔ لیکن سوال باقی رہ جاتا ہے کہ جب دن گزر گیا اور رات آئی تو اس وقت ہم کیا کریں گے؟"

اس کا ویرا کوئی جواب نہ دے سکی اور لومبرڈ زرد پڑ گئے۔ وہ بولا "دانا آدمی کا فرض ہے معاملہ کے کسی پہلو سے غافل نہ ہو"

"سچ ہے" ویرا نے لیسی کے لہجہ میں کہا "لیکن یہاں ہر شخص کی دانائی دھری کی دھری رہ گئی اب میں کیا کہوں کہ ہمیں کیا ترکیب کرنی چاہیئے.... اف میرے خدا میرے تو اوسان جواب دیتے جا رہے ہیں...."

غالب لومبرڈ تھوڑی دیر سوچتا رہا اس کے بعد بولا "ٹھہرو ایک ترکیب میرے ذہن میں آئی ہے۔ طوفان ختم ہو چکا اور مطلع صاف ہے رات کو چاند کی روشنی تیز ہو گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ تمہاری پہلی تجویز کے مطابق ہم اس جزیرہ کے سنگی کناروں پر بیٹھ کر رات گزار دیں۔ آخر کبھی تو دن نکلے گا صرف اتنی احتیاط درکار ہو گی کہ ہم سوئیں نہیں اور چاروں طرف گھور دیکھتے رہیں جونہی کوئی آتا نظر آیا۔ میں جھٹ گولی چلا دوں گا!"

پھر تھوڑی دیر چپ رہ کر اس نے کہا "ایک مشکل بیشک نظر آتی ہے۔ تمہارے کپڑے چونکہ مہین ہیں اس لئے رات کو سردی سے تکلیف ہو گی"۔

ویرا نے بھیانک قہقہہ لگایا پھر بولی "تکلیف!... کیا اس سے بھی زیادہ

تکلیف کہ جان ہی چلی جائے ؟

"سچ کہتی ہو" فلپ لومبرڈ نے تسلیم کیا۔

ویرا یکایک اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور بولی "افسوس میں ایک مقام پر جم کر نہیں بیٹھ سکتی آؤ ذرا چلیں پھریں ایک جگہ بیٹھنے سے دماغ کو وحشت ہونے لگتی ہے"

لومبرڈ آمادہ ہوگیا اور دونوں ان چٹانوں پر ٹہلنے لگے جن کے نیچے سمندر بہتا تھا اتنے میں شام ہونے لگی تھی سورج افق مغرب میں غروب ہونا شروع ہو گیا بادلوں نے کئی دن کے بعد سرخ سنہری اور گلابی رنگت اختیار کی دور حدنگاہ پر خوشگوار سنہری چمک نظر آنے لگی . . .

"کاش میرے پاس غسل کے کپڑے ہوتے پھر میں ضرور سمندر میں نہاتی" ویرا نے کسی فوری خیال کے زیر اثر کہا۔

لیکن فلپ کی نگاہ نیچے اس مقام پر لگی ہوئی تھی جہاں پانی کی لہریں سنگی کراروں سے ٹکراتی تھیں کہنے لگا "دیکھنا وہ کیا چیز ہے! . . . اس بڑی چٹان کے بالکل قریب . . . اس طرف دیکھو - جدھر میں اشارہ کرتا ہوں . . . ذرا اور دائیں طرف کو . . ."

ویرا نے اس طرف دیکھا جدھر لومبرڈ نے اشارہ کیا تھا پھر بولی "یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کسی کے کپڑے پانی میں تیر رہے ہیں"۔

"لیکن ایسا کون ہو گا جس نے کپڑے اتار کے رکھ دئے . . . نہیں میرے خیال میں سمندری گھاس ہو گی"۔

"آؤ تا یا مرچل کر دیکھیں" ویرا نے تحریک کی

دونوں اس مقام کے قریب گئے تو لومبرڈ جو ذرا آگے تھا کہنے لگا "ارے یہ تو سچ مچ کسی کے کپڑے ہیں اور . . . یہ پاؤں میں پہننے کا بوٹ بھی نظر آتا ہے . . .

ڈرو نہیں ویرا میں تمہارے ساتھ ہوں۔ آؤ اور آگے چل کر دیکھیں۔"

دونوں بدقت چٹانوں سے اتر کر اس مقام کے پاس پہنچے اس وقت ویرا کے منہ سے بے اختیار نکلا "کپڑے نہیں یہ تو کسی آدمی کی لاش ہے ... !"

اور سچ مچ وہ ایک لاش تھی جسے موجیں اس مقام پر لاکر ڈال گئی تھیں...

اتنے میں لومبرڈ بھی ویرا کے پہلو میں کھڑا ہو کر دیکھنے لگا تھا۔ کسی مرد کا بھیانک چہرہ۔ کسی قدر پھولا ہوا اور بے رنگ لیکن بہت بھیانک نظروں کے سامنے تھا

"میرے خدا!" لومبرڈ کے منہ سے نکلا "یہ تو آرم سٹرانگ کی لاش ہے!"

باب - ۱۵

تیر قضا

صدیاں گذر گئیں... چرخ نیلوفری نے خدا جانے کتنی گردشیں کیں... ایسا معلوم ہوتا تھا گویا قرنہا قرن کا عرصہ گذر گیا... حالانکہ جو کچھ ہوا اس میں زیادہ سے زیادہ ایک منٹ لگا ہوگا تاہم جو بھاری صدمہ اس ہولناک دریافت سے ان کے دلوں کو پہنچا اس کے ردعمل نے حواس پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ ان کے لئے زمان و زمین کا صحیح اندازہ کرنا غیر ممکن ہو گیا۔

دونوں چپ چاپ کھڑے لاش کے بدنما چہرہ کو تکے جاتے تھے آخر بڑی آہستگی کے ساتھ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف منہ پھیرا اور پہلی مرتبہ ان کی چار آنکھیں ہوئیں۔

اس کے بعد لومبرڈ قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا "ویرا مجھے اس کا گمان تک نہ ہو سکتا تھا اس دریافت نے سچ پوچھو تو میری امید کے بادبانوں کے نیچے سے ہوا بالکل نکال دی"

ویرا سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگی "اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب اس منحوس جزیرہ میں صرف ہم دو باقی رہے ہیں تیسرا کوئی متنفس موجود نہیں!"

"ٹھیک کہتی ہو" لومبرڈ نے جواب دیا "بس ہم دو۔ یا خدا کی ذات ہے!"

"لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آرم سٹرانگ پہلے سے ہلاک ہو چکا تھا اور ہم دونو ایک دور افتادہ مقام پر ایک دوسرے کے پاس بیٹھے تھے تو وہ کس کا ہاتھ تھا جس نے پتھر کا بنا ہوا ریچھ بلور کے سر پر مارا؟"

"اب میں اس کا جواب کیا دے سکتا ہوں" لومبرڈ نے شانوں کو حرکت دے کر کہا "تم اسے معجزہ سمجھ سکتی ہو"۔

پھر ایک بار ان کی آنکھیں چار ہوئیں۔ ویرا نے پہلی مرتبہ لومبرڈ کے منہ کو غور کے ساتھ دیکھا اور دل ہی دل میں کہنے لگی "حیرت ہے میں نے پہلے یہ بات نوٹ نہیں کی کتنے تیکھے اور خوفناک اس کے دانت ہیں۔۔ سچ مچ کسی بھیڑیئے کے دانتوں سے مشابہ۔ آدمی کے روپ میں بیشک یہ کوئی درندہ ہے!"

لومبرڈ اپنے خیالات میں کھویا ہوا چپ چاپ کھڑا تھا یکایک کہنے لگا "افسوس یہ آغاز ہے انجام کا۔۔۔ اب منزل خاتمہ کے قریب پہنچتی نظر آتی ہے"۔

ویرا بے مدعا سطح بحر کو دیکھ رہی تھی خدا معلوم اس نے لومبرڈ کے الفاظ سُنے یا نہیں سُنے بہرحال اس کے خیالات کی رو اس واقعہ کی طرف لگی ہوئی تھی جب اس نے جنرل میکارتھر کو ساحل پہ بیٹھے سمندر کی لامحدود پہنائی کو تکتے ہوئے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر وہ انہی خیالات میں مستغرق رہی اس کے بعد پھر ایک

مرتبہ ایڈ نے پانی میں تیرتی لاش کی طرف دیکھا اور دردناک لہجہ میں بولی "بدنصیب بیچارہ! ..."

لومبرڈ حیرت آمیز نظروں سے دیکھنے لگا پھر کہنے لگا "یہ کیا زنانہ ہمدردی کا نمونہ ہے؟"

"کیوں نہیں" ویرا نے فوراً جواب دیا "کیا خدا نے تمہارے دل میں کسی کے لئے ذرا درد پیدا نہیں کیا؟"

"بالکل نہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ اگر وقت آئے تو میں تم پر بھی رحم نہیں کر سکتا"۔

ویرا لمبر لاش کی طرف دیکھتی رہی تھی آخر کسی فیصلہ پر پہنچکر بولی "کم از کم ہمیں اس کی لاش کو لیجاکر مکان پر رکھ دینا چاہئے"۔

"کیا ان لاشوں کی صحبت میں جو پہلے سے مکان کے کمروں کے اندر پڑی ہیں؟ تمہیں شاید اس میں کوئی بہتری نظر آتی ہو لیکن میں تو خیال کرتا ہوں یہ ٹھیک ہے۔ اس جگہ پڑی رہی تو کیا اور مکان پر لے جاکر رکھ دی تو کیا"۔

"اتنے سنگدل نہ بنو۔ آؤ ہم اسے پانی سے نکال کر خشکی پر رکھ دیں فرض انسانی آخر کوئی چیز ہے"۔

لومبرڈ پھر ہنسا اس کے بعد کہنے لگا "چلو اچھا جس طرح تمہاری مرضی" اس نے آگے جھک کر لاش کو اپنی طرف کھینچنا شروع کیا ویرا بھی اس کے سہارے آگے جھکی اور مدد دینے لگی دونوں نے مل کر جہاں تک ممکن تھا زور لگایا حتے کہ لومبرڈ کو ہانپتے ہوئے کہنا پڑا "یہ کام اتنا سہل نہیں۔ جتنا نظر آتا تھا" مگر اس کے باوجود دونوں کی ملی جلی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاش کو پانی سے نکال کر خشکی پر ڈال لیا گیا اس کے بعد لومبرڈ سیدھا کھڑا ہو کر کہنے لگا "کیوں اب

تو خوش ہو؟"

"ہر طرح" ویرا نے جواب دیا!

مگر اس کے لہجہ میں لومبرڈ کو نہ جانے کونسی بات نظر آئی کہ وہ چونک کر پیچھے مڑا اور جلدی سے اس جیب کو ہاتھ لگا کر دیکھنے لگا جس میں پستول رکھا تھا... مگر جیب خالی تھی!

اتنے میں ویرا قریباً دو گز کے فاصلہ پر جا کر کھڑی ہو گئی تھی اور اس نے پستول اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا

لومبرڈ حقارت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا "آہ اب معلوم ہوا تمہاری ہمدردی کا راز کیا تھا... درحقیقت تم میری جیب کاٹنا چاہتی تھیں"

عورت نے سر کے اشارہ سے ہاں کہی اور اس کے بعد پستول تان کر کھڑی ہو گئی

موت... مجسم موت اب لومبرڈ کو اس طرح اپنے پاس دکھائی دیتی تھی جیسے اس نے پیشتر کبھی نہ دیکھی تھی لیکن اس پر بھی وہ آسانی سے ہار ماننا نہ جانتا تھا تحکمانہ لہجہ میں بولا "لاؤ... پستول مجھے دے دو!"

مگر ویرا کھلکھلا کر ہنس پڑی بظاہر وہ اس طرح کا حکم ماننے کے لئے تیار نہ تھی۔ لومبرڈ پھر بولا "جلدی کرو... مذاق کی حد ہوتی ہے"۔

اس دوران میں اس کا تیز رو دماغ مصروف عمل تھا سوچنے لگا کونسا طریقہ ہو کہ اس کو باتوں میں لگا کر اور تیز جھپٹا مار کے پستول چھین لوں۔ وہ عمر بھر گوناگوں خطرات کا مقابلہ کرتا رہا تھا اب بھی جو طریقہ اس نے اختیار کیا بے حد خطرناک تھا تاہم وہ کامیابی کی پوری امید رکھتا تھا میٹھے لفظوں میں کہنے لگا "اچھی لڑکی دیکھو میں التجا کرتا ہوں... میری بات سنو..."

بس اتنا ہی اس نے کہا اور جس طرح چیتا ہرن کو دیکھ کر لمبی چھلانگ مارتا ہے وہ پستول چھیننے کے لئے زور سے اس کی طرف جھپٹا

اس کے ساتھ ہی ویرا نے گھوڑا دبا دیا!

لوبرڈ کا بدن جس طرح ہوا میں اٹھا تھا وہیں زخمی ہو کر ایک بار تڑپا پھر دھڑام سے فرش زمین پر آ گرا...

پستول جس کی نالی سے اب تک دھواں نکل رہا تھا ہاتھ میں لئے ویرا ایک ایک قدم احتیاط سے آگے بڑھتی پاس گئی لیکن واقعہ میں اب کسی احتیاط کی ضرورت باقی نہ رہی تھی فلپ لوبرڈ اس کے قدموں میں مردہ اور بے جان پڑا تھا۔ گولی اس کے دل کو پار کر کے نکل گئی تھی...

ایک گہرا سکون ویرا پر طاری ہو گیا۔ وہ پیش آمدہ حالات سے پوری طرح مطمئن تھی اس آخری واقعہ نے ہر قسم کا خوف اس کے دل سے نکال دیا تھا وہ اس جزیرہ میں تنہا رہ گئی تھی مگر اس سے کیا؟ اب نہ اس کے لئے ڈر باقی تھا نہ اپنے حوصلہ کو استوار کرنے کی حاجت۔

ایک وہ زندہ اور باقی نو لاشیں... مگر اُسے ان باتوں کی زیادہ پروا نہ تھی۔ اگر وہ زندہ ہے تو دوسروں کی فکر کیوں ہو؟ وہیں ایک سنگی کنارے پر وہ مطمئن و مسرور پستول زانو پر رکھ کر بیٹھ گئی جزیرہ میں آنے کے بعد پہلی مرتبہ اس نے محسوس کیا کہ سچی بے خوفی کیا چیز ہے...

باب - ۱۶

انجام

سورج رفتہ رفتہ بحر بیکراں کے مواج پانیوں میں غوطہ زن ہونے لگا اس کے ساتھ ہی شام کا دامن شرابہ سرخ سے رنگین ہو گیا افق مغرب پر جہاں لمبے آتش رنگ بادلوں کا ہجوم تھا خونی دریا، طلائی جنگل، عنابی کھاڑیاں، شراب کی جھیلیں دور تک پھیلی ہوئی نظر آنے لگیں ویرا کے قلب پر سکون کی مانند سکوت شام راحت اور امن کا پیامبر تھا۔

کچھ دیر وہ چپ چاپ بیٹھی رہی پھر اسے معلوم ہوا گویا اس کا بدن یکایک راحت اور آرام کا متلاشی ہے اُسے بھوک محسوس ہوئی اور نیند کی ضرورت بھی... مگر نیند کی ضرورت سب سے زیادہ۔ ساری دنیا کے جھگڑوں سے آزاد ہونے کے بعد اب وہ آرام دہ بستر پر لیٹنا اور مزے سے سو جانا چاہتی تھی...

اس نے سوچا امید ہے کل تک کوئی نہ کوئی کشتی ضرور آجائے گی اور میں اس پر سوار ہو کر پھر ساحل عافیت پر پہنچ سکوں گی لیکن اگر نہ بھی آئے تو وہ ایک دو دن اور اس جگہ رہنا موجب تکلیف نہ سمجھتی تھی کیونکہ ویران جزیرہ میں اب کسی طرح کی دہشت اس کے لئے باقی ہی نہ رہی تھی۔

اے امن اور راحت قلب تمہارے برابر سکون بخش اور کیا چیز ہے؟...

آخر کار وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور مکان کی طرف دیکھنے لگی... ہاں اس مکان کی طرف جس سے پیشتر اسے ڈر لگتا تھا لیکن اب وہ کسی طرح کا خوف محسوس نہ کرتی تھی۔ ایک معمولی مکان تھا اگرچہ سے ضرر لاشیں اس میں پڑی تھیں تو اسے کیا؟ وہ اس کا کیا بگاڑ سکتی تھیں؟

اس پراسرار جزیرہ میں جتنے مہمان آئے ان سب میں آخری فتح اسی کو حاصل ہوئی تھی اسی نے خوف کو پوری طرح مغلوب کیا تھا۔ یہ اسی کی پھرتی اور ذہانت تھی کہ اس نے آخری دشمن کو اسی کے اسلحہ سے ہلاک کر کے اپنے پیروں میں ڈال لیا!

جب وہ مکان کی طرف چلنے لگی تو سوچ رہی تھی "کتنی عجیب بات ہے!..... مگر کیا سچ مچ اس کی کوئی حقیقت ہے یا اسے ایک خواب پریشاں ہی سمجھنا چاہیے" نہ جانے کیوں اب اس کا بدن ٹوٹنے لگا تھا۔ اعضا میں درد۔ آنکھیں نیند سے بھاری اور طبیعت آرام کی خواہشمند تھی۔ دہشت کا اب اس کو گمان تک نہ تھا وہ فقط سونا... آرام کی نیند سونا چاہتی تھی۔ اور کون تھا جو اس کی نیند میں خلل ڈالنے کا ذریعہ بن سکے گا؟

خیال کے پیدا ہوتے ہی وہ مسکرائی۔

مکان کے دروازہ پر پہنچی تو چاروں طرف گہرا سکون محیط تھا دل سے کہنے لگی "عام حالات میں کوئی شخص ایسے مکان کے اندر سونا قبول نہیں کر سکتا جس کے ہر کمرہ میں ایک ایک لاش پڑی ہو لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں..."

پھر سوچا۔ کیا باورچی خانہ میں جاکر کوئی چیز کھانے کے لئے نکالوں؟...

لیکن نہیں! طبیعت اتنی کسل مند تھی کہ وہ اب قدرت کے اس ضروری مطالبہ کو بھی پس انداز کر دینا چاہتی تھی۔ کھانا کھانے کے کمرہ کے دروازہ کے پاس پہنچکر وہ ایک پل کے لئے رکی چھوٹی میز پر چینی کی تین مورتیں پڑی تھیں وہ انہیں دیکھ کر ہنسی اور کہنے لگی "عزیز گڈو معلوم ہوتا ہے تم حالات کی رفتار سے واقف نہیں ہو۔ لو میں صحیح ترکیب تم کو بتاتی ہوں"

اس نے دو کو اٹھا کر کھڑکی کی راہ سے باہر کے سنگی چبوترہ پر پھینک دیا جہاں ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی آواز سنائی دی۔ تیسری کو اس نے اپنے

ہاتھ میں لے لیا اور اس کو مخاطب کرتے ہوئے بولی "جان عزیز تو میرے ساتھ رہ اب ہم نے بازی جیت لی۔ میں اپنی فتح کے تحفہ کے طور پر تجھے اپنے ہی پاس رکھوں گی"۔

آمد شب کے ساتھ ہال کمرہ میں اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ ویرا اس ایک بچی ہوئی حبشی کی مورت کو ہاتھ میں لئے زینے پر چڑھنے لگی مگر اس طرح آہستہ قدم اٹھاتی تھی گویا بہت تھکی ماندی اور ٹانگیں آگے چلنے سے انکاری ہیں وہ۔ رستے میں سوچتی جاتی تھی کہ اس نظم کا آخری شعر کیا تھا غالباً کچھ اس طرح کا مضمون یاد پڑتا تھا:

ایک چھوٹا حبشی بالکل اکیلا رہ گیا
اُسنے جاکر شادی کرلی اور باقی رہا کچھ نہیں!

"شادی کرلی!... کتنی عجیب بات! آخر میری شادی کس سے ہوگی؟ کیا ہیوگو سے؟... وہ کیا سچ مچ مجھ سے شادی کرنے یہاں آگیا؟... ضرور آگیا ہوگا۔ میرا دل کہتا ہے کہ وہ میرے کمرہ میں بیٹھا میری واپسی کا انتظار کر رہا ہے..."

وہ دفعتاً سنبھلی اور اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگی "ویرا نادان نہ بن۔ آج تیرا دماغ ٹھکانے نہیں رہا۔ واقعات اتنے عجیب اور حیرت انگیز پیش آئے ہیں کہ تو جو عمل کی دنیا سے تعلق رکھتی تھی آج عجیب عجیب باتیں سوچ رہی ہے..."

ساتھ ہی ساتھ وہ سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئی

اوپر پہنچی تو نیم بے خبری کی سی حالت میں کوئی چیز اس کے ہاتھ سے گر پڑی گو بچھے ہوئے قالین پر اس کے گرنے سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی۔ کم از

کمہ اس نے محسوس نہ کیا کہ پستول اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اس کو تو صرف اتنا معلوم تھا کہ چلینی کی ایک مورت اس نے مضبوط پکڑ رکھی ہے۔

گہری خاموشی ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔ لیکن پھر بھی ایسا معلوم ہوتا تھا مکان خالی نہیں۔ ضرور کوئی اس کے اندر موجود تھا لیکن کون...؟

ہیوگو کے سوا اب اس جگہ اور کون ہو سکتا تھا؟

وہ پھر سوچنے لگی "میرے خدا وہ آخری شعر کیا تھا۔ کیا اس میں لکھا تھا کہ نیچے حبشی نے شادی کر لی یا... کوئی اور بات ہوئی؟ اسے اپنا دماغ دھندلا محسوس ہو رہا تھا۔

کمرہ کے دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ پھر ایک بار کھڑی ہو گئی کیا سچ مچ ہیوگو اندر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا؟ کیا واقعی اس سے اس کی شادی ہونے والی تھی؟ کوئی آواز اس کے دل میں کہتی تھی کہ وہ بیشک واپس آ گیا اسے اس کی موجودگی کا یقین کامل ہو چکا تھا

ویرا نے حوصلہ کر کے دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی حیرت کی تیز آواز اس کے منہ سے نکل گئی "رحم خدا۔ یہ کیا چیز چھت کے آنکڑے سے لٹک رہی تھی؟ اس نے بغور دیکھا ایک رسی جس کے سرے پر پھندا بنا ہوا تھا اور اس کے عین نیچے ایک کرسی پڑی تھی نہ جانے کیوں؟...

"آہ میں اب سمجھ گئی۔ ہیوگو اب اس دنیا میں نہیں اور وہ مجھ کو بھی اپنے پاس بلاتا ہے دوسری دنیا میں۔ اور یہی اس کے پاس پہنچنے کا سیدھا رستہ ہے۔ میں اس کرسی پر کھڑی ہو کر پھندا گلے میں ڈال لوں اور پیر سے ٹھوکر مار کر کرسی پرے پھینک دوں... بس ایک منٹ کی بات ہے اس کے بعد ہم ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ یہی ہیوگو کی آرزو ہے اور اسی طریقہ

پر مجھ کو عمل کرنا چاہیے"

اس نے دیوار پر لگی ہوئی نظم کا آخری شعر پڑھا وہ اس طرح تھا:۔

ایک چھوٹا چینٹی بالکل اکیلا رہ گیا

اس نے جاکر پھانسی لے لی اور باقی رہا کچھ نہیں!

وہ سمجھ گئی کہ یہی سیدھا اور اصلی طریقہ ہے اسی پر عمل کرنا چاہیے

چینی کی چھوٹی مورت اس کے ہاتھ سے گر کر لڑھکتی ہوئی دیوار کے ساتھ جا لگی اور ٹوٹ گئی...

ایک ایسی کل کی طرح جو بے ارادہ چل رہی ہو وہ خود بخود آگے بڑھی یہی اس کی زندگی کی آخری منزل تھی۔ اسی مقام پر پیشتر اس نے ممرل کا سرد چپچپا ہاتھ اپنی گردن سے لگتا محسوس کیا تھا...

وہ کرسی پر چڑھ کر کھڑی ہو گئی۔ آنکھیں اسی طرح بے مدعا سامنے دیکھ رہی تھیں گویا بحالت خواب میں چل رہی ہے... پھر اس نے رسی کا پھندا دونو ہاتھوں سے گلے میں ڈال لیا

"میوگو میں تیرے حکم کی تعمیل کرتی ہوں... پیارے میں تیرے پاس آ رہی ہوں... میرا انتظار کر"

پیر سے ٹھوکر مار کر اس نے کرسی پرے پھینک دی..

جلد ۴ ختم ہوئی

اختتامیہ

غبار کارواں

دکھ پاکے مر گیا کوئی سکھ پا کے مر گیا
زندہ رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا   نظیر (اکبرآبادی)

ذوق اس بحرِ فنا میں کشتیِ عمرِ رواں
جس جگہ پر جا لگی وہ ہی کنارا ہو گیا   ذوق

کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے ۔ آج دیکھا تو خار بالکل تھے
جس چمن میں تھا بلبلوں کا ہجوم ۔ آج اس جا ہے آشیانہ بوم
نہ مکیں اور نہ ہے مکاں باقی
نام کو بھی نہیں نشاں باقی   نواب مرزا شوق

۱

قصہ کا منظر لندن کے نیو سکاٹ لینڈ یارڈ میں صاحب اسسٹنٹ کمشنر سر ٹامس لیگ کے دفتر میں تبدیل ہوتا ہے۔ جو گہرے اضطراب اور پریشانی کی حالت میں میز کی ایک طرف بیٹھے تھے۔ ڈیٹکٹو انسپکٹر مین ان کے بالمقابل ویسا ہی پریشان دوسری جانب بیٹھا تھا

تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد سر ٹامس نے گردن اٹھائی اور کہا "ہاں۔ کچھ جی لگتی نہیں۔ آخر میں کس طرح تمہارے بیانات کو قابل یقین سمجھ لوں؟"

"لیکن اس کے باوجود۔ جیسا میں نے پیشتر عرض کیا ہے" مین نے سر کھجاتے ہوئے مودبانہ کہا "واقعات ٹھیک وہی ہیں جو میں نے بیان کئے۔ اس میں سرمو اختلاف نہیں"

"تم کہتے ہو ایک جزیرے پر دس آدمیوں کی لاشیں پڑی پائی گئیں لیکن کوئی آدمی زندہ موجود نہیں۔۔۔ میں پوچھتا ہوں آخر ان دس کی موتیں کس طرح واقع ہوئیں؟ یقیناً کسی مہلک وبا سے نہیں۔ کیونکہ تم پیشتر بیان کر چکے ہو کہ دسوں موتیں مختلف طریقوں پر واقع ہوئی ہیں"

"جی سرکار مختلف طریقوں پر۔ یہی امر واقعہ ہے!"

"تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کو مارنے والا کون تھا؟ اور وہ کہاں غائب ہو گیا؟" سر ٹامس لیگ نے گہرے فکر کی حالت میں سر کھجاتے ہوئے پوچھا

"بس یہی ایک سوال ہے جس کا کوئی جواب نہیں ملتا"

"ڈاکٹر کی رپورٹ کیا ہے؟"

"ڈاکٹر صاحب نے صرف اتنا بتایا ہے کہ مختلف موتیں کس کس طریقہ پر واقع ہوئیں۔ اس سے زیادہ وہ بھی کچھ بیان نہیں کر سکے۔ دو آدمی دارگیو اور لومبرڈ پستول کی گولیوں سے ہلاک ہوئے ایک کے سر میں اور دوسرے کے دل میں گولی لگی تھی۔ مس برنٹ اور مارسٹن کی موتیں سائنائیڈ کے زہر سے واقع ہوئیں ایک کی پچکاری کے ذریعہ سے دوسرے کی زہر پینے کے بعد۔ مسنر راجرز کی موت کا سبب یہ جانا گیا ہے کہ اسنے ضرورت سے زیادہ مقدار میں کلورل استعمال کیا تھا۔ راجرز کے سر میں کاری زخم دیکھا گیا۔ اور بلور کا سر اس طرح زخمی پایا گیا تھا گویا کوئی بھاری چیز اس پر جا گری ہو۔ آرم سٹرانگ کی موت غرقابی سے واقع ہوئی۔ میکارتھر کے سر کا پچھلا حصہ کسی زبردست چوٹ سے پھٹا ہوا تھا اور ویرا کلے تھارن کی لاش اس کے اپنے کمرہ میں لٹکی ہوئی پائی گئی۔۔۔"

صاحب اسسٹنٹ کمشنر پھر سوچ میں پڑ گئے اس کے بعد بولے "بڑا ہی عجیب اور پراسرار معاملہ ہے۔ جس کا سر پیر کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا" پھر ایک یا دو منٹ خاموش رہنے کے بعد انہوں نے تلخ لہجہ میں کہا "مین! میرے خیال میں تم ساحلی موضع سٹکل ہیون کے رہنے والوں سے ملے ہو گے۔ کیا وہ بھی اس معمے پر کسی قسم کی روشنی نہیں ڈال سکتے؟ آخر کچھ نہ کچھ حال ضرور ان کو معلوم ہوگا"

انسپکٹر مین نے بے بسی کے عالم میں شانوں کو حرکت دی پھر کہا "سرکار اس گاؤں کے رہنے والے بہت سیدھے سادے لوگ ہیں۔ جو زیادہ تر ماہی گیری سے گذر اوقات کرتے ہیں عام دنیاوی حالات کا انہیں کچھ بھی حال معلوم نہیں بہت زور دینے پر ان سے محض اتنا معلوم ہو سکا کہ انہوں نے ایک بار سنا تھا۔ اور ان

نام کے ایک آدمی نے اس جزیرہ کو بنے بنائے مکان سمیت کسی سے خریدا ہے"

"تاہم جو سامان خوردنی اس میں پڑا پایا گیا نیز جو کچھ ان لوگوں نے اس مکان میں رہتے ہوئے کھایا۔ ہمیں کیا پتا پر اتنا تو بہر حال تحقیق کیا جاسکتا ہے کہ ان چیزوں کی بہم رسانی کس نے کی تھی؟"

"صاحب میں نے سوال کے اس پہلو کے متعلق بیشک تحقیقات کی تھی معلوم ہوا موریس نام کا ایک آدمی تھا جس نے ساری چیزیں اس جزیرہ میں بھجوائی تھیں۔۔۔ آیزک موریس اس کا پورا نام اور میرے خیال میں وہ یہودی تھا"

"آخر تم اس سے ملے تو ہوگے۔ وہ اس بارہ میں کیا جواب دیتا ہے؟"

"کچھ نہیں۔ اور وہ جواب دے بھی کیا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو اب زندوں کی دنیا میں ہی نہیں"۔

صاحب اسسٹنٹ کمشنر کی پیشانی پہ ازسرنو بل پڑ گئے بولے "کیا اس کے بارہ میں ہمارے پاس کسی قسم کا ریکارڈ موجود ہے؟"

"جی ہے اور میں اس کے متعلق سارے کاغذات دیکھ بھی چکا ہوں۔ یہ شخص کسی زمانہ میں کچھ نیک نام مشہور نہ تھا تین سال گذرے اس نے بینی ٹوش کے نام سے ایک فرم قائم کر کے حصص فروشی کی تھی جس میں کئی آدمیوں کو ٹھگا۔ لیکن سب کام ایسے گول مول طریقہ پر کیا گیا تھا کہ تحقیقات کرنے پر جرم اس کے برخلاف ثابت نہ ہو سکا اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ وہ در پردہ چنڈو فروش ہے لیکن ثبوت اس کے متعلق بھی دستیاب نہ ہو سکا بحیثیت مجموعی ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ آدمی موریس بدرجہ غایت ہوشیار و محتاط تھا۔۔۔"

"اور تم معلوم کر چکے ہو کہ جزیرہ گذشتہ واقعات سے بھی اس کا کچھ تعلق تھا؟"

"جی کچھ نہیں۔ بہت سا! اسی نے جزیرہ مول لے کر کسی مرد نامعلوم کے حوالہ کیا ہیں نے بیع نامہ کی نقل دیکھی ہے اس میں کسی خریدار کا نام درج نہیں محض اتنا تحریر ہے کہ مسٹر مورس نے جزیرہ مع سامان و عمارت اپنے کسی دوست کے لئے خریدا ہے جس کا نام وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔"

"بہر حال تم نے مورس کے کاغذات حساب کی جانچ کی ہوگی کیا ان سے بھی کچھ پتہ نہ چل سکا؟"

انسپکٹر مین کے ہونٹوں پر پھیکا تبسم پیدا ہوا۔ کہنے لگا "میرے خیال میں اگر آپ اس آدمی کے حالات سے پوری طرح واقف ہوتے تو یہ سوال ہرگز نہ پوچھتے بیشتر جن موقعوں پر اس کے بہی کھاتے دیکھے گئے۔ تو حسابات اتنے پر پیچ اور الجھے ہوئے تھے کہ کوئی بڑے سے بڑا محاسب بھی اصل حقیقت معلوم نہ کر سکتا اس لئے اب اگر اس کے حسابات کے رجسٹروں سے خریدار کا پتہ چلانے کی کوشش کریں بھی تو کچھ حاصل نہ ہوگا"

مرٹامس لیگ کے منہ سے بے اختیار سرد آہ نکلی ان کی عقل حیران تھی کہ اس کے آگے کیا کہیں۔ اس اثنا میں انسپکٹر مین سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"اتنا معلوم ہوا ہے کہ اسی آدمی مورس نے موضع سٹکلی ہیون میں سارے ضروری انتظامات مکمل کئے تھے۔ کہتا تھا میں مسٹر اودن کا کارندہ ہوں پھر بعض لوگوں کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نے گاؤں میں مشہور کر رکھا تھا تم لوگ چند مہمانوں کو ایک ہفتہ بھر کے لئے اس ویران جزیرہ پر پہنچا دینا

کے متعلق ایک عجیب تجربہ کر رہے ہیں اور اس سوال پر شرطیں بدی جاچکی ہیں کہ وہ لوگ ایک ہفتہ بھر کے لئے اس میں رہ سکیں گے یا نہیں اس لئے اگر اس دوران میں ان کی طرف سے طلب امداد کے لئے کوئی اشارہ ہو بھی تو اسے بالکل نظرانداز کر دیا جائے"

مسٹر تامس لیگ نے پیچینی کی حرکت کی اس کے بعد کہا "جائے غور ہے کہ اتنے پر بھی ان لوگوں کے دلوں میں جنہیں جزیرہ پر بھیجا جا رہا تھا کسی طرح کا شک وشبہ پیدا نہ ہوا"

میں نے پھر شانوں کو حرکت دی اور کہا "اس کی وجہ میں عرض کرتا ہوں جیسا آپ کو معلوم ہوگا کسی زمانہ میں یہ جزیرہ ایلمر رابنسن نام کے ایک امریکن لکھ پتی کے پاس تھا اس نے ایک مکان اس پر بنوایا اور مختلف اوقات میں پارٹیاں منعقد کیں چونکہ اس کے سارے انتظامات غیر معمولی اور عجیب ہوا کرتے تھے اسلئے گاؤں والوں کے دلوں کو پہلے تو حیرت ہوئی لیکن اس کے بعد رفتہ رفتہ وہ اس کی ناقابل یقین باتوں کو بھی باور کرنے لگے میرے خیال میں یہی وجہ ہوگی کہ کسی نے ان بدنصیب مہمانوں کے روبرو کوئی ایسی بات نہ کہی جو شک انگیز ہوتی۔"

صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ یہی وجہ ممکن ہو سکتی ہے۔ جس کے بعد انسپکٹر ہین نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ فریڈ نرکٹ اس ملاح کا نام تھا جو ان لوگوں کو جزیرہ میں پہنچا کے گیا اس کا بیان ہے کہ مہمانوں کا یہ مجموعہ مسٹر رابنسن کی پارٹیوں سے بالکل مختلف تھا میرے خیال میں یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ جب آخر کار جزیرہ سے خطرہ کے سگنل کئے جانے لگے تو ملاح نرکٹ مورس کے احکام کو نظر

انداز کر کے ہفتہ کی میعاد پوری نہ ہونے کے باوجود کشتی لے کر جزیرہ پر چلا گیا...؟"

"یہ کب کی بات ہے؟"

انسپکٹر ہین نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کاپی نکال کر ہاتھ میں لے لی اور کہا "دیکھئے میں نے اس میں لکھا ہے کہ گاؤں کے اندر کچھ لوائے سکاوٹ موجود تھے انہوں نے ۱۱۔ تاریخ کی صبح کو جزیرہ کی سمت سے خطرہ کے سگنل ہوتے دیکھے لیکن سمندر چونکہ طوفانی تھا اس لئے کوئی شخص اس روز جزیرہ پر نہ جا سکا آخر ۱۲۔ تاریخ کی سہ پہر کو چند آدمی کشتی لے کر گئے مگر ان کا بیان ہے کہ اس وقت سے پہلے کوئی آدمی کسی حال میں کسی طرح بھی جزیرہ سے رخصت نہ ہو سکا ہوگا کیونکہ پانی اس قدر متلاطم تھا کہ آمد و رفت کے تمام ذریعے مسدود تھے"۔

"تاہم میں کہتا ہوں کیا تعجب کوئی آدمی جزیرہ سے تیر کر ساحل پر چلا گیا ہو"

"جی نہیں۔ یہ ایک ناممکن بات ہے اول تو جزیرہ کا فاصلہ خشکی سے ایک میل سے بھی زیادہ۔ دوسرے پانی کا تلاطم اتنا پُرزور کہ کوئی ماہر فن تیراک بھی اس قدر فاصلہ طے کرنے کی جراُت نہ کر سکتا تھا پھر سب سے بڑی بات یہ کہ بہت سے آدمی اور لوائے سکاوٹ وغیرہ موضع شنکل ہیون کے قریب پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے جزیرہ کی سمت میں دیکھتے رہے تھے اور وہ اس بارہ میں حلف لینے کو تیار ہیں کہ کوئی ذی روح جزیرہ سے نکل کر خشکی تک نہیں گیا"

صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پھر ایک بار لمبا اور گہرا سانس لیا اس کے بعد سوچتے ہوئے پوچھا "اچھا یہ بتاؤ اس گراموفون ریکارڈ کا کیا قصہ ہے جو مکان کے اندر پڑا ہوا پایا گیا تھا کیا اس کے سلسلہ میں بھی کوئی بات دریافت نہیں ہو سکی؟"

"میں نے اس پہلو میں کوشش کی تھی" انسپکٹر... نے جواب دیا "مگر اس تحقیقات کا صرف یہ نتیجہ نکلا کہ وہ ریکارڈ ایک ایسی فرم نے تیار کر کے دیا گیا تھا جو اکثر ناٹکوں اور فلمی گیتوں کے ریکارڈ تیار کرتی ہے ان لوگوں نے یہ ریکارڈ یو۔این۔اوون معرفت آئزک موریس کے پتہ پر بھیجا تھا اور ان کا بیان ہے کہ نمائش کے موقعہ پر ان کو بتایا گیا تھا کہ اس کی ضرورت ایک امیچور پارٹی کے لئے ہے جس نے اپنا ایک خاص کھیل تیار کیا ہے مضمون کا اصل مسودہ ریکارڈ کے ساتھ ہی واپس بھیج دیا گیا تھا"

"اور اس کے مضمون کے بارہ میں...؟"

"دیکھئے میں اب اسی کا حال عرض کرنے لگا ہوں کیونکہ معاملہ کا سب سے زیادہ پُر اہمیت پہلو ریکارڈ کے مضمون سے ہی تعلق رکھتا ہے"

۴

ایک لحظہ چپ رہ کر انسپکٹر ہین نے گلا صاف کیا اور اس کے بعد کہا "جیسا آپ کو معلوم ہے اس ریکارڈ میں مختلف شخصوں پر مختلف الزامات لگائے گئے تھے میں نے ان الزاموں کی اصل حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے ان سب شخصوں کے حالات گذشتہ کی تحقیقات کی جو جزیرہ پر موجود تھے سب سے پہلے میاں بیوی راجرز کے بارہ میں کیونکہ یاتی مہمانوں سے پہلے وہی اس جزیرہ پر پہنچے تھے۔ کسی زمانہ میں وہ دونو مس بریڈی نام کی ایک خاتون کے ہاں ملازم تھے اور یہ امر واقعہ ہے کہ مس بریڈی کی موت اتفاقیہ اور اچانک ہوئی تھی۔ میں نے اس ڈاکٹر کا کھوج لگایا جو مس بریڈی کا معالج تھا لیکن اس نے اتنا ہی بیان کیا۔ کہ اس عورت کی موت زہر یا ایسی ہی کسی دوسری چیز سے ہرگز واقع نہ ہوئی تھی مگر اتنا وہ بھی کہتا تھا کہ غالباً ان لوگوں کی غفلت کا

اس کی موت سے کچھ تعلق ضرور تھا لیکن یہ ایک ایسا مبہم الزام ہے جسے کسی طریقہ پر بھی پایہ ثبوت تک پہنچایا نہیں جا سکتا۔

"ان سے دوسرے درجہ پر جج وارگریو کو لیجئے۔ یہ آدمی سولہ آنے صحیح تھا واقعہ مشہور ہے کہ اس نے بے گناہ ملزم سٹین کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ سٹین کے بارہ میں نہ جانے عام لوگوں کو کیوں اتنی ہمدردی تھی مگر جب یہ حکم سنایا گیا تو خلقت کا خیال تھا کہ وہ بالکل بے قصور ہے اور جج وارگریو نے ممبران جیوری کے روبرو شہادتوں کا خلاصہ جس طریقہ پر بیان کیا محض یک طرفہ تھا لیکن مسل دیکھیے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سٹین درحقیقت خطاکار تھا اور جو سزا اس کے لئے تجویز کی گئی اس میں کسی طرح کے جذبہ انتقام کو دخل نہ تھا

"مس ہیلن۔ ایک نوجوان لڑکی جس کا نام کلے تھا دن سنا جاتا ہے۔ پیشتر وہ کسی گھر میں استانی تھی بعد ازاں وہ بچہ جس کو وہ تعلیم دیا کرتی تھی سمندر میں تیرتے ہوئے ڈوب کر مر گیا۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کی موت سے مس کلے تھا دن کا کیا واسطہ؟ انتہا یہ کہ صاحب کارونر کی عدالت میں جو کارروائی ہوئی اس سے پتہ چلتا ہے کہ بچہ کو پانی میں غوطے کھاتا دیکھ کر وہ فوراً اس کی مدد کے لئے گئی اور اپنی جان خطرہ میں ڈال کر سمندر میں کافی دور نکل گئی تھی کہ بعض اور لوگوں نے خود اس کو غوطے کھاتے دیکھ کر بچایا ورنہ شاید وہ بھی ہلاک ہو جاتی..."

جاسوس مین کو چپ ہوتے دیکھ کر صاحب اسسٹنٹ کمشنر پھر ایک بار آہ بھر کر بولے "خیر آگے کہو"

مین نے گہرا سانس لیا اس کے بعد کہنے لگا "ایک اور مہمان ڈاکٹر آرمسٹرانگ تھے جن کا نام ہارلے سٹریٹ کے مشہور اور وہ طبیبوں میں مشہور ہے بڑے ذکی اور ذی فہم آدمی تھے جن کی تشخیص ہمیشہ صحیح اور طریق علاج لائق اعتماد سمجھا گیا ہے۔

ان کی زندگی میں ایسا کوئی واقعہ نظر نہیں آتا جسے قابل اعتراض سمجھا جا سکے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ آج سے بہت عرصہ پیشتر ۱۹۲۵ء میں لیبنھمور کے مقام پر جہاں وہ ہسپتال میں ملازم تھے انہوں نے کیٹیر نام کی ایک عورت پر عمل جراحی کیا تھا جو کامیاب نہ ہوا کیونکہ اس عورت کے معدہ کی جھلی میں سوزش تھی اور وہ آپریشن کی میز پر ہی ہلاک ہو گئی یہ میرے خیال میں کوئی خاص بات نہیں کبھی ڈاکٹر کو مسیحائی کا دعوٰے نہیں ہو سکتا۔ رہ گئی ناتجربہ کاری تو وہ کوئی قابل گرفت جرم نہیں اور ایسا کوئی مقصد بھی نظر نہیں آتا جو اس واقعہ کی تہ میں کام کرتا ہو۔

اس کے آگے مس ایملی برنٹ کا حال سنیئے۔ وہ ایک متقی و پرہیزگار بڈھی عورت تھی۔ بیٹرس ٹیلر نام کی ایک جوان لڑکی اس کے ہاں ملازمت کرنے لگی۔ نہ جانے کن حالات میں وہ راہ راست سے منحرف ہوئی بہر حال ایک موقعہ پر پایا گیا کہ کنوارپنے میں ہی اس کو حمل ٹھہرا ہے۔ مس برنٹ نے قدرتی طور پر ایسی گنہگار لڑکی کی موجودگی کو بدنامی کا موجب سمجھ کر اس کو جواب دے دیا اور سننے میں آیا ہے کہ بعد ازاں اس بدنصیب نے دریا میں ڈوب کر خودکشی کر لی۔ ممکن ہے کوئی اس کو مس برنٹ کی بے رحمی یا سنگدلی قرار دے اور اگر سچ پوچھیئے تو یہ بھی ایک طرح کی زبردستی ہے" تاہم جو کچھ اس نے کیا وہ جرم تو کسی حال میں نہیں کہلا سکتا..."

"آہ۔ لیکن یہی تو امر غور طلب ہے" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے رائے زنی کرتے کہا "یہ آدمی یو۔ این۔ اوون جس کا نام سنا جاتا ہے واقعہ میں ایسے ہی لوگوں کی سزا دہی عمل میں لانا چاہتا تھا جو قانون کی دستبرد سے محفوظ ہو گئے ہیں"

تھامس ذرا سی دیر کے لئے دم لینے کو چپ رہا اس کے بعد پھر اپنی فہرست

گنوانی شروع کی بولا "اس کے آگے نوجوان مارٹن کو لیجیے اس کو عمر بھر موٹر تیز چلانے کا شوق رہا اور اس بنا پر ایک دو مرتبہ اس کا لائسنس بھی چھینا گیا میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ یہی کیا جا سکتا تھا کہ ایسے آدمی کو موٹر چلانے سے روک دیا جائے بس اس کے برخلاف یہ ایک واقعہ میرے سننے میں آیا ہے کہ ایک موقعہ پر کیمبرج کے نزدیک موٹر چلاتے ہوئے وہ جان اور لوسی کومس نام کے دو بچوں کی ہلاکت کا موجب بنا تھا اس بارہ میں اس سے قانونی مواخذہ بھی ہوا لیکن بعض معززین نے چونکہ اس کے حق میں شہادتیں دی تھیں اس لیے عدالت نے تنبیہ کافی سمجھی اور کچھ جرمانہ کرکے اس کو رہا کر دیا

مہمانوں میں ایک اور بزرگ جنرل میکارتھر تھے۔ ان کا حال جہاں تک تحقیق ہو سکا کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی جو ان کے برخلاف پیش کی جا سکے عمر بھر فوجی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جہاں گئے نام پایا اور عزت حاصل کی۔ اس میں شک نہیں فرانس میں ایک موقعہ پر ان کا ایک ماتحت آرتھر رچمنڈ کسی فوجی خدمت کے سلسلہ میں محاذ پر گیا تھا اور وہیں مارا گیا۔ لیکن لڑائی میں ایسے واقعات پیش آتے ہی رہتے ہیں علاوہ بریں ان میں کسی طرح کی کشیدگی مطلق نہ تھی بلکہ گہرا دوستانہ تھا اتنا بیشک سنا ہے کہ بعض حلقوں میں جرنیل صاحب پر اس پہلو سے اعتراضات کیے گئے تھے کہ انہوں نے اپنے بعض آدمی ناحق ہلاک کرائے۔ لیکن اس کا فیصلہ کون کر سکتا ہے کہ جن آدمیوں کو انہوں نے میدان میں بھیجا ان کا وہاں جانا اشد ضروری تھا یا نہیں"

"سچ ہے" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے آہستہ سے تسلیم کیا۔

"اس کے آگے فلپ لومبرڈ کا حال سنیے جو ایک جہانیاں گرد سیاح تھا۔ دنیا کے بہت کم مقامات ایسے ہوں گے جو اس کے حلقہ سیاحت سے بچے ہوں۔

ایک دو مرتبہ وہ قانونی گرفت میں آتے آتے بچا۔ آدمی بے شک تیز طرار تھا اور سنتے ہیں کہ حصول مقصد کے لیئے دوسروں کی جان کی پرواہ کبھی کم کرتا تھا۔ لیکن اتنا ہی اس کا جرم ہے بشرطیکہ آپ اسے جرم سمجھیں

"رہ گیا بلور تو وہ جیسا آپ کو معلوم ہو گا ہمارے ہی محکمہ کا آدمی تھا..."

"ٹھیک ہے" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے بے چینی کی حرکت کرتے ہوئے کہا "لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس کا ریکارڈ اچھا نہیں سمجھا جا سکتا"

"شاید آپ کا خیال صحیح ہو..."

"اور وہ بیشک صحیح ہے۔ مجھے بارہا اس کی کارگزاری پر شک ہوا لیکن آدمی تھا چلتا پرزہ اس لیئے کبھی گرفت میں نہ آیا لنڈور کے مقدمہ میں مجھے اس کا یقین کامل ہے کہ اس نے حلف دروغی کی تھی اور مجھے تبھی اس پر اعتراض ہوا تھا مگر کوئی ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے میں کبھی کچھ نہ کر سکا۔ ہیرس کو جانتے ہو گے میں نے اس کو تحقیقات پر لگایا تھا لیکن اس نے جو رپٹ لا کر دی یہ تھی کہ کوئی فیصلہ کن ثبوت نہیں ملتا بہر حال اس آدمی کے بارہ میں میرا دل کسی موقعہ پر کبھی مطمئن نہ تھا..."

فہرست ختم ہو گئی تھی تھوڑی دیر کے لیئے خاموشی چھا گئی اس کے بعد سر ٹامس لیگ نے کسی فوری خیال کے زیر اثر کہا "لیکن اس آدمی آئزک موریس کا کیا قصہ ہے تم کہتے ہو وہ بھی مر چکا آخر اس کی موت کب واقع ہوئی تھی؟"

"دیکھئے میں عرض کرتا ہوں" میں نے پھر اسی یادداشت کی کاپی کی ورق گردانی کر کے کہا "اس کی موت ۸۔ اگست کی رات کو ہوئی تھی اور معلوم ہوا ہے کہ اس نے کم خوابی کی شکایت سے مجبور ہو کر بار بٹریٹ قسم کی کوئی دوا استعمال کی تھی جس کی مقدار میں کچھ غلطی ہو گئی۔ نہیں کہہ سکتے اس کی موت کسی اتفاقی

حادثہ کا نتیجہ تھی یا خودکشی ...؟

"مجھ سے پوچھتے ہو؟"

"جی"

"تو سنٹومورس کی موت عین موقعہ پر اس لئے عمل میں لائی گئی کہ پولیس اس کی زبانی کوئی حال تحقیق نہ کر سکے"

"میرا اپنا اندازہ یہی تھا"

صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے مٹھی کس کر بڑے زور سے میز پر ماری پھر اونچی آواز سے کہا "انسپکٹر مین۔ عقل حیران ہے کہ اس سارے واقعہ کی نسبت کیا رائے قائم کی جائے۔ معاملہ بے حد عجیب ہے کہ ناممکن العمل نظر آتا ہے۔ غضب خدا کا اس سرزمین تہذیب سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر دس موتیں ایک ویران جزیرہ پر عمل میں آئیں اور ہم دنیا کے نہایت مشہور صیغہ جاسوسی کے کارکن صرف محو حیرت ہو کر رہ جائیں۔ اتنا بھی معلوم نہ کر سکیں کہ یہ موتیں کن حالات میں ہوئیں کس کے ہاتھوں ہوئیں اور کس لئے ہوئیں"

میں نے کھنکار لگا کر گلا صاف کیا اس کے بعد رکتے ہوئے کہا "معاف کیجئے سرکار ایک بات تو ہم کو تحقیق معلوم ہو چکی ہے یعنی یہ کہ موتیں کس لئے واقع ہوئیں کوئی نیم دیوانہ شخص ایسا تھا جو انصاف کی باگ اپنے ہاتھ میں لے کر ان لوگوں کو سزا دینا چاہتا تھا جو مروجہ قانون کی گرفت سے محفوظ رہے ہوں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس نے دس آدمی چنے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ وہ دس آدمی درحقیقت مجرم تھے یا نہیں تھے ...!

"کیا کہتے ہو" صاحب کمشنر نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا "غرض کیسے نہیں ...؟"

انسپکٹر بین حد ادب سے مجبور ہو کر کچھ نہ کہہ سکا رفتہ رفتہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر کا غصہ اور جوش بھی دبنے لگا تھا کہ انہوں نے پھر آہ سرد بھر کر یاس سے سر ہلایا اور کہا "خیر آگے بیان کرو۔ ایک منٹ کے لیے مجھ کو ایسا معلوم ہوا تھا کہ میں کسی قسم کا سراغ حاصل کرنے کے قابل ہو گیا ہوں لیکن افسوس ... رشتہ ہاتھ آتے آتے نکل گیا بہرحال جو کچھ تم کو بیان کرنا ہے کرو۔ میں سنتا ہوں"

۳

بین کہنے لگا "یو۔ این۔ او ون جو کوئی بھی تھا دس آدمیوں کو ان کے مختلف ناقابل گرفت جرموں کی بنا پر سزائے موت دینا چاہتا تھا۔ حالات سے ظاہر ہے کہ اس نے یہ کام بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کیا اور اس کے بعد کسی طرف کو گم ہو گیا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں گیا؟ اس کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا؟ کیونکہ اگر اس نے کبھی پانی میں ڈوب کر خودکشی کی ہوتی یا طوفانی موسم میں تیر کر ساحل تک پہنچنے کی کوشش کرتا اور ہلاک ہو جاتا تو اس کی لاش یقیناً کسی نہ کسی مقام پر پڑی ہوئی مل جاتی لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوا ..."

انسپکٹر بین" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا" قاتل کے عدم پتہ ہونے کا طریقہ تم نے خوب سوچا لیکن ایسی پراسرار باتیں روزمرہ کی عملی دنیا سے تعلق نہیں رکھتیں۔ آخر کچھ تو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیونکر غائب ہوا"

"دوسری صورت ایک اور ہے" بین نے پر خیال انداز سے کہنا شروع کیا "یعنی ہو سکتا ہے کہ یہ آدمی کسی موقعہ پر کبھی حدود جزیرہ میں داخل نہ ہوا تھا اور وہ اگر اس جگہ نہیں گیا تو اس کی واپسی کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ زیادہ صاف لفظوں میں غین ممکن ہے کہ وہ ان دس آدمیوں میں سے ہی ایک ہو"

"بس بس یہی میرا اپنا خیال ہے" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے تائید

کر کے کہا

"لیکن بات یہ بھی کسی طرح نہیں جچتی" میں نے اس کے جواب میں کہنا شروع کیا "معاملہ کو آپ کی نظروں میں لانے سے پیشتر ہم نے سوال کے اس پہلو پر بھی غور کیا تھا اور سچ پوچھئے تو واقعات نے اس جزیرہ پر جو صورت حال اختیار کی وہ ہم سے پوشیدہ بھی نہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ویرا کلے تھارن ڈائری لکھا کرتی تھی اور اسی طرح ایملی برنٹ بھی ۔ بڈھے وارگریو نے بھی بعض یادداشتیں لکھی ہیں ۔ قانونی طرز کی ۔ نہایت خشک ۔ بے حد مختصر لیکن اس کے باوجود واضح اور صاف ۔ کچھ اور تحریرات بلور کے ہاتھ کی لکھی ہوئی بھی پائی گئی ہیں اور ان سب کے مضامین پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بیانات میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ۔ موتیں اس سلسلہ میں واقع ہوئی تھیں ۔ اول مارسٹن پھر مسز راجرز اس کے بعد میکا رتھر ۔ نوکر راجرز ۔ مس برنٹ اور وارگریو ۔ اس حد تک سارے بیانات ایک دوسرے کے مطابق ہیں اس کے آگے ویرا کلے تھارن کی ڈائری سے پتہ چلتا ہے کہ آرم سٹرانگ رات کے وقت چپ چاپ مکان سے نکل کر کسی طرف کو چلا گیا اور بلور اور لومبرڈ اس کو تلاش کرنے گئے ۔ اس کے بعد بلور کی ڈائری میں صرف ایک اندراج اور ملتا ہے ۔ نہایت مختصر یعنی لکھا ہے "آرم سٹرانگ کا کوئی پتہ نہیں چلتا"

اب میں جو کچھ اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اگر واقعات اسی حد تک رہتے ۔ تو ہمیں ایک آسان حل مل جاتا ۔ یہ تو آپ کو یاد ہوگا کہ آرم سٹرانگ کی لاش سمندر میں ڈوبی ہوئی ملی تھی ۔ ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ آرم سٹرانگ ہی اصلی مجرم تھا اس کے دماغ میں کچھ خلل پیدا ہوا اور اس نے باقیوں کو مار کر اپنی جان خودکشی کے ذریعہ سے ضائع کر لی یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تیر کر ساحل کی طرف آنا چاہتا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکا اور اس کوشش میں ڈوب گیا ۔

"یہ حل نہایت اچھا اور ایک حد تک معقول بھی تھا لیکن افسوس کہ کئی خامیاں اس میں رہی جاتی ہیں اور مجبوراً ہمیں اس کو ترک کرنا پڑتا ہے آپ پوچھیں گے کیوں؟ تو اس کا جواب سنئے سب سے اول نمبر پر پولیس ڈاکٹر کی شہادت ہے جو ۱۳ - اگست کی صبح کو جزیرہ پر گیا تھا وہ صرف اتنا ہی بتا سکا ہے کہ جتنی لاشیں جزیرہ کے اندر پڑی تھیں ان کی حالت دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ ان سب کو مرے کم از کم ۳۶ گھنٹے یا شاید اس سے بھی زیادہ وقت گذر چکا تھا لیکن آرم سٹرانگ کے بارہ میں اس نے یقینی طور پر بتلایا کہ جب اس کی لاش ساحل پر پھینکی گئی تو اس سے پہلے کم و بیش ۸ - ۱۰ گھنٹے پانی میں رہی تھی اس بیان کے پیش نظر معلوم ہوتا ہے کہ آرم سٹرانگ ۱۰ - ۱۱ تاریخ کی درمیانی رات کو کسی وقت سمندر میں گرا اس کی لاش دو چٹانوں میں جاکر اٹکی تھی جہاں اس کے سر کے چند بال اور کپڑوں کے کچھ ٹکڑے پائے گئے ہیں خیال کیا جاسکتا ہے کہ سمندر کی لہروں نے ۱۱ - تاریخ کو قریباً ۱۰ بجے کے عمل پیرا سے اس مقام پر لا ڈالا اس وقت کے بعد طوفان کی شدت بتدریج کم ہوتی گئی اور پانی نیچے ہی نیچے اترتا چلا گیا

"اس موقعہ پر آپ کی طرف سے اعتراض وارد کیا جا سکتا ہے کہ ۱۰ اور ۱۱ تاریخ کی درمیانی رات کو سمندر میں اترنے یا کودنے سے پہلے آرم سٹرانگ نے باقی تین آدمیوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہوگا لیکن اس میں ایک اور مشکل درپیش ہوتی ہے آرم سٹرانگ کی لاش اس مقام سے جہاں وہ دو چٹانوں کے بیچ میں اٹکی تھی اور جہاں اس کے سر کے چند بال اور کپڑوں کی دھجیاں اس کا پتہ دیتی ہیں کہ وہ پانی کے بہاؤ سے وہیں جا کر لگی تھی واقعہ میں اس سے کافی اونچے مقام پر پڑی ہوتی پائی گئی جس سے صاف معلوم ہوتا تھا کسی نے اس کو کھینچ کر اس مقام پر ڈالا - فی الحقیقت جس جگہ اس کی لاش پائی گئی وہاں تک سمندر کا پانی کسی حال

میں نہ پہنچ سکتا تھا اور لاش کو جس طریقہ پر ٹھیک ٹھاک کر کے رکھا ہوا پایا گیا وہ صاف ظاہر کرتا تھا کہ لاش پانی کے بہاؤ سے اس جگہ تک نہیں پہنچی

"پھر اس سے کیا نتیجہ نکلا؟ صرف یہ کہ جس وقت آرم سٹرانگ مر چکا تھا اور اس کی لاش کنارے پر لگ چکی تھی ضرور کوئی دوسرا آدمی جزیرہ کے اندر موجود تھا جس نے اس کو پانی سے کھینچ کر باہر نکالا"

اتنا حال بیان کرنے کے بعد انسپکٹر مین دم لینے کو رکا پھر اس کے بعد کہنے لگا

"اس کے آگے پھر وہی الجھن پیدا ہو جاتی ہے جس سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۱۱۔ تاریخ کی صبح تک کا حال اس قدر معلوم ہے کہ ۸ آدمی مارے جا چکے اور آرم سٹرانگ عدم پتہ تھا اس کے بعد گویا اس جزیرہ میں صرف تین آدمی باقی رہے لومبرڈ بلور اور ویرا کلے تھارن۔ لومبرڈ کو گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا اور اس کی لاش ساحل بحر پر آرم سٹرانگ کی لاش کے قریب ہی پڑی پائی گئی ویرا کلے تھارن اپنی خوابگاہ میں پھانسی کی رسی سے لٹکی ہوئی مردہ اور بلور کی لاش مکان کے چبوترہ پر پڑی پائی گئی ایک بھاری پتھر جس میں ٹائم پیس رکھنے کا گول سوراخ تھا اس کے سر کے قریب پڑا تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی موت اس پتھر کے بگتنے سے ہی واقع ہوئی تھی جو کھڑکی سے آ کر اس کے سر میں لگا ..."

"ہاں مگر کس کھڑکی سے؟" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے تیز لہجہ میں پوچھا

"ویرا کلے تھارن کے کمرہ کی۔ اب دیکھئے میں ان تینوں کے معاملات کو علیحدہ علیحدہ لیتا ہوں سب سے پہلے غالب لومبرڈ۔ بالفرض یہ سمجھ لیا جائے

کہ اس نے پہلے پوسٹ مارٹم پر بیان دیا کہ بخاران کو بیہوش کر کے تپتی چھت پر لٹکا دیا اور انجام کار ساحل بحر پر جا کر پستول سے خودکشی کر لی تو دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعات نے یہی صورت اختیار کی تھی تو اس کا پستول لاش کے بالکل قریب پڑا ہوا ملنا چاہیے تھا کہ وہاں سے اٹھا کر لے گیا؟ کیونکہ بیان واضح ہے کہ پستول دار گیلہ کے کمرہ کے قریب سیڑھیوں کے بالائی سرے پر ایک دروازہ کے پاس پڑا ہوا پایا گیا تھا"

"اچھا یہ بتاؤ کیا اس پستول پر کسی کی انگلیوں کے نشانات تھے؟" اسسٹنٹ کمشنر نے پوچھا

"جی ہاں تھے اور ہم نے تحقیق کیا کہ وہ نشان دیبا کے بخاران کی انگلیوں کے تھے"۔

"لیکن اس صورت میں ..." مسٹر ٹامس لینڈ نے کہنا شروع کیا مگر فقرہ پورا نہ کر سکے۔

"میں سمجھ گیا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" انسپکٹر ہین نے کہا "غالباً آپ کا خیال ہے کہ اس صورت میں قاتل دیبا کے بخاران ہوگی اسی نے لومیٹر کو ہلاک کیا پھر ہسٹون اپنے ساتھ مکان پر واپس لے گئی اسی نے اپنے کمرہ کی کھڑکی سے بورے کے سر پر پتھر مارا اور اس طرح جب یہ دو آدمی ہلاک ہو گئے تو خود چھت سے لٹک کر خودکشی کر لی"

"لیکن اگر واقعی آپ کا یہ خیال ہے تو میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ وہ ایک حد تک بے شک صحیح ہے۔ دیبا کے کمرہ خواب میں ایک کرسی پائی گئی ہے جس کی سیٹ پر سمندری گھاس کے داغ لگے تھے اور ویسی ہی گھاس اس کے بوٹوں میں بھی لگی ہوئی دیکھی گئی تھی گویا معلوم ہوتا ہے وہ اس کرسی پر کھڑی ہوئی رسی کو ٹھیک کر کے اپنی گردن میں باندھا پھر پیر سے ٹھوکر مار کر کرسی گرا دی

اور خودکشی کرلی۔

"لیکن اس کے آگے وہی آہنی دیوار پھر کھڑی ہو جاتی ہے کیونکہ کرسی اس مقام کے آس پاس جہاں ویرا کی لاش لٹکتی دیکھی گئی گری ہوئی نہ تھی بلکہ جس طرح کمرہ کی باقی کرسیاں بالترتیب رکھی ہوئی تھیں اسی طرح وہ کرسی بھی دیوار کے بالکل قریب پڑی پائی گئی جس کے معنی یہ سمجھے جا سکتے ہیں کہ کسی نے ویرا کلے تھارن کی موت کے بعد کرسی اٹھا کر اس کے صحیح مقام پر رکھ دی۔

"اس حد تک میں فلپ لومبرڈ اور ویرا کلے تھارن کے قاتل ہونے کے امکانات پر بحث کر چکا ہوں۔ اب صرف بلور کا حال ذکر طلب باقی ہے۔ یہ تو خیر فرض کیا جا سکتا ہے کہ اس نے پہلے لومبرڈ کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ پھر ویرا کلے تھارن کو رسی سے باندھ کر چھت سے لٹکا دیا لیکن اس کے آگے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کی اپنی موت کیونکر واقع ہوئی؟ حالات سے پتہ چلتا ہے کہ سنگ مرمر کا ایک بہت بڑا کلاک اٹھا کر کسی نے اس کے سر پر دے مارا تھا لیکن صاف ظاہر ہے کہ بلور اس فعل کو اپنے آپ نہ کر سکتا تھا۔ کسی اور نے ہی اس پر پتھر پھینکا ہوگا لیکن وہ آدمی کون تھا جس نے ایسا کیا؟ ان سب ہی باتوں کے علاوہ دو امر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے سر آپ پھوڑ کر خودکشی نہیں کیا کرتے اور کم از کم بلور ایسا آدمی نہ تھا جو اس وحشیانہ طریقہ پر جان ضائع کرنا قبول کرتا پھر دوسری بات یہ ہے کہ بلور کے دل میں ہرگز ہرگز یہ خیال پیدا نہ ہو سکتا تھا کہ ایسے لوگوں کو جمع کر کے جو انصاف کی گرفت سے محفوظ رہے ہیں، اپنے طور پر سزا دے۔۔۔"

"سچ ہے" صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے آہ بھرتے ہوئے تسلیم کیا۔

"تو ان حالات میں بندہ نواز صاف ظاہر ہے کوئی آدمی اور بھی جزیرہ پر ایسا موجود تھا جو ان ساری موتوں کے بعد بھی زندہ رہا" انسپکٹر مین نے اپنا بیان

ختم کرتے ہوئے کہا "اسی نے ویرا کلے تھارن کی موت کے بعد کرسی کمرے کے وسط سے اٹھاکر دیوار کے پاس رکھی اُسی نے باقی وہ کام کیے جو پردہ راز میں پوشیدہ نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے آدمی کی سچ مچ کوئی حقیقت ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کہاں چھپا رہا اور ان سب کو مارنے کے بعد کدھر غائب ہوگیا؟ موضع سٹکل ہیون کے باشندے اس بارہ میں یقین کامل رکھتے ہیں کہ اس وقت سے پہلے کہ ملاح نرکٹ اور اس کے ساتھی کشتی لے کر جزیرہ میں گئے کسی آدمی کے لئے ساحل تک آنا ممکن نہ تھا لیکن یہاں پہنچکر پھر وہی پہلا سوال پیدا ہو جاتا ہے ..."

وہ کہتا کہتا رک گیا اس پر صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے گردن اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پوچھا "کیا؟"

انسپکٹر مین نے سرد آہ کھینچی مایوسانہ سر ہلایا اور محض اتنا کہا "یہ کہ قاتل کون تھا؟"

اختتامیہ ختم ہوا

تتمہ

خدائی فوجدار

(صفحات آئندہ میں اس مسودہ کا ترجمہ درج ہے جو ایک ماہی گیر جہاز "ایماچین" کے کپتان کو ایک بند بوتل میں ملا جو سمندر میں تیرتی ہوئی پائی گئی تھی۔ اور جس کا اصل اب نیو سکاٹ لینڈ یارڈ لندن کے دفتر میں محفوظ ہے)

کرے گا کب تک جہاں میں جھوٹی خدائی او فرعون
نہ ہوگی موسےٰ کی تجھ پر اب کیا چڑھائی او فرعون؟ انجام ستم (ناٹک)

۱

میں کاتب الحروف اس مختصر تحریر کے ذریعہ سے ایک ایسے عقدہ لاینحل کی تشریح کیا چاہتا ہوں جس کا صحیح راز میرے اس بیان کی عدم موجودگی میں بہتوں کو پریشان کرنے کا موجب بنا ہوگا میں کون ہوں؟ اس کا حال آپ کو رفتہ رفتہ معلوم ہو جائے گا اور اسی طریقہ پر آپ حالات کو بہتر سمجھ سکیں گے پس میرا نام یا پتہ معلوم کرنے میں عجلت نہ کیجئے اور نہ اس مسودہ کا آخری ورق پلٹ کر دیکھئے۔ کیونکہ میرے اس بیان کی عدم موجودگی میں آپ میرے نام سے بھی کوئی فیصلہ کن نتیجہ حاصل نہ کر سکیں گے۔

ایک بات میں شروع میں ہی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ بچپن کا حال تو مجھ کو یاد نہیں لیکن عہد شباب سے لے کر میں نے دیکھا ہے کہ میرے مزاج میں ہمیشہ اجتماع ضدین رہا طبیعت میں رومان کا اثر غالب ہے اور اس زمانہ سے جبکہ جب میں مہمی واقعات کے ناول اور افسانے پڑھا کرتا تھا دل کو اس بات کا شوق تھا کہ میری زندگی میں بھی کوئی اس طرح کا موقعہ پیش آئے کہ میں اپنی کوئی تحریر بوتل میں بند کر کے اس بوتل کو پانی میں ڈال دوں۔ وہ رفتہ رفتہ بہتی ہوئی کسی مقام پر کسی کے ہاتھ آئے پھر وہ اس کو نکال کر اس میں رکھا ہوا مسودہ پڑھے اور محو حیرت ہو جائے پس یہی وہ طریقہ ہے جو میں آج اختیار کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ جلد یا بدیر میرا لکھا ہوا یہ مضمون کسی ایسے آدمی کے ہاتھ آئے گا جو اس کو افسران بالا تک پہنچا دے تاکہ جو باتیں اس

وقت تک پردہ راز میں پوشیدہ ہیں ان کی تشریح ممکن ہو سکے

چھوٹی عمر سے ہی یہ کہ مجھ کو جانداروں کی ہلاکت سے ایک طرح کا حظ حاصل ہوتا رہا ہے مجھ کو وہ زمانہ یاد ہے جب میں کھڑوں مکھیوں اور ایسے ہی دوسرے کیڑے مکوڑوں کو تلف کر کے ایک خاص طرح کی مسرت حاصل کرتا تھا اتلاف جان کا یہ شوق گو ایک موقعہ پر پہنچکر زیادہ صحیح راہ پر چلنے لگا لیکن زایل کبھی نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ اس زمانہ میں بھی نہیں جب میں ایک ذمہ دار عہدہ پر مامور تھا۔

میں نے اوپر لکھا ہے کہ دوسروں کی جان لینے کا یہ شوق رفتہ رفتہ سیدھی راہ پر آگیا لیکن وہ سیدھی راہ کیا تھی؟ یہ کہ تعلیم و تربیت اور تجربہ حاصل کرنے کے بعد میں ناکردہ گناہ ہستیوں کو مارنے سے گریز کرنے لگا لیکن اس پر بھی یہ شوق دل میں قائم تھا کہ جس نے کوئی جرم و گناہ کیا ہے وہ اس کی سزا سے کسی حال میں نہ بچ سکے۔۔۔ کم از کم میرے دائرہ اختیار کے اندر

حسن اتفاق سے میں نے پیشہ بھی ایسا اختیار کیا جو میرے اس شوق دلی کو پورا کرنے کا ذریعہ بن سکتا تھا۔ میں قانون پڑھ کر بیرسٹر بنا اور رفتہ رفتہ مسند انصاف پر بیٹھنے کے قابل ہو گیا۔

جرم و تعزیر کا مسئلہ میرے لئے ہمیشہ باعث دلچسپی رہا ہے اس لئے میں جاسوسی داستانیں اور لرزہ خیز واقعات کی حکایتیں خاص شوق سے پڑھتا تھا چھوٹی عمر سے لے کر ہی میرے دل میں یہ خواہش رہی ہے کہ کسی کی جان لینے کا طریقہ اتنا عجیب پُر اسرار اور انوکھا ہو کہ دنیا دیکھ کے دنگ رہ جائے

مسند انصاف پر بیٹھنے کے بعد میرے اس شوق نے ایک قدم اور آگے ترقی کی۔ چنانچہ جب میں کسی بدنصیب ملزم کو مجرموں کے کٹہرہ میں کھڑا دیکھتا تو ہمیشہ اس کے چہرہ کے اتار اور آنکھوں کے انداز سے اس کی دلی

کیفیات معلوم کر کے ایک عجیب لطف حاصل کرتا تھا۔ جوں جوں اس بد نصیب کا جرم اس کے بر خلاف پایہ ثبوت کو پہنچنے لگتا اور اس کو یقین ہوتا شروع ہو جاتا کہ اب اس کے بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہیں تو اس کا بے بسی کی حالت میں بے چین ہونا۔ نا قابل اظہار درد دل سے تڑپنا اور رہ رہ کر پیچ و تاب کھانا۔ یہ ساری باتیں دیکھ کر میرے دل کو بے حد مسرت ہوتی تھی۔ مخفی نہ ہے کہ اب میں کسی نا کردہ گناہ کو مبتلائے تکلیف دیکھ کر خوش نہ ہوتا تھا۔ صرف ان لوگوں کی حالت جو گنہگار ہوں اور جن کے لئے عبرت ناک سزائیں تجویز کی جا سکیں۔ ان کی پریشانیاں میرے لئے اکثر باعث اطمینان ہوتی تھیں کم از کم دو موقعے اس طرح کے مجھ کو یاد ہیں کہ جب ملزموں کی بے گناہی کا یقین ہوتے ہی میں نے اراکین جیوری کو ایسے طریقہ پر مخاطب کیا کہ ان کے لئے "بے قصور" کا فتوٰے صادر کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ لیکن میں اپنے ملک کے عملہ پولیس کی قابلیت اور راست پرستی کی داد دیتا ہوں کہ بیشتر ملزم جو میرے سامنے لائے گئے اور جن پر خون کے مقدمات چلے واقعہ میں مجرم تھے اور میں نے ان کو ویسی ہی سزائیں دیں جن کے وہ مستوجب تھے۔

ایک شخص ایڈورڈ سٹین کا واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اس کی شکل و صورت اور عام حالت دیکھنے والوں کے دلوں میں یہ غلط خیال پیدا کرتی تھی کہ وہ بے قصور ہے۔ چنانچہ جیوری کے ممبروں پر بھی کچھ ایسا ہی اثر ہوا لیکن اس کے برخلاف شہادت انتہا واضح اور صاف تھی کہ میرے لئے اس نتیجہ پر پہنچنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا کہ اس نے درحقیقت ارتکاب جرم کیا ہے اور جرم بھی نہایت وحشیانہ یعنی ایک سن رسیدہ عورت کا قتل جو ہمیشہ اس پر بھروسہ کرتی رہی تھی۔

میں جانتا ہوں کہ میں اپنا عالم کی نظروں میں ہمیشہ بدنام رہا ہوں۔ لوگوں نے میرا نام "پھانسی جج" مشہور کر رکھا ہے لیکن غور کر کے دیکھا جائے تو یہ ایک سراسر نامناسب بات ہے۔ میں نے جب کبھی شہادتوں کا خلاصہ جیوری کے روبرو بیان کیا تو انصاف و احتیاط کو پوری طرح مد نظر رکھا۔ کسی حال میں بھی صحیح رستہ سے منحرف ہونا قبول نہ کیا مگر ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ جو لوگ اپنے حرکات و سکنات کے ذریعہ سے بطور خود یا اپنے وکلا کی وساطت سے ممبران جیوری کے دلوں پر اس قسم کا اثر پیدا کرنا چاہتے تھے کہ انہیں ان کی ہمدردی حاصل ہو سکے ان کو میں ایسا کرنے کی اجازت نہ دے سکتا تھا اور اس بات کو اپنا فرض منصبی سمجھتا کہ جو کچھ اصل حقیقت ہے وہ جیوری پر واضح کر دی جائے۔

گذشتہ چند سال کے عرصہ میں میرے مزاج میں ایک نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے جس کو میں خود ہی محسوس کرتا ہوں۔ یعنی میں چاہتا ہوں انصاف کرنے پر ہی کفایت نہ کرتے ہوئے اس انصاف کو عمل کی صورت دوں۔ زیادہ صاف لفظوں میں جو شاید بعض لوگوں کو ناخوشگوار معلوم ہوں میری آرزو یہ ہے کہ جس شخص نے حقیقتاً جرم کیا ہو میں صرف اس کے لئے سزا تجویز کرنا ہی کافی نہ سمجھ کر اس سزا کو اپنی مرضی کے مطابق عمل میں لاؤں۔ میں چاہنے لگا ہوں کہ جرم و تعزیر کی دنیا میں بھی مجھے ایک کامل فن کار کا فرض ادا کر کے دکھانا چاہئے جب تک میں سرکاری عہدہ پر مامور رہا اس شوق دلی کو دبائے رکھنے پر مجبور تھا لیکن جج سے علیحدہ ہونے کے بعد اس شوق نے اور زیادہ ترقی کی میری یہ خواہش روز بروز بڑھنی شروع ہو گئی کہ میں ایک ہی وقت میں منصف اور جلاد کا مشترکہ فرض ادا کروں اور آخری کام ایسے طریقہ پر ہو جسے دیکھ کر اوروں کو عبرت ہو اور خلقت حیران رہ جائے۔

تاہم میں جو بات پیشتر لکھ چکا ہوں پھر ایک بار اس کو دوہراتا ہوں یعنی میں عمل انصاف میں حق پرستی کو اپنا شیوہ بنانا چاہتا ہوں میری ہرگز یہ خواہش نہیں کہ کوئی بے قصور آدمی سزایاب ہو۔

بس یہی وہ زمانہ تھا کہ ایک عجیب خیال میرے دل میں پیدا ہوا اور اس خیال کو پیدا کرنے والا ایک ڈاکٹر تھا جس سے میری رسمی بات چیت ہوئی تھی۔ دوران گفتگو میں اس نے مجھ کو بتایا کہ جرم قتل کی وارداتیں ترقی تہذیب کے ساتھ ساتھ اتنی لطیف صورت اختیار کرنے لگی ہیں کہ جرم کرنے والے قانون کی آنکھوں میں خاک ڈال کر صاف بچ جاتے ہیں۔ یا تو وہ سب کام ایسے طریقہ پر کرتے ہیں کہ کسی کو ان کے جرم کی خبر ہی نہیں ہوتی یا قانون اپنے آپ کو ان کے معاملہ میں بے بس پاتا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا

ڈاکٹر نے اپنے منشاء دلی کو ایک خاص واقعہ بیان کر کے پوری طرح واضح کیا کہنے لگا ایک بڈھی عورت اس کے زیر علاج تھی جس کی موت اچانک واقع ہو گئی لیکن اس نے کہا "مجھے یقین کامل ہے کہ وہ بدنصیب ہرگز نہ مرتی اگر ایک میاں بیوی جو اس کے خدمت گذار تھے عین وقت پر ایک خاص دوا کے استعمال کو روک نہ رکھتے دراصل انہوں نے صرف اس لئے ایسا کیا تھا کہ اس عورت کے انتقال پر انہیں بہت سا مالی نفع حاصل ہو سکتا تھا" سلسلہ تقریر جاری رکھ کر ڈاکٹر نے یہ بھی مجھ کو بتایا کہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز استعمال کرا کے اس کی موت عمل میں لائی جائے تو مجرم کا پتہ لگانا سہل ہوتا ہے لیکن جس حالت میں موت صرف اس لئے واقع ہوئی ہو کہ کوئی خاص چیز جو وقت پر استعمال کرنی ضروری تھی نہ کی گئی تو اس کے متعلق کوئی جرم ثابت نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ غور کر کے دیکھا جائے تو یہ بھی ایک جرم تھا۔ یہ تھا کہ خدمت گاروں نے اپنے فائدہ کی خاطر بڈھی عورت کو

بچانے کی جگہ مرنے کا موقعہ دیا۔ آخر میں اس نے کہا کہ یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ آجکل کی مہذب دنیا میں ایسی پرُاسرار وارداتیں آئے دن ہوتی رہتی ہیں کہ لوگ جرم قتل کے مرتکب ہوتے ہوئے قانون کی مہلک گرفت میں نہیں آتے اور صاف بچ جاتے ہیں...

۲

غرض یہ وہ گفتگو تھی جس نے میرے دل میں اس تجویز کی تخم ریزی کی جس نے رفتہ رفتہ وسعت عظیم حاصل کر لی تھی اس دن کے بعد میں نے طے کر لیا کہ ایسے ایک مجرم کو نہیں کئی ایک کو قابو میں لاکر انہیں ان کی پوشیدہ خطاؤں کا مزہ چکھانا چاہیئے تاکہ وہ لوگ سرکاری قانون کی گرفت سے بچ گئے لیکن میں انہیں اخلاقی قانون سے بچکر نکل جانے کا موقعہ نہ دونگا۔

بچپن میں پڑھی ہوئی ایک چھوٹی سی نظم مجھ کو یاد تھی جو دس چھوٹے حبشیوں کے متعلق ہے وہ نظم میرے لئے ہمیشہ خاص دلچسپی کا موجب رہی کیونکہ اس کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ ہُوا سلسلہ وار اٹل طریقہ پر ہوتا چلا گیا میں نے سوچا میں بھی اپنے انصاف کو کسی ایسے ہی طریقہ پر عمل میں لاؤں گا۔

اس فیصلہ پر پہنچنے کے بعد میں نے ایسے شخصوں کی تلاش شروع کی جو مجرم ہوتے ہوئے بے قصور سمجھے جاتے تھے میں اس مختصر مضمون میں وہ سارے حالات بیان کرنا نہیں چاہتا جن میں میں نے اس عمل کو مکمل کیا کیونکہ اس صورت میں تحریر بہت لمبی ہو جائے گی مختصر یہ کہ ایک موقعہ پر جب میں کسی نرسنگ ہوم میں زیر علاج تھا تو ڈاکٹر آرمسٹرانگ کا واقعہ میرے سننے میں آیا۔ اس جگہ ایک نرس بکام کرتی تھی جس کو استعمال شراب سے سخت نفرت تھی ایک دن باتوں باتوں میں وہ شراب کی خرابیاں گنواتے ہوئے اس ڈاکٹر کا قصہ لے بیٹھی جس نے

شراب پی کر سرخوشی کے عالم میں حقیقت حال سے بے خبر ایک عمل جراحی کیا لیکن نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ مریضہ نے آپریشن کی میز پہ ہی دم توڑ دیا۔ چند ایک سوالات کے ذریعہ سے میں ڈاکٹر کا نام اور پتہ معلوم کرنے کے قابل ہوگیا اور پھر یہ بھی معلوم کر لیا کہ وہ مریضہ کون تھی بعد ازاں میں نے جو تحقیقات کی اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نرس کے عائد کردہ الزامات سراسر درست تھے

اسی طرح باقی آدمیوں کا قصہ ہے۔ ایک دن کلب گھر میں کچھ باتیں ایسی سنیں جن سے جنرل میکارتھر کی زندگی کے باب تاریک کا علم ہوگیا۔ ایک اور شخص کی زبانی جو افریقہ کے سفر سے واپس آیا تھا فلپ لومبرڈ کی لاابالی طبیعت کا حال معلوم ہوا۔ جزیرہ میجورکا میں ایک میم صاحب کی زبانی املی برنٹ اور اس کی بدنصیب نوکرانی کا واقعہ سننے میں آیا اور اینتھنی مارسٹن کا انتخاب میں نے بہت سے اسی قماش کے لوگوں میں سے یونہی سرسری کر لیا جو کم وبیش ہمیشہ اس طرح کے جرائم کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں، جب میں نے سنا کہ دو ناکردہ گناہ عزیز بچے صرف اس لئے اس کی کار کی جھپٹ میں آکر ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے شوق تیز رفتاری کو ضبط نہ کر سکتا تھا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایسا آدمی سوسائٹی کے حق میں زہر قاتل ہے اور اس کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ انسپکٹر بلور کا حال مجھے اس کے بعض ہم پیشہ دوستوں کی زبانی معلوم ہوا تھا جو ملزم لنڈور کے واقعہ پہ کھلے لفظوں میں تبادلہ خیالات کرتے سنے گئے تھے جب مجھے اس کے جرم کی نوعیت معلوم ہوئی تو میں نے اس کو نہایت سنگین تصور کیا کیونکہ محکمہ پولیس کے کارکن قانون کے آلہ کار سمجھے گئے ہیں اور ان کے لئے پوری ایمانداری سے کام کرنا ضروری ہے۔

رہ گیا ویرا کے تھارن کا معاملہ۔ تو ایک موقعہ پر جب میں بحراوقیانوس

کا سفر کر رہا تھا تو اس کا حال اتفاقیہ مجھ کو معلوم ہو گیا۔ ایک رات کا ذکر ہے ہم دو
آدمی تمباکو نوشی کی کیبن میں بیٹھے تھے رات زیادہ جا چکی تھی۔ ہم میں ادھر ادھر
کی باتیں شروع ہو گئیں معلوم ہوا ہیوگو ہملٹن اس کا نام ہے وہ اس وقت بہت
پریشان خاطر نظر آتا تھا میرا خیال ہے اس نے اپنے ملالت دلی کو دبانے کے لئے
بڑی مقدار میں شراب پی جس سے اس پر سرمستی کا وہ عالم طاری ہو گیا جس میں
پینے والا اپنے سب راز دلی بیان کرنے کو آمادہ ہو جاتا ہے۔ میں یونہی بے دھیان
اس کی باتیں سنتا رہا تھا لیکن رفتہ رفتہ مجھے اس کی گفتگو کے مضمون سے خاصی
دلچسپی ہونے لگی۔ میرے کسی جوابی فقرہ پر اس نے کہنا شروع کیا

"آپ بالکل بجا فرماتے ہیں۔ قتل اس کا نام نہیں کہ ایک آدمی دوسرے کو
زہر دے کر ہلاک کر دے یا کسی اونچے مقام سے دھکا دیکر گرا دے" پھر وہ
رازدارانہ طریق پر آگے جھک کر اور اپنا منہ میرے منہ کے قریب لے جا کر کہنے
لگا "میں ایک قاتل عورت کا حال آپ سے بیان کرتا ہوں۔ جس کی باطنی کیفیت
میرے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ کسی زمانہ میں مجھے اس سے بہت گہری محبت
تھی اور کبھی کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی میرے دل میں اس کے لئے
جگہ ہے۔ لیکن پھر میں فوراً ہی اس کی تصویر کو خانہ دل سے نکال کر پھینک
دیتا اور اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہتا ہوں کیا ایسی دیو سیرت عورت اس
قابل ہے کہ کوئی اس سے محبت کرے؟ یہ سچ ہے کہ جو کچھ اس نے کیا وہ میرے
ہی پاس خاطر سے کیا تھا۔ لیکن اگر وہ ارتکاب جرم سے پہلے مجھ سے دریافت
کرتی تو تجھ میں فوراً اس کو منع کر دیتا بہرحال اس ایک واقعہ نے عورت کی
فطرت کا ڈراؤنا پہلو میرے پیش نظر کر دیا اور اس وقت کے بعد میں نے
جان لیا کس طرح ظاہری خوبصورتی کے پردہ میں عورت دیونی ثابت ہو

سکتی ہے کہ اگر تم اس عورت کی ظاہری حالت دیکھ کر اور اس کی میٹھی باتیں سن
کر مجھ کو بھی ایسا خیال نہ آ سکتا تھا کہ وہ کوئی ایسا فعل کرے گی۔ کیا آپ
یقین کر سکتے ہیں وہ ایک دن اس بچے کو سمندر کے کنارے لے گئی۔ اسے تیرنے
کی صرف تھوڑی سی مشق تھی عورت نے اس کو اگے کو گہرے پانی میں بھیج دیا اور
اپنی آنکھوں کے سامنے اس کو غرق ہوتے دیکھتی رہی ... اُف میرے خدا۔
کیا ایسی بدسرشت عورت سے کوئی آدمی محبت کر سکتا ہے؟ ... اُف! اُف!"

اس موقعہ پر میں نے کہا "آپ کو کیونکر اس کا یقین ہوا کہ اس نے بچہ کو قصداً
غرق ہونے دیا تھا؟" وہ اپنی کرسی پہ اس طرح سیدھا ہو کر بیٹھ گیا گویا سارا
نشہ آن واحد کے لئے ہرن ہو گیا تھا پھر عجیب طرح کی نظروں سے میرے منہ
کو تکتے ہوئے اس نے کہا "صاحب میں دیوانہ نہیں۔ میں کسی پر بہتان دھرنا
کبھی نہیں چاہتا پس آپ یقین کریں جو کچھ میں کہتا ہوں وہی امر واقعہ ہے۔
اس سانحہ کے بعد جب میں اس سے ملا تو اس کے چہرہ کی کیفیت اور آنکھوں
کا انداز ہی بدلا ہوا تھا سارا حال اس کی زبانی سننے سے پہلے ہی میں سمجھ
گیا کہ اس نے میری مدد کرنے کے خیال سے اس بچہ کی جان ضائع کی ہے لیکن
اس بیوقوف کو کیا معلوم تھا کہ وہ بچہ مجھ کو جان سے بڑھ کر عزیز ہے میں فاقہ
کشی کرتا غریبی کی زندگی گذارتا مگر اس پہ آنچ نہ آنے دیتا۔ اس لئے جب
اس نے اپنا کارنامہ فاخرانہ مجھ سے بیان کیا تو سچ جانئے میرے کلیجہ میں
گویا آگ سی لگ گئی میں اس وقت کچھ کہے سنے بغیر چلا آیا اور تب سے پھر
کبھی اس کا کالا منہ نہیں دیکھا ..."

بس۔ اتنے ہی حالات اس نے مجھ سے بیان کئے تھے لیکن ایک
ماہر فن قانون دان کی طرح میرے لئے واقعہ کا پس منظر قائم کرنا اور سارے

داستان کو اپنے طور پر مرتب کر لینا ذرا بھی مشکل ثابت نہ ہوا
اب گویا تو آدمی اس قسم کے جن کی مجھ کو تلاش تھی رفتہ رفتہ میرے علم میں آ چکے تھے دسویں نمبر پر میں نے یہودی مورس کو رکھا اپنی زندگی میں کونسا گناہ ایسا ہے جو اس نے نہ کیا ہو - ایک خاص واقعہ یہ ہے کہ چنڈو نوشی کی اشاعت کرتے ہوئے اس نے میرے ایک دوست کی جوان لڑکی کے دل میں اس عادت بد کا شوق پیدا کیا اور وہ بدنصیب اکیس سال کی عمر میں خودکشی کر کے مری

اس عرصہ میں میں اپنی تجویز کو رفتہ رفتہ پختہ کرتا رہا تھا لیکن اگر میرے منصوبوں کے جام لبریز کو چھلکانے کے لئے کسی چیز کی حاجت باقی تھی تو وہ ہارلے سٹریٹ کے ایک ڈاکٹر کے ذریعہ سے پوری ہوگئی ایک بار اس نے مجھ پر عمل جراحی کیا تھا جس سے کچھ وقتی فائدہ ہوگیا لیکن بعد ازاں جب میں اس سے ملا اور تکلیف کے از سر نو تازہ ہونے کے متعلق اس کی رائے پوچھی تو اس نے بتایا کہ دوبارہ عمل جراحی کرنا بے فائدہ ثابت ہوگا بے شک اس نے معاملہ کو خطرناک بہا ہو مجھ سے پوشیدہ رکھا یعنی صاف لفظوں میں یہ نہ کہا تھا کہ یہ بیماری لا علاج ہے لیکن مجھ ایسے تجربہ کار آدمی کے لئے اصل حقیقت معلوم کر لینا کیا دشوار تھا -

میں نے ڈاکٹر سے کچھ نہ کہا تاہم اپنے دل میں عہد مصمم کر لیا کہ لمبے عرصہ تک بیماری کے زیر اثر سسک سسک کر جان دینے کی بجائے میں اپنی زندگی پر کھیل جانا بہتر سمجھوں گا - لیکن مرنے سے پہلے میں کوئی کار نمایاں کر کے دکھانا چاہتا تھا - میں اپنی تمام دلی آرزوئیں جو مدت دراز سے دبی پڑی تھیں پورا کر کے ہی مرنا قبول کر سکتا تھا ...

۳

اس قدر حالات بیان کرنے کے بعد اب میں جزیرہ حبشہ کے واقعات کی طرف آتا ہوں۔ موریس سے میرے بہت پرانے کاروباری تعلقات تھے پس اس کے ذریعہ سے اپنا نام چھپائے رکھ کر جزیرہ کو خرید لینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔

علاوہ بریں میں خوب جانتا تھا کہ ظاہر داری کے فن میں یکتا اور لاجواب ہے اب ضرورت صرف اس بات کی باقی رہی تھی کہ جن لوگوں کا میں نے اپنی سوچی ہوئی تجویز کے سلسلہ میں انتخاب کیا تھا انہیں کس پیرایہ میں دعوت دی جائے کہ وہ جزیرہ میں پہنچ جائیں حسن اتفاق سے میری سوچی ہوئی ہر ایک تدبیر کارگر ہوئی اور جتنے مہمانوں کو بلایا گیا تھا وہ سب ۸۔ اگست کو جزیرہ میں جا پہنچے میں خود بھی بطور مہمان ان میں شامل تھا

مگر لندن سے رخصت ہونے سے پیشتر میں نے موریس کا قصہ پاک کرنا ضروری سمجھا۔ اس کو سوئے ہضم کی دیر سے شکایت تھی میں نے رخصت ہوتے وقت ایک گولی اسے دی اور بتایا کہ رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ نگل لینا میری اپنی آزمودہ چیز ہے جس سے یقیناً تمہیں فائدہ ہوگا وہ فوراً آمادہ ہوگیا اس کی عادات کو جانتے ہوئے مجھ کو بخوبی معلوم تھا کہ وہ میری نصیحت کے خلاف عمل نہ کرے گا۔ پھر یہ بھی میں جانتا تھا کہ وہ اپنے حساب اور بہی کھاتوں کو ایسے طریقہ پر رکھنے کا عادی ہے کہ کوئی شخص ان کی مدد سے اس کا کوئی راز معلوم نہیں کر سکتا

غرض موریس کا قصہ تو یوں طے ہوا اب رہے باقی مہمان تو ان کے متعلق میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جتنا کسی کا جرم و گناہ خفیف ہے اتنا ہی اسے جلد سزا دینی چاہیئے تاکہ اس غریب کو انتظار کی زحمت اور پریشانی لاحق نہ ہو جن لوگوں نے

گناہ کبیرہ کیئے تھے ان کو میں نے صف آخر میں ڈالا تاکہ وہ دوسروں کا انجام دیکھ کر جہاں تک زیادہ ممکن ہو ذہنی تکلیف اور پریشانیاں محسوس کریں

چنانچہ اس سلسلہ میں انتھنی مارسٹن اور مسز راجرز کی موتیں سب سے پہلے واقع ہوئیں۔ ایک کی بیٹھے بیٹھے اچانک اور دوسری کی سوتے میں پر امن طریقہ پر مارسٹن میں اگر کوئی عیب تھا تو یہ کہ اپنی اخلاقی ذمہ داری محسوس نہ کرتا تھا اور مسز راجرز کی خطا محض اتنی تھی کہ اس نے جو کچھ کیا اپنے شوہر کے زیر اثر کیا تھا

میرے خیال میں اس جگہ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ ان کی موتوں کا صحیح راز کیا تھا یقین ہے پولیس اس راز کو بڑی آسانی سے حل کر سکی ہوگی پوٹاسیم سائینائیڈ ہر چند ایک بے حد خطرناک اور مہلک زہر ہے لیکن چونکہ عام لوگوں کو بھڑوں کے اتلاف کے لیے اس کی ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے اس کو حاصل کرنا بہت دشوار نہیں ہوتا اس کی تھوڑی سی مقدار میرے پاس موجود تھی جس کا کچھ حصہ میں نے مارسٹن کے تقریباً خالی گلاس میں اس وقت ڈال دیا جب گراموفون ریکارڈ بجنے کے بعد ہر شخص گھبراہٹ اور اضطراب کی وجہ سے گرد و نواح کے حالات سے بالکل بے خبر سا ہو گیا تھا۔

مخفی نہ رہے کہ جب گراموفون ریکارڈ کے ذریعہ سے مہمانوں پر مختلف الزامات لگائے جا رہے تھے تو میں ان کی شکلوں کا بڑے غور سے معائنہ کرتا رہا تھا اور عرصہ دراز کے عدالتی تجربات کی بنا پر میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت دشوار نہ ہوا کہ ان کے چہروں کے آثار ظاہر کرتے تھے وہ سب کے سب خطاکار ہیں

چونکہ مجھے اپنے مرض مزمن کی وجہ سے گاہ گاہ درد کی شدید تکلیف شروع ہو جاتی تھی اس لئے ڈاکٹر نے مجھے ایک خواب آور دوا کلورل ہائیڈریٹ

استعمال کرنے کے لیے کہا تھا میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس کی کافی مقدار اپنے پاس جمع کر لی تھی چنانچہ جب راجہ نے اپنی بیوی کے لیے برانڈی لے کر آیا اور اس نے اسے میز پر رکھا تو میں نے جھٹ موقعہ پا کر وہی خواب آور کلورل ہائیڈریٹ اس میں ڈال دی اور چونکہ اس وقت تک کسی طرح کا شبہ مہمانوں کے دلوں میں پیدا نہ ہوا تھا اس لیے کام کا یہ حصہ کچھ بھی دشوار ثابت نہ ہوا۔

جنرل میکارتھر کی موت بھی بغیر کسی تکلیف کے واقع ہوئی میں جب دبے پاؤں اس کے پیچھے گیا تو اس نے میرے آنے کی آواز بالکل نہ سنی تھی اور میں نے پہلے سے اس بات کا خیال کر لیا تھا کہ ایسے موقعہ پر مکان سے باہر جاؤں کہ کسی کو میری آمد و رفت کا حال معلوم نہ ہو غرض یہ کام بھی خوش اسلوبی سے ہوا اور کسی کو میرے برخلاف شبہ پیدا نہ ہو سکا۔

لیکن جب تینوں موتیں واقع ہو چکیں تو باقی سات آدمیوں نے جن میں میں خود بھی شامل تھا قاتل کی تلاش میں جزیرہ کی دیکھ بھال شروع کی مجھے پہلے ہی امید تھی کہ اس طرح ہو گا بہر حال اس کے بعد ہر ایک کے دل میں ہر دوسرے کے برخلاف بدگمانی پیدا ہو گئی۔ لیکن میں نے جو تجویز اپنے ذہن میں سوچ رکھی تھی اس کو پورا کرنے کے لیے کسی مددگار کی ضرورت تھی اس کام کے لیے مجھ کو ڈاکٹر آرم سٹرانگ بہترین آدمی نظر آیا ایک تو وہ یونہی زود یقین واقع ہوا تھا دوسرے وہ مجھ کو اچھی طرح جانتا پہچانتا تھا اور اس کو بھولے سے بھی خیال نہ آ سکتا تھا کہ مجھ ایسے پایہ کا آدمی قاتل بھی بن سکتا ہے۔ اسے اگر شک تھا تو لومبرڈ کے برخلاف۔ اور میں نے بھی جہاں تک ممکن ہو سکا اس بارہ میں اس کے خیالات کی تائید کی لیکن آخرکار ایک موقعہ پر میں نے اشارۃً اس کو بتایا کہ میں نے ایک تجویز سوچ رکھی ہے جس سے قاتل کو بڑی آسانی سے دام میں پھنسایا جا سکتا ہے

اور وہ اس پر عمل کرنے کو فوراً رضامند ہو گیا تھا۔

لہٰذا میں ہر مہمان کے کمرہ کی تلاشی لی گئی اور گو اس موقعہ پر جامہ تلاشی نہ ہوئی تھی تاہم میں جانتا تھا کہ اس کا وقت بھی عنقریب آنے والا ہے۔

۱۰ تاریخ کی صبح کو جس وقت راجرز آگ جلانے کی لکڑیاں پھاڑ رہا تھا میں نے دبے پاؤں پیچھے سے جا کر اس کے سر پر کلہاڑے کا وار کیا وہ میرے پیروں کی آہٹ بالکل نہ سن سکا تھا اور وار اتنا سخت تھا کہ اس کی موت یقیناً آناً فاناً ہوئی ہو گی کھانا کھانے کے کمرہ کے دروازہ کی کنجی اس کی جیب میں پڑی ہوئی مل گئی کیونکہ شب گذشتہ کو اس نے دروازہ میں قفل ڈالنے کے بعد کنجی اپنے ہی پاس رکھ لی تھی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد جب راجرز کی لاش پائی گئی تو مہمانوں میں پھر ایک بار جوش پھیلا اور میں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر لومبرڈ کے کمرے سے اس کا پستول اڑا لیا۔ یہ بات مجھ کو پہلے سے معلوم تھی کہ وہ ضرور اپنے ساتھ پستول لایا ہے۔ کیونکہ میں نے یہودی موریس کو جس کے دئے ہوئے لالچ پر وہ اس جگہ آیا تھا اس بارہ میں خاص ہدایت کر دی تھی کہ وہ اسے پستول ساتھ لانے کا مشورہ دے

ناشتہ کے وقت میں نے کلورل کی بچی ہوئی مقدار مس برنٹ کے قہوہ میں ایک ایسے موقعہ پر ڈال دی جب میں اس کی پیالی پر کرنے لگا تھا اس کے زیر اثر وہ کسلمند نظر آنے لگی چنانچہ جب ہم لوگ کھانا کھانے کے کمرہ سے رخصت ہوئے تو وہ اسی جگہ بیٹھی رہی اس کے تھوڑی دیر بعد میں اوروں سے نظر بچا کر پھر وہاں جا پہنچا اب وہ نیم بے خبری کی سی حالت میں بیٹھی تھی سائنائڈ کی جو مقدار میرے پاس باقی تھی میں نے اس کا تیز محلول تیار کر کے اس کی گردن میں انجکشن کر دیا۔ شہد کی مکھی والا معاملہ محض ایک طفلانہ حرکت تھی لیکن چونکہ میں ہر ایک موت اس نظم کے شعروں کے مطابق عمل میں لانا چاہتا تھا جس میں دس چھوٹے حبشیوں کا قصہ ہے،

اس لئے میں نے پہلے سے ایک بڑی سی جنگلی مکھی پکڑ کر کھڑکی کے بند شیشہ کے پاس چھوڑ دی تھی تاکہ وہ بھنبھناتی رہے لیکن باہر نہ جا سکے۔

مس برنٹ کی موت کے بعد مہمانوں کی جامہ تلاشی کا مرحلہ بھی آگیا بلکہ سچ پوچھئے تو میں نے ہی اس کے متعلق مشورہ پیش کیا۔ ہم نے ہر شخص کی تلاشی لی اور میں نے اپنے بھی کپڑے کھول کر دکھا دئے چونکہ اس سے پہلے میں پستول کو ایک محفوظ مقام پر چھپا کر رکھ چکا تھا اور میرے پاس اب سائینائیڈ یا کلورل کی قسم سے بھی کوئی چیز باقی نہ رہی تھی اس لئے مجھے اپنی جامہ تلاشی کے بارہ میں کوئی اندیشہ نہ تھا۔

اسی دن میں نے آرم سٹرانگ کو علیحدگی میں لے جاکر سمجھایا کہ اب اس تجویز پر عمل کرنے کا وقت آگیا جس سے ہم قاتل کو گرفتار کر سکیں گے۔ اس کو تفصیل سننے پر رضامند پاکر میں نے اس کو سمجھایا کہ پہلی بات یہ ہے اگر موت دکھا دے کے لئے میری اپنی ہو۔ اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو قاتل یہ معلوم کر کے گھبرا جائے گا کہ اس کی لاعلمی میں یہ موت کیونکر واقع ہوئی دوسرے جب اس کو میری موت کا حال معلوم ہوا تو میرے لئے مکان کے اندر خفیہ طور پر گھومتے پھرنے اور سراغ لگانے میں آسانی ہو جائے گی

آرم سٹرانگ کو یہ تجویز پسند آئی اور ہم نے اسی شام اس کو عملی صورت دے دی میں نے کچھ تھوڑا سا سرخ گاڑھا رنگ اپنی پیشانی پر لگا لیا سرخ ہی رنگ کا کپڑا گلے میں ڈال لیا سر پر مس برنٹ کی چرائی ہوئی اون رکھ لی اور بس۔ سارا کام مکمل ہوگیا موم بتیوں کی روشنی جھلملانے کے باعث دھندلی اور غیر واضح تھی اور ڈاکٹر کی حیثیت میں آرم سٹرانگ ہی ایک ایسا آدمی تھا جو میری حالت دیکھ کر اس بات کا فتویٰ دے سکتا کہ موت حقیقتاً واقع ہو چکی ہے یا نہیں۔ اور آرم سٹرانگ میرا اپنا محرم راز تھا۔

ہماری سوچی ہوئی تجویز ہر لحاظ سے کارگر ثابت ہوئی اس سے پہلے میں نے

کچھ بجری گھاس جمع کر کے مس کلنے تھا اس کے کمرہ کی چھت کے ساتھ لٹکا دی تھی وہ جب اس کے بدن کو لگی تو اس نے چیخنا چلانا شروع کر دیا اس وقت سب آدمی دوڑے دوڑے اس کے کمرہ میں گئے اور میرے لئے اپنے آپ کو مقتول ظاہر کرنے کی نقل دکھانے کا اچھا موقعہ مل گیا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد جب سارے آدمی واپس آئے اور انہوں نے میری حالت دیکھی تو ڈاکٹر آرم سٹرانگ کے بیان کے زیر اثر ہر ایک نے یہی سمجھا کہ یہ شخص واقعی مر چکا ہے۔ وہ مجھ کو اٹھا کر میرے کمرہ میں لے گئے اور بستر پر لٹا کر چلے آئے کسی نے مزید تحقیقات کی ضرورت نہ سمجھی۔ سارے آدمی اس قدر وحشت زدہ اور گھبرائے ہوئے تھے کہ کسی کو تفصیلات میں جانے کا خیال ہی نہ آیا۔

پہلے کے طے کردہ انتظام کے مطابق میں اس رات پونے دو بجے کے عمل پر اپنے کمرہ سے نکلا اور بے آواز طریقہ پر دستک دے کر آرم سٹرانگ کو جو پہلے سے اس اشارہ کا منتظر تھا بلایا۔ میں اسے باتوں میں لگا کر یہ کہتا ہوا کہ عنقریب وہ خاص ترکیب عمل میں لائی جائے گی جس سے قاتل کا سراغ لگانا ممکن ہے۔ مکان سے کچھ دور ایک اونچی چٹان پر لے گیا اس جگہ ہم دونو تھوڑی دیر کھڑے رہے اور میں نے اس کو بتایا کہ ہم مکان کی طرف منہ کر کے دیکھتے رہیں گے کہ اگر کوئی شخص ادھر سے آئے تو ہم وقت پر خبردار ہو سکیں۔ اس کے دل میں میرے برخلاف کسی قسم کا شک و شبہ مطلق نہ تھا جس طرح میں نے کہا۔ کرتا چلا گیا اس کی زود اعتمادی دیکھتے ہوئے ایک دو بار میرے جی کو رحم کا احساس بھی ہوا لیکن پھر میں نے سوچا کہ جو کام طے کیا جا چکا ہے اس کو بہر حال کرنا چاہئے اور وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہو گیا۔

میں نے ذرا سا پیچھے مڑکر جدھر سمندر بہتا تھا نیچے کی طرف دیکھا۔ پھر آرم سٹرانگ سے کہا "دیکھنا اس مقام پہ کسی غار کا دہانہ تو نظر نہیں آتا؟" وہ میرے ارادہ سے بے خبر جھک کر دیکھنے لگا اس وقت میں نے زور کا دھکا دے کر اس کو پانی میں گرا دیا اور چونکہ سمندر متلاطم تھا اس لئے یہ جانتے ہوئے کہ وہ آسانی سے بچکر نکل نہیں سکتا تھوڑا عرصہ اور انتظار کرنے کے بعد مکان کی طرف واپس آ گیا۔ چنانچہ وہ میرے ہی پیروں کی چاپ تھی جو بلو نے سنی اور جب میں نے آرم سٹرانگ کے کمرہ کا دروازہ کسی قدر زوردار آواز سے بند کیا تو سننے والوں نے سمجھا آرم سٹرانگ کمرہ کا دروازہ کھول کر کسی طرف کو گیا ہے اس کے بعد جب وہ ایک دوسرے کو آوازیں دیتے پھر رہے تھے میں ان کو مبتلائے غلط فہمی کرنے کے لئے پھر سیڑھیوں سے اترا اور یہی وہ موقعہ تھا کہ ان لوگوں نے میری پیٹھ کی جھلک دیکھی اور سمجھا کہ آرم سٹرانگ باہر جانے لگا ہے پھر اس سے پہلے کہ وہ میرا تعاقب کرتے میں مکان کے گرد گھوم کر کھانا کھانے کے کمرہ کی کھڑکی سے گذر کر جسے میں قصداً کھلا چھوڑ گیا تھا پھر اندر چلا گیا میں نے ہی کھڑکی کا ایک شیشہ توڑا تھا پھر اس بارہ میں مطمئن ہونے کے بعد کہ وہ لوگ آرم سٹرانگ کی فرضی تلاش میں گھومتے پھر رہے ہیں میں دوبارہ اپنے کمرہ کے اندر چلا گیا۔

میں پہلے سے جانتا تھا کہ وہ اپنی تلاش سے مایوس ہو کر عنقریب واپس آئیں گے تو ممکن ہے سب کمروں کی دیکھ بھال شروع کر دیں لیکن فطرت انسانی کا صحیح حال سمجھتے ہوئے یہ بھی مجھ کو معلوم تھا کہ وہ ان کمروں کے اندر جن میں لاشیں پڑی ہیں جاکر اس بات کا اطمینان کرنے کی کوشش نہ کریں گے کہ ہر ایک لاش اپنی جگہ پر موجود ہے یا نہیں۔ عملی طور پر میرا یہ اندازہ صحیح ثابت ہوا

میں اس سلسلہ میں یہ ایک بات لکھنا بھول گیا کہ میں نے اس سے پیشتر

موقعہ پا کر لومبرڈ کا پستول پھر اس کے میز کے خانہ میں رکھ دیا تھا پوچھنے والے پوچھیں گے کہ میں نے اس وقت تک اس کو کہاں چھپا کر رکھا ہوا تھا؟ تو اس کی نسبت یہ کہ جس کمرہ میں سامان خوراک جمع رہتا تھا میں نے اسی کے اندر بسکٹوں کا ایک بند ڈبہ کھول کر جو ڈھیر میں سب سے نیچے پڑا تھا اس میں جگہ پیدا کی اور پستول رکھ دیا پھر ڈبہ کو دوبارہ اس کے مقام پر دبا دیا میرا خیال تھا کہ کسی کو اس جگہ پستول تلاش کرنے کا خیال تک نہ آئے گا اور عملی طور پر اسی طرح ہوا

سرخ پردہ میں نے ہی اتار کر ایک کرسی کی گدی کے نیچے تہ کر کے رکھ دیا تھا اور مس برنٹ کی اون بھی میں نے ہی ایک اور گدی میں تھوڑا سا شگاف کر کے اس میں چھپا رکھی تھی اس طرح میں امید کرتا ہوں اس داستان کے پڑھنے والے میری مکمل تیاریوں کی ہر ایک تفصیل سے پوری طرح آگاہ ہو گئے ہوں گے۔

۴

آخر کار وہ وقت آ گیا جس کا مجھ کو انتظار تھا یعنی اب اس جزیرہ میں صرف تین آدمی باقی رہ گئے (کیونکہ میری نسبت تو ہر شخص یہ سمجھے ہوئے تھا کہ مر چکا ہے) صرف تین آدمی۔ جو ایک دوسرے کے سایہ تک سے ڈرتے تھے اور جن میں سے ایک کے پاس پستول تھا اب میں اپنے کمرہ کی کھڑکی کے پاس چھپ کر ان کی کارگذاریاں دیکھنے لگا۔ اسکے بعد جب بلور اکیلا واپس آیا تو میں نے کلاک رکھنے کا پتھر کا خول جو پہلے سے میرے پاس تھا اس کے سر پر دے مارا اور اس کا قصہ یوں تمام کیا۔

بعد ازاں میرے دیکھنے کی بات ہے کہ ویرا کلے تھارن نے لومبرڈ کو گولی مار کر ہلاک کیا وہ ایک اولوالعزم ہمت ور جوان عورت تھی اور میں پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ ایک چھوڑ دو مردوں کا بخوبی مقابلہ کر سکتی ہے جب بلور اور لومبرڈ دونوں اس

دنیا سے رخصت ہو چکے اور ویرا کے لئے تھارن اکیلی رہ گئی تو میں نے اس کی رخصت کی تیاریاں بھی مکمل کرنی شروع کیں یعنی اس کے کمرہ کی چھت میں رسی باندھ کر اس میں پھندا بنا دیا اور نیچے ایک کرسی رکھ دی تاکہ اسے پھندے تک پہنچنے میں کوئی دقت محسوس نہ ہو۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ کسی ماہر نفسیات کے قائم کردہ اندازہ کے عین مطابق سمجھا جا سکتا ہے۔ سوال یہ تھا کیا اپنے سابقہ گناہ اور موجودہ جرم کو یاد کر کے نیز گردونواح کے حالات کے زیر اثر وہ خودکشی پر آمادہ ہو گی یا نہیں؟ میرا خیال تھا ضرور ہو گی اور وہ خیال صحیح ثابت ہوا میرے دیکھتے دیکھتے اس نے کرسی پر چڑھ کر پھندا گلے میں ڈال لیا اور لٹک گئی...

جب یہ آخری واقعہ بھی ظہور میں آچکا اور جزیرہ حبشہ پر میری ذات واحد کے سوا کوئی متنفس باقی نہ رہا تو میں مقام پوشیدہ سے باہر نکلا کرسی اٹھا کر دیوار کے ساتھ رکھ دی اور پستول جو بے خبری میں ویرا کے ہاتھ سے سیڑھیوں کے سرے پر گرا تھا اٹھا کر اپنے قبضہ میں لے لیا مگر اس کا خیال رکھا کہ اس پر اس کی انگلیوں کے جو نشان بنے تھے وہ بدستور قائم رہیں اور اس کے بعد...؟

لیکن میں اس بیان کو یہیں ختم کرتا ہوں اور اسے کسی بوتل میں ڈال کر اس کے منہ پر کاگ لگا کے سمندر میں ڈال دوں گا اس امید کے ساتھ کہ کبھی نہ کبھی وہ بوتل کسی نہ کسی ذریعہ سے خشکی پر رہنے والوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائے گی اور وہ...

میں پیشتر بیان کر چکا ہوں کہ میری سب سے بڑی آرزو قتل کی ایک ایسی پر اسرار عملی حکایت مرتب کرنے کی تھی جسے کوئی آدمی حل نہ کر سکے اور

جس کا انکشاف میں اپنے تحریری بیان کے ذریعہ ہی کر سکوں کیوں...؟ مجھے اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ ... اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ آپ اسے فطرت انسانی کی کمزوری سمجھ لیں یا کچھ اور۔ بہرحال یہ میری دلی خواہش تھی اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔

میں نے یہ بیان صرف اس وجہ سے قلمبند کیا ہے کہ اس کے بغیر جزیرہ حبشہ کی خونی داستان نامکمل رہے گی، اور تمام حالات کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا۔ ممکن ہے محکمہ پولیس کے کارکن اس سے بہت زیادہ عیار ثابت ہوں جتنا میرا خیال ہے بہرصورت میں نے اپنا فرض ادا کرنا ضروری سمجھا اور ادا کر دیا اب میرے لئے صرف اتنا ہی باقی رہ گیا ہے کہ اس بوتل کو سمندر میں پھینک کر اپنے کمرہ میں واپس چلا جاؤں اور بستر پر لیٹ کر اس ناٹک کا آخری سین مکمل کروں۔ میں نے اپنے چشمہ کے سہرے کے ساتھ السٹک دھاگے کا ایک کافی لمبا ٹکڑا لگایا اور یہ تجویز سوچی ہے کہ اس دھاگہ کا ایک سرا دروازہ کے ہینڈل کے گرد گھما کر پستول کے ساتھ باندھ دوں اس کے بعد جو کچھ ہونا ہے اس کا مختصر حال سنئے۔

میرا اپنا ہاتھ رومال میں لپٹا ہوا پستول کا گھوڑا دبا دے گا جس کے بعد پستول السٹک دھاگہ کی مدد سے کھنچ کر دروازہ کے پاس جا رہے گا لیکن چونکہ میں نے اس دھاگہ کو دروازہ کے ہینڈل کے گرد لپیٹا ہے اس لئے جب پستول زور سے پیچھے ہٹے گا تو دھاگہ اس مقام پر ٹوٹ جائے گا اور پستول فرش زمین پر جا گرے گا۔ دھاگے کا ایک سرا جو میرے چشمہ کے ساتھ بندھا ہے اسے دیکھ کر کسی کو اس کے استعمال کا خیال آ ہی نہیں سکتا اور نہ رومال کی موجودگی کوئی خاص اہمیت رکھ سکتی ہے۔

نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ میری لاش بستر پر پڑی ہوئی پائی جائے گی اور گولی
کا زخم میری پیشانی پر ہوگا یعنی ٹھیک اس مقام پر جس کا ذکر ان لوگوں نے اپنی
یادداشتوں میں کیا ہے جو میرے ہاتھوں عدم آباد کو سدھار چکے ہیں اس بات
کا فیصلہ کہ کس کی موت کس وقت واقع ہوئی تھی تب تک نہیں ہو سکتا جتنے کہ
مکمل طبی معائنہ نہ کیا جائے اور اس کی فی الحال کوئی امید نہیں۔

عنقریب جب سمندر کا جوش فرو ہوگا تو لوگ کشتیوں پہ بیٹھ کر ساحل
سے جزیرہ پر آئیں گے اور دیکھیں گے کہ مکان کے اندر دس آدمیوں کی
لاشیں پڑی ہیں مگر کوئی نہ جان سکے گا ان کو ہلاک کرنے والا کون تھا؟ حالانکہ
وہ ہے آپ کا نیاز مند

لارنس وارگریو

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

کے قدردانوں کے چند تازہ خطوط

جناب ملک منظور حسن ضلع لاہور (پاکستان) جب سے آپکے ناولوں کا سلسلہ شروع ہوا میں انکا خریدار رہا ہوں اور جب تک یہ سلسلہ رہے گا میں ہمیشہ انکو دیکھتا رہونگا ان کے سوا میں کوئی دوسری کتاب نہیں دیکھا کرتا۔

جناب چودھری میر غیاث الدین ضلع ٹھانہ :- ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں منشی صاحب کے ترجمہ کردہ ناولوں کو خاص قدر و عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

جناب مدن لال کھورپھگواڑہ :- میں آپ کے تراجم کو بڑے شوق سے پڑھتا رہا ہوں۔ ان کا مطالعہ ہی میری زندگی کا مشیر بنا ہے۔

جناب شمیم احمد صاحب ضلع نینی تال :- ویران محل بہت نفیس ناول ثابت ہوا۔ آئندہ پروگرام بھی دلکش ہے۔ میں آپ کی کامیابی کا درگاہ ایزدی سے نیک خواہاں ہوں

جناب کنول کرشن دت دہلی :- مجھے اردو کتابیں پڑھنے کا شوق نہ تھا۔ اتفاقاً ایک دوست کے ہاتھوں آپ کا ترجمہ کردہ ایک ناول دیکھنے کا موقعہ ملا۔ شروع میں میں نے سوچا تھا صرف چند صفحے پڑھ کر چھوڑ دوں گا۔ لیکن جب کتاب شروع کی تو ختم کئے بغیر چین نہ آیا۔ غرض نہیں کہہ سکتا آپکا ترجمہ کردہ وہ ناول کتنا دلچسپ ثابت ہوا۔

جناب حاجی شیخ اسلم کراچی (پاکستان) آپ گو ملکی تقسیم کے باعث ہم سے جدا ہو چکے ہیں تاہم آپ کی تحریری دلچسپیاں ابھی قائم ہیں اور ان کی بدولت آپ سے ایک خاص رشتہ اخوت برقرار ہے

انکے علاوہ بیسیوں خطوط اور آتے رہتے ہیں جنکے ضروری اقتباسات گاہ لگاہ پیش کئے جاتے رہیں گے۔

منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری ...

کا نام نامی

کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ علم دوست اصحاب خاص کر منشی صاحب کے دیرینہ مہربان جو قریباً نصف صدی سے انکے تراجم پڑھتے چلے آ رہے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے تراجم کس پایہ کے ہوتے ہیں۔ جو صاحب انکا ترجمہ شدہ ایک بھی ناول پڑھ لیں گرویدہ ہو جاتے ہیں اور ان کی طبیعت میں یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے تمام تراجم ضرور پڑھیں۔

بٹوارہ سے پہلے منشی صاحب کے بیسیوں ناول چھپے اور مقبول عام ہوئے اور انکی مانگ برابر چلی آتی ہے مگر تمام اسٹاک لاہور رہ جانے کے باعث ہم اپنے کرم فرماؤں کی خواہش پوری نہیں کر سکتے۔ اگرچہ کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ تمام ناول پھر سے دیدہ زیب صورت میں شائع کئے جائیں۔ لیکن مسودہ جات نہ ملنے کے سبب ہمیں ابھی تک پوری طرح سے کامیابی نہیں ہوئی۔

منشی صاحب نے

اپنے ناولوں کا ایک نیا سلسلہ جاری کیا ہے۔ جس میں دور جدید کے یورپ اور امریکہ کے بہترین مصنفوں کے چیدہ چیدہ نہایت ہی دلچسپ۔ سنسنی خیز۔ جاسوسی اور معاشرتی ناول شائع کئے جا رہے ہیں

اس وقت تک جو ناول شائع ہو چکے ہیں وہ صفحات آئندہ میں درج ہیں۔ اور حسب سابق قدر کی نظر سے دیکھے جا رہے ہیں۔

ہم سے طلب فرمائیے

سلسلہ جدید کے چند ناول

ان میں سے جو آپکے ملاحظہ سے نہیں گذرے۔ طلب فرمائیے

سونی سیج

ایک مظلوم اور ستم رسیدہ شہزادی کی مرکزی شخصیت کے گرد واقعات پُر اسرار اس تیزی رفتار سے پیش آتے ہیں کہ پڑھنے والا فرط حیرت سے دم بخود رہ جاتا ہے۔ ایک گہری سازش اس غریب کے خلاف عمل میں لائی جاتی ہے جس میں اس کے شوہر کے علاوہ تین گنہگار لڑکیاں اور ان کی ایک شیطان سیرت استانی شامل ہیں لیکن قدرت کے اپنے بعید از فہم طریقوں پر ان کی سوچی ہوئی تدبیریں الٹا انہی کیلئے باعث مصیبت ثابت ہوتی ہیں۔ حکایت نہایت پُر درد اور سبق آموز ہے۔ قیمت دو روپے ؁

مجرم

آغاز داستان ہی میں ایک پری جمال حسینہ کا قتل نہایت پُر اسرار حالات میں ہوتا ہے جسکے سلسلہ میں ایک سے زیادہ آدمیوں کے برخلاف شک کیا جاتا ہے۔ لیکن قصہ کی دلچسپی اسوقت انتہائی عروج حاصل کرتی ہے۔ جب بعض دشمنوں کی عمل میں لائی ہوئی سازش کی وارنٹ گرفتاری اسی جاسوس کے برخلاف جاری کیا جاتا ہے۔ جو واردات کی تحقیقات کر رہا تھا۔ قیمت تین روپے

جنگل میں لاش

تاریک اور طوفانی رات میں پولیس کانسٹیبل جانسن کی لاش آبادی سے دور ویرانہ میں پڑی پائی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کسی نے زبردست چوٹیں لگا کر اس کا سر بری طرح کچل دیا لیکن اس پاس نہ کوئی ہتھیار پڑا ہوا ملتا ہے اور نہ قاتل اپنا کوئی سراغ ہی پیچھے چھوڑتا ہے۔ فن جاسوسی کے نامور انسپکٹر جانسٹن تحقیقات کا کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ قاتل کی عیاری

ہے انہیں کئی غلط رشتوں پر ڈالا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قصہ کے بے شمار کرداروں میں سے مشکل کوئی ایسا ہوگا جس پر ارتکاب جرم کا شک نہ کیا گیا ہو۔ لیکن آخر کار جب قاتل کا پتہ چلتا ہے تو پڑھنے والا فرط حیرت سے انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ؛

تہ خانہ کا راز

دو خون ناول کے آغاز میں اور دو آگے چل کر ہوتے ہیں آخری دو موتیں ان افسران پولیس کی ہیں جو پہلی واردات کی تحقیقات کے سلسلہ میں ایک سیاہ فام عورت کے خفیہ نام کی بعض تفصیلات سے واقف ہو کر نشانہ مرگ بنتے ہیں۔ قابل مصنف نے دلچسپی کے لوازم مہیا کرتے ہوئے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ جرم و گناہ کی گرفت میں آیا ہوا آدمی کس طرح حالات کی مجبوری سے ایک کے بعد ایک اور خطا کا مرتکب ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس بدنصیب کے لئے اپنے ہاتھوں پیدا کی ہوئی دلدل سے بچکر نکلنے کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ؛

اسیر بلا

بابوں لنتھویٹ کی گمشدگی سلچسٹر کے چھوٹے سے قصبہ میں اتنی عجیب اور بعید از فہم ہے کہ مقامی پولیس کا انسپکٹر کریب بھی اپنے دیرینہ تجربہ کے باوجود پریشان ہو کر رہ جاتا ہے۔ سراغ لاتعداد ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی یقینی طور پر منزل مقصود کی طرف نہیں لے جاتا۔ ہر نئے باب میں نئے اسرار پیدا ہوتے ہیں اور ناظر دم آخر تک دم بستہ یہ معلوم کرنے کا منتظر رہتا ہے کہ اس کے آگے کیا ہوگا۔ قیمت تین روپیہ ؛

خونی دلہن

ایک نئی بیاہی دلہن کو شادی کے فوراً بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی جس سے سالہا سال پیشتر اس نے بچپن کی کھیل میں شادی کی تھی اگرچہ اسکے بعد اسکا سب مال ہضم کر کے پر اسرار طریقہ پر عدم پتہ ہو چکا تھا اور جسکی نسبت عورت کو معلوم ہوا تھا کہ ایک ہوائی جہاز کے حادثہ میں مارا گیا زندہ اور صحیح سلامت موجود ہے۔ اور چونکہ مغربی ملکوں میں دوسری شادی کو

نہایت سنگین جرم سمجھا گیا ہے اسلئے وہ اس اطلاع کو پاکر سخت پریشان ہوتی اور نامور بیرسٹر پیری میسن سے مشورہ کرنے جاتی ہے۔ اسکے چند ہی روز بعد وہ آدمی جو پوشیدہ طور پر اپنی کسی زمانہ کی بیوی سے استحصال بالجبر کرنا چاہتا تھا پراسرار حالات میں مردہ پایا جاتا ہے اور قتل کا شک اسی عورت پر ہوتا ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ؁

قاتل کی بیٹی

مختلف افسانہ نگاروں نے اس سے پیشتر شرلک ہومز۔ آرسین لوپن۔ بلیک شرٹ۔ بلڈاگ ڈرمنڈ وغیرہ فرضی کردار پیش کر کے انکو بام شہرت تک پہنچایا۔ تاہم آپ دیکھیں گے کہ موجودہ مصنف کا ہیرو نارمن فاتح (فاتح اسلئے کہ دنیا کی کوئی رکاوٹ اسکو مغلوب کرنا نہیں جانتی) ان سب سے علیحدہ مگر سب پر بھاری ہے۔ ایک کی ذکاوت۔ دوسرے کی بیخوفی۔ تیسرے کی الوالعزمی اور چوتھے کی طرح مجرم ہوتے ہوئے پولیس سے بنا کر رکھنا یہ سب اور ان سے بہت زیادہ خوبیاں اس کے اندر موجود ہیں۔ قیمت چار روپیہ ؁

سانپ کی چوری

برمنگھم کے سرکاری چڑیا گھر سے ایک زہریلا سانپ پراسرار طریقہ پر غائب ہوگیا اور بدنصیب پروفیسر برنابی کی موت اسکے زہر سے واقع ہوئی۔ بظاہر یہ ایک حادثہ تھا جس کی کوئی باطنی اہمیت خیال میں نہ آسکتی تھی۔ چنانچہ مقامی پولیس نے ضروری تحقیقات کے بعد یہی نتیجہ نکالا اور بات آئی گئی ہوگئی۔ لیکن اسکے کچھ عرصہ بعد انسپکٹر فرنچ نے معاملہ کی تفتیش از سر نو ہاتھ میں لی اور بات کہیں سے کہیں جا نکلی۔ یعنی جس کو حادثہ سمجھا گیا تھا واقعہ میں کسی گہری سازش کی ایک کڑی تھی کس نے پروفیسر برنابی کی ہلاکت کی تجویز سوچی اور وہ کس پراسرار طریقہ پر عمل میں لائی گئی ؟ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ؁

ویران محل

شہر لندن کے وسط میں ایک عظیم الشان پرانی طرز کی عمارت عرصہ دراز سے خالی

پڑی ہے - کوئی اس کا خریدار نہیں - کوئی اس کو کرایہ پر لینا بھی پسند نہیں کرتا - لیکن اسکے بعد جب ایک دن ناگہاں اسکے اندر ایک نوجوان کی پوشیدہ لاش پڑی پائی جاتی ہے تو کچھ ایسی کشش لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے کہ بے شمار آدمی اس مکان کے خواستگار ہونے لگتے ہیں - کوئی اسے قیمتاً خریدنا اور کوئی لمبے کرایہ پر لینا چاہتا ہے عوام کے خیالات سے اس انقلاب عظیم کی تہ میں کونسا راز کام کرتا ہے - قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

کالی نقاب

اس قسم کی ملکی اور مجلسی خرابیوں کو دور کرنے کیلئے جن کی تہ میں ان لوگوں کے ہاتھ کام کرتے ہیں جو اپنی عظیم الشان عیاری کی بدولت قانون شکنی کرتے ہوئے پولیس کی دست برد سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں - ایک بے خوف لیڈر کی سرکردگی میں سیاہ پوشوں کی ایک جماعت قائم ہوتی ہے - اور یہ لوگ اپنے طور پر ا[illegible] عمل میں لاتے ہوئے مجرموں کے دلوں میں وہ ہیبت عظیم پیدا کرتے ہیں کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کے افسر اعلےٰ مسٹر ایّن جانسٹن بھی محو حیرت ہو جاتے ہیں - لیکن سب سے زبردست مکروہ ہستی جو اس جماعت کے رہبر اور مجرموں کی ایک بین الاقوامی جماعت کے لیڈر بن ہوئی قیمت ۱/۳

شامت اعمال

قابل مصنف نے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ جرم - بدی اور سیاہ کاری اگر سات پردوں میں چھپ کر کی جائے تو بھی آخر رنگ لاتی ہے - اور کوئی شخص اپنے افعال بد کے خمیازہ سے کسی حال میں محفوظ نہیں رہ سکتا - قبل ازیں جن اصحاب نے ہمارا ناول "سوتی بیج" پڑھنے کے بعد انجام کے بارہ میں اظہار تشنگی کیا تھا - ان سے درخواست ہے کہ وہ ضرور اس ناول کا مطالعہ کریں - ہر چند یہ کتاب بجائے خود مکمل ہے - لیکن مذکورہ ناول کے سلسلہ میں اسکا مطالعہ اور بھی زیادہ سامان دلکشی پیدا کرتا ہے - قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

خوفناک جزیرہ

سرزمین برطانیہ کے قریب ایک چھوٹے سے جزیرہ پر کچھ مہمان بلائے جاتے

ہے۔ جو ایک دوسرے سے واقف نہیں اور موقعہ پر پہنچکر یہ عجیب دریافت عمل میں آتی ہے کہ میزبان اور اسکی بیوی دونو غائب ہیں۔ اسکے بعد پہلی رات سے واقعات عجیب پُر اسرار و ایک ناجیدار نہم سلسلہ شروع ہوجاتا ہے یعنی ایک آدمی پہلی رات اور دوسری عورت ہر دن نکلنے پر مردہ پائی جاتی ہے بعد ازاں اموات پراسرار کا یہ سلسلہ اسوقت تک جاری رہتا ہے جبتک کہ ایک متنفس بھی زندہ نہیں رہتا۔ لیکن غور طلب سوال یہ ہے کہ ان سب کو مارنے والا کون ہے۔ اسکے متعلق سکاٹ لینڈ یارڈ بھی کوئی بات معلوم نہیں کرسکتا جبتک کہ آخر کار یہ راز ایک انوکھے طریقہ پر حل ہوتا ہے جسکا کسی کو خواب میں بھی خیال نہیں آسکتا قیمت تین روپے آٹھ آنے ؁

سرائے والی

لندن کے ایک لاٹ نگ ہوس میں بہت سے کرایہ دار رہتے ہیں جنکی زندگیوں کے جملہ حالات پردہ راز میں پوشیدہ تھیں۔ لیکن جب ایک رات اس بورڈنگ ہوس کے قریب اسی گھر کے رہنے والے ایک کرایہ دار کی لاش پائی جاتی ہے تو خفیہ پولیس کے کارکن سلسلہ تفتیش میں ار سرائے یا بورڈنگ ہوس کے رہنے والوں کے ماضی پر بھی غور کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے کئی طرح کے عجیب راز پہلی مرتبہ ظاہر ہوتے اور پڑھنے والے کو محو حیرت کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں ضمناً اس عشق عظیم کا حال جو دو عورتوں کو ایک ہی رات میں سرائے کے ایک کرایہ دار سے تھا۔ نہایت دلکش اور پُر رومان فضا پیدا کرتا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے ؁

ان کے علاوہ منشی صاحب کے ترجمہ کردہ سابقہ ناولوں میں سے کچھ تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور کچھ دوبارہ چھاپے گئے ہیں۔ اگر آپ کو ان کی ضرورت ہو تو فہرست طلب فرمائیں۔

ہم سے طلب کریں